



www.KitaboSunnat.com



اسلامی
خطاطی کا
ایک منظر
اور ارتقاء

سید احمد پورہ



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



سجدرۃ القلم

سعید احمد بودلہ

شیخ زاید اسلامک سینٹر
جامعہ پنجاب، لاہور، پاکستان

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : سجدۃ القلم

مصنف : سعید احمد بودلہ

ناشر : پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت

ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب لاہور

کمپوزر : عتیق الرحمن شاہد

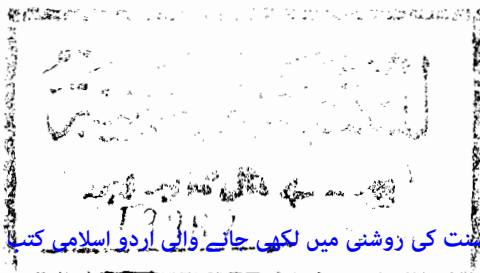
شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب لاہور

قیمت : ۲۰۰ روپے

تعداد : ۵۰۰

اشاعت: جون ۲۰۰۶ء

ISBN : 969-8604-12-X



فہرست عنوانات

i	ابتدائیہ
iii	حرفِ پیاس
v	حرفِ اوّل
۱	۱۔ اسلامی خطاطی کا پس منظر اور ارتقا
۱۹	۲۔ مصورانہ خطاطی - ایک جائزہ
۲۹	۳۔ رسم الخطوط مرصع اسماء حسنیٰ
۳۱	۴۔ رسم الخطوط - تعریف و تاریخ
۶۹	۵۔ اسماء حسنیٰ - تاثیر و توصیف
۱۰۱	۶۔ فن پاروں کے نمونے

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

اس کائنات کا حسن انسان کے ذوقِ جمال کا مرہونِ منت ہے۔ اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ متعدد انسانی علوم کا منشا و باعث بھی انسان کا ذوقِ جمال ہے۔ مانی الضمیر اور احساسات و مشاہدات کے اظہار کے لیے انسان گفتگو اور تحریر کا ذریعہ اختیار کرتا ہے۔ انسان کا جمالیاتی ذوقِ زبانی ذریعہ اظہار پر صرف ہوا تو علمِ لغت، علمِ بیان، علمِ بدیع، علمِ بلاغت، علمِ مناظرہ اور علمِ منطق جیسے علوم وجود میں آئے اور تحریری ذریعہ بیان کو انسانی جمالیات نے رونق بخشی تو علمِ رسم، علمِ کتابت، خطاطی، پینٹنگ اور دیگر علوم وجود میں آئے۔ زیرِ نظر کتاب ”سجدۃ القلم“ مؤلفہ جناب سعید احمد بودلہ اسلامی خطاطی کے شائقین کو اس فن کے بارے میں بعض بنیادی معلومات اور خطوط کے اوصاف کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے اپنی اس کتاب میں اللہ جل جلالہ کے ۹۹ نام مبارک مختلف خطوط اور رنگوں میں تخلیق کیے ہیں جو اس فن کے ساتھ ان کے گہرے تعلق پر ایک واضح دلیل ہے۔

جناب بودلہ صاحب صرف مصور خطاط ہی نہیں بلکہ وہ ایک مخلص مسلمان اور بے لوث انسان ہیں۔ شیخ اسلامک سینٹر کی بیس سالہ تقریبات کے موقع پر اسلامک سینٹر آڈیویم کے لیے چند بیش قیمت فن پارے بطور ہدیہ عنایت کیے۔

جناب اسلم کمال صاحب کا نام اہل علم سے مخفی نہیں۔ وہ گزشتہ بائیس سال سے اس فن کی خدمت میں مصروف ہیں اور پرائیڈ آف پرفارمنس کا اعزاز ان کو حاصل ہے، انہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں انتہائی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور نوازش فرماتے ہوئے اس پر تقریظ بھی لکھی اور سرورق کو اپنے قلم سے زینت بخشی۔ میں ان کی تہہ دل

سے ممنون ہوں۔

میں آخر میں جناب وائس چانسلر جامعہ پنجاب لیفٹیننٹ جنرل (ر) ارشد محمود صاحب کی شکر گزار ہوں، جن کی علمی سرپرستی کے باعث شیخ زاید اسلامک سینٹر کو اس کتاب کی اشاعت کا اعزاز حاصل ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے دین کی نصرت و حمایت کے پہلو بہ پہلو راہِ حق پر مداومت عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر جیلہ شوکت
ڈائریکٹر

www.KitaboSunnat.com

حرفِ سپاس

میں وائس چانسلر جامعہ پنجاب جناب لیفٹیننٹ جنرل (ر) ارشد محمود صاحب چیئرمین بورڈ آف گورنرز شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ پنجاب کا از حد ممنون ہوں جن کی علمی و ادبی سرپرستی کی بدولت یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہوئی۔

ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ پنجاب محترمہ پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اپنے ادارہ کی طرف سے علمی و تحقیقی کتب شائع کرتی رہتی ہیں۔ اس حوالے سے میں محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں جن کی کاوشوں سے یہ کتاب اشاعت کے مراحل سے گزری۔

”سجدۃ القلم“ گو کہ ایک چھوٹی سے کتاب ہے مگر اس کی تصنیف و تالیف میں مجھے گرامیہ نامور اور نابغہ عصر شخصیات نے اپنے اپنے حصے کے خلوص و پیار سے نوازا۔ تالیفی حوالے سے میں جناب جاوید اقبال انٹرنیشنل شہرت یافتہ کارٹونسٹ، پرائیڈ آف پرفارمنس کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے ۲۰۰۱ء میں ”اسماء حسنی“ کی میری پہلی سولونمائش دیکھنے پر مجھے اس سیریز میں تریسٹھ استعمال کردہ قدیم و جدید خطوط کو تحریری شکل دینے کا مشورہ دیا۔

محترم اسلم کمال صاحب پرائیڈ آف پرفارمنس (آرٹ) قابل تحسین ہیں جنہوں نے محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کے ایما پر اس کتاب کا انتہائی خوبصورت سرورق تخلیق فرمایا نیز حرف اول لکھ کر کتاب کی رونق کو دوبالا فرمایا، یہ میرے لیے ایک اعزاز سے کم نہیں۔

میں گرامی قدر جناب پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے مفید مشوروں نے مجھ کو تاہم کی تحریات کو متعدد اغلاط سے مبرا کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کرتے ہوئے عبارت میں ایک رابطہ و تسلسل پیدا کیا۔

میں محترمہ ڈاکٹر جیلہ شوکت کا معترف ہوں جنہوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ کی نگرانی کرتے ہوئے پروف ریڈنگ اور مضامین کی ترتیب تک خود فرمائی، جو میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

آخر میں تمام عملہ اسلامک سینٹر اور خاص کر حافظ عثمان احمد (ایڈمن آفیسر) کا شکر گزار ہوں جن کی محبت و محنت سے اس چھوٹی سی کتاب کے بڑے امور تکمیل تک پہنچے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب طلباء و طالبات اور ہر مکتبہ فکر کے لیے مفید و مفیض ثابت ہو۔ آمین

احقر العباد

سعید احمد بودلہ

حرفِ اوّل

عہدِ حاضر میں جن اذہان کی خاص طور پر تربیت فنونِ لطیفہ میں مغرب کی تصویری روایت کے تحت ہوئی ہے انہیں اسلامی فنونِ لطیفہ کی غیر تصویری روایت کو سمجھنے میں ایک وقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اس صورتِ حال کا تقاضا ہے کہ فنونِ لطیفہ کی اسلامی روایت سے متعلقہ زیادہ سے زیادہ کتب منظرِ عام پر آئیں جو اسلام کے تصورِ فنِ لطیفہ کی روشنی میں اسلامی فنون کا تعارف موثر طور پر پیش کرنے کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

زیرِ نظر کتاب ”سجدۃ القلم“ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جو فنونِ لطیفہ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے دلکشی کے کئی سامان رکھتی ہے۔ اس کتاب کے مصنف جناب سعید احمد بودلہ خود ایک زبردست خطاط، مصور اور گرافک ڈیزائنر ہیں۔ وہ ایک لمبے عرصے سے اس میدان میں دادِ فن دے رہے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب میں آسانی کتب و صحائف کے اولین زمانوں سے لے کر عصرِ حاضر تک ہی نہیں بلکہ قیامِ پاکستان کے بعد اس فن میں ”مصورانہ خطاطی“ کے عنوان سے وجود پذیر ہونے والی ایک جدید صنفِ اظہار کے آثار و واقعات اور احوال و ظروف کا بھی بھرپور احاطہ کیا ہے۔

خطاطی کا فن مسلمانوں کی ایجاد نہیں لیکن عالمِ اسلام میں اس فن کو جو قدر و منزلت ملی اور جو عروج و کمال نصیب ہوا وہ عدمِ النظیر ہے۔ یہ فن خود اپنی مقدس اور منور تزیینی توانائی کی بدولت جس طرح اسلامی ذوقِ جمال کا عہد بہ عہد موثر ترین ذریعہ اظہار اپنے آپ کو ثابت کرتا چلا آ رہا ہے اس کی بنا پر اسے بجا طور پر مسلمانوں کا عظیم اور قدیم فن شمار کیا جاسکتا ہے۔ خطاطی کا یہ فن روحِ اسلام کے ساتھ ایسا ہم آہنگ ہوا اور اس فن کے جمالیاتی

امکانات کلامِ پاک کی تقدیس و تکریم سے یوں بہرہ ور ہوئے کہ قرآنِ پاک ایک ماہر خطاط کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے قلم سے خود بخود خطاطی میں ڈھلتا جاتا ہے۔ یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے کہ اس نے فن خطاطی کا اس طرح تزکیہ حرف و نقش کر دیا کہ یہ بڑے سے بڑے فن اور اعلیٰ سے اعلیٰ ہنر کے قلب ماہیت کرنے کا کرشمہ ہر زمانے میں دکھاتا چلا آ رہا ہے۔ جیسا کہ فن تعمیر جو کہ مسلمانوں کا ایجاد کردہ نہیں ہے لیکن کسی خطے قوم، کسی مذہب اور کسی عہد کے فن تعمیر کی تزئین و آرائش اسلامی خطاطی سے کر کے اس کو اسلامی شخص میں بآسانی ڈھالا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کوزہ گری، شیشہ گری، کتب کی جلد سازی، مینا طوری، مصوری، چوب کاری، مینا کاری، ہاتھی دانت پر کام، پتھر اور گچ کا کام، دھات کا جڑاؤ سامان اور آلاتِ حرب و ضرب وغیرہ ہنر جو اپنی اصل میں عہد اسلام یا بطور خاص مسلمانوں کی ایجاد نہیں ہیں لیکن ان کی تزئین و آرائش میں فن خطاطی شامل ہو کر ان پر اپنا اسلامی نقش کندہ کر کے گویا ان پر اسلام نافذ کرنے کا خالصتاً جمالیاتی اختیار تسلیم کروانا چلا آ رہا ہے۔

میں سعید احمد بودلہ کو جانتا ہوں۔ یہ احساس اتنا خوش کن ہے کہ مجھے فخر محسوس ہوتا ہے کہ میں ایک نایاب انسان کو جانتا ہوں۔ ایک سچے اور مخلص انسان کا واقف کار ہوں۔ ہینا خود غرضی اور نفسا نفسی کے اس زمانے میں وہ ایک نایاب شخص ہیں۔ جو بے غرض اور بے لوث انسان ہیں۔ میری نگاہ میں وہ ایک استثناء کے مرتبے پر فائز ہیں۔

میں نے سعید احمد بودلہ کو نماز پڑھتے اور ذکر کرتے دیکھا ہے۔ جس محویت اور انہماک سے وہ اپنے رب سے لولگائے نظر آتے ہیں وہ اسی محویت اور انہماک سے تخلیقِ فن میں بھی مستغرق دکھائی دیتے ہیں۔ قیام و سجود میں ہوں تو یوں لگتا ہے کہ حضوری کا یہی ایک لمحہ ان کی ساری زندگی پر محیط ہے۔ اسی طرح رنگ و خط کے تخلیقی مراحل میں بھی کسی عجلت میں وہ دکھائی نہیں دیتے۔ یہاں بھی یوں لگتا ہے کہ ان کے سارے کاروبارِ حیات کا آغاز بھی یہیں اور انجام بھی یہیں کہیں ہے۔ بندگی میں وہ جس طرح اپنے رب کے حضور محتاج نظر آتے ہیں بالکل اسی طرح وہ اپنے نگار خانے میں ایزل پر کینوس کے سامنے منتظر اور

مشتاق دکھائی دیتے ہیں۔

سعید احمد بودلہ نے جو مصورانہ خطاطی کے کینوس پینٹ کئے ہیں ان کا فنکارانہ گنجان پن حیرت انگیز ہے۔ آیات قرآنیہ کی طوالت کا کینوس پر دراز ہوتا چلا جانا ہر ایک مرحلہ اور ہر ایک نیارقبہ، یوں لگتا ہے جیسے بودلہ صاحب کے بحر تخلیق کو اپنے ساتھ ساتھ متموج اور متلاطم کرتا چلا جاتا ہے۔

تخلیق فن کی ہر ایک منزل اور ہر ایک دادی میں فنکار کا یہی بے پایاں ذوق و شوق اور غیر مختتم نشاطِ عمل وہ اصلی کلید ہے جو اُس پر بالآخر شہرتِ عام اور بقائے دوام کے دروازے کھول سکتی ہے۔ قرآن حکیم کے رمز آشاؤں کے بقول قرآنی حرف و صوت میں ایک حیرت انگیز الوہی وجود کا ارتعاش ہمہ وقت سرسراتا ہے جسے قرآن کے حفاظ اور خطاط حضرات بہت واضح محسوس کرتے ہیں۔

اس کلام کا یہی وہ معجزہ ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ قرآن کے حروف و الفاظ قاری پر اپنی معنویت کا جو منظرِ جلال و جمال کھولتے ہیں اس منظر کی تصویر کشی صرف خطاط کا قلم کر سکتا ہے جس کی عظمت مابی کی قسم کھائی گئی ہے۔ جسے قرآن میں القلم کہا گیا ہے۔ جس کے لوح پر رواں ہونے سے لوح محفوظ ظاہر ہوئی اور کتاب مستور نے شکل پائی کہ جس کے چلنے کی آواز صاحبِ معراج ﷺ نے معراج کے دوران سماعت فرمائی۔ اسی قلم کے قلم سے قطار اندر قطار حُسنِ آفرینی کی روایتِ فنِ خطاطی کی تاریخ کہلاتی ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے بنایا۔ اس میں اپنی روح پھونکی، اشیاء کے اسماء کا علم دیا۔ اس کو حوا کی رفاقت سے نوازا اور ان کو باغِ عدن میں بسایا۔ پھر ان کو الارض پر اتارا۔ قرآن کی رو سے تاریخِ انسانیت باغِ عدن میں حضرت آدم اور بی بی حوا سے شروع ہو کر یومِ حساب پر ختم ہو جائے گی۔ گویا انسانی تاریخ ایک آغاز اور ایک انجام کے درمیان نمود کرتی اور فروغ پاتی ہے۔ آغاز باغِ عدن ہے اور انجام یومِ حساب۔

ہبوطِ آدم کے بعد اس الارض پر انسان دو انتہاؤں کے درمیان مَحْوِ سفر ہے ایک جو پیچھے رہ گئی وہ باغِ عدن ہے ایک جو آگے آئے گی وہ میدانِ حشر ہے۔ اس سفر میں کتنے عالم اور کتنے زمانی دور ظاہر ہوتے اور گزرتے جا رہے ہیں۔ ان دو انتہاؤں کے درمیان اگر انسان بلندی کی جانب مسلسل اٹھتا چلا جاتا یا پھر مسلسل پستی میں اترتا چلا جاتا تو انسان کے سفر کی یہ کہانی، یہ روایت اور یہ تاریخ یک رنگی رہ جاتی اور اس کے نتیجے میں حیاتِ انسانی اس کائنات کا عظیم ترین اثاثہ قرار نہ پاتی۔ چنانچہ انسانی عروج کا تعاقب زوال اور زوال کا پیچھا عروج کرتا ہے۔ حیات کے پیچھے مرگ لگی ہے۔ مرگ کے بعد تجدیدِ حیات اور پھر اعادہٴ مرگ۔

گویا انسان ظلمت سے نور کی جانب ظاہر ہوتا ہے اور نور سے ظلمت میں غائب ہوتا ایک بے مثل کردار اس کائنات میں کہکشاں در کہکشاں مہر و ماہ و نجوم کی حیرت کا مرکز بنا ہوا ہے۔ آج ساڑھے پانچ ہزار برس قبل دریائے دجلہ و فرات کے کناروں پر چلتے ابنِ آدم مڑ کر اپنے نقوشِ کفِ پا دیکھتا ہے۔ وہ اپنے سر پر پھیلا ہوا پر اسرار آسمان دیکھتا ہے اور سوچتا ہے۔ باغِ عدن کتنا پیچھے رہ گیا اور حشر کا میدان ابھی کتنا دور ہے؟

وہ پانی ملا کر مٹی گوندھتا ہے اور ایک لوح تیار کرتا ہے اور اپنے سفر کی روداد تحریر کرتا آگے بڑھتا ہے۔ ایک سرزمین سے دوسری سرزمین میں داخل ہوتا ہے اور دریائے سندھ کے کنارے کنارے چلتے ہوئے وہ اپنے سفر کی اگلی قسط لوحِ سفال پر لکھ کر لوح کو آگ میں پختہ کر کے اپنے تھیلے میں ڈال لیتا ہے۔ اب اس کے قلم میں روانی آگئی ہے۔ وہ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ایک لوح لکھنے لگا ہے۔ اب اس کا تھیلہ بہت بوجھل ہونے لگا ہے۔ وہ ایک درخت کے پتے پر تحریر کا تجربہ کرتا ہے۔ پھر درخت کی ہموار اور نرم چھال کو آزماتا ہے۔

دریائے نیل کے کنارے چلتے ہوئے وہ ایک خود رو پودے پائپرس (Papyrus) کو بغور دیکھنے لگتا ہے۔ اس کے چہرے پر مسرت کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ وہ اس پودے کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے ڈنھل کے ٹکڑے بنا کر ان ٹکڑوں کی پٹیاں بناتا ہے۔ پٹیاں ساتھ ساتھ ایک ترتیب میں رکھ کر چٹائی بناتا ہے۔ اس پر ایک مصالحہ لگا کر ہموار اور چکنی سطح حاصل کر لیتا ہے۔

وہ اسی پودے کے ایک ڈنھل کے سرے کو تر چھاق لگا کر قلم بناتا ہے اور دوسرے ڈنھل کا سر اچل کر موقلم بنالیتا ہے۔ چٹائی پر قلم سے تحریر کر کے اور موقلم سے تصویر بنا کر ایک تصویری تحریر ایجاد کر لیتا ہے۔

ابن آدم لبنان کے جنوبی علاقے میں ساحل پر چلتے چلتے بحیرہ روم میں تیرتی کشتیاں دیکھتا اور ان کے ہوا سے پھر پھڑاتے بادبانوں کی آوازیں سنتا ہے۔ وہ حیران ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کی سماعت کے در پر کچھ آوازیں جھنجھناتی ہیں وہ ان آوازوں کو لکیروں میں رچا کر ان کو حروف کہتا ہے۔ پھر پہلے حرف کو ”الف“ اور دوسرے حرف ”بیٹھ“ کا نام دیتا ہے۔ اس ”الف بیٹھ“ سے بعد میں یونانیوں نے ”الفابیٹا“ بنایا۔

یونانی الفابیٹا سے لاطینی حروف نکلے جن سے بیشتر یورپی زبانیں وجود میں آئیں۔ بحیرہ روم کے لبنانی ساحل پر پیدا ہونے والے صوتی حروف تہجی عبرانیوں اور آرامیوں نے بھی اپنائے۔

مصری کاتبوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے احکامات و ارشادات کو کلیساؤں میں لکھ کر خوش نویسی کی ابتداء کی جس سے خطاطی کا فن نمودار ہوا۔ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ کو کلام الوہیت کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اسی بنا پر عیسائیت میں تصویر کشی کی روایت کا آغاز ہوا اور اس روایت کا محور و مرکز کلام اللہ کا شخصی وجود حضرت عیسیٰ ہے جو نجات دہندہ ہے کیونکہ وہ تثلیث کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے الوہیت میں حصہ دار ہے۔

اسی بنا پر عیسائی دنیا اور اس کے زیر اثر دیگر ممالک میں عظیم آرٹ تصویری فنون سے ہی عبارت چلا آ رہا ہے۔ مثلاً مجسمہ سازی، فنِ مصوری، فنِ تعمیر اور تعمیرات میں دیواری مجسمے اور دیواری تصاویر وغیرہ ہر زمانے میں مذہبی عقیدت و احترام کا مرکز رہی ہیں۔

عربی زبان کا پہلا طرزِ تحریر جو معروف ہوا وہ خطِ نبطی کہلاتا ہے۔ جس میں سے آگے چل کر خطِ حیری اور خطِ حمیری نمودار ہوئے۔ رسولِ پاک ﷺ کے کاتبانِ وحی خطِ حیری میں لکھتے تھے۔ تحریر کے فروغ کے ساتھ مدینہ دارالکتابت بن گیا اور عربی حروفِ ابجد کی تعداد بائیس سے بڑھ کر اٹھائیس ہو گئی جو بابِ العلم حضرت علیؑ کے دستِ مبارک میں قلم کے مس سے فنِ خطاطی کے آسمان پر ستاروں کی طرح جھلکانے لگے۔

تیسری صدی ہجری میں پھر دجلہ و فرات کی وادی میں بغداد کے ایک نابغہ روزگار ابنِ مقلہ نے خطِ ثلث، خطِ نسخ، خطِ ریحان، خطِ محقق اور خطِ رقاع و توقیع کے ناموں سے چھ خط ایجاد کئے اور اس کے ان گنت شاگرد اپنے استاد کے نقشِ قلم پر ان اطرافِ عالم میں پھیل گئے جدھر جدھر کو اسلام پھیلتا چلا گیا۔

اسلام میں ”اللہ“ لاشریک ہے اس کا کوئی ثانی کوئی ہمسر نہیں ہے کوئی اس کی الوہیت میں حصہ دار نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن جب بطور کلام الفاظ کے قالب میں ڈھلتا ہے تو اس کا حاصل کتاب ہے اور اسلام میں تمام فنون کا محور و مرکز قرآنی آیات کی خطاطی ہے جو غیر تصویری ہونے کے ناطے اپنی ماہیت کے اعتبار سے توحید اور ذکر سے عبارت ہے جو مجرد تصورات ہیں جو تصویری اور تجسمی رسائی سے ماوراء ہیں۔

آخر میں مجھ پر لازم ہے کہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) ارشد محمود وائس چانسلر جامعہ پنجاب و چیئر مین بورڈ آف گورنرز شیخ زاید اسلامک سنٹر اور پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر جامعہ پنجاب کا خصوصی شکریہ ادا کروں جن کے تعاون سے یہ کتاب منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

اسلم کمال

ڈائریکٹر پروگرام

ایوان اقبال، لاہور۔ پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسلامی خطاطی کا پس منظر اور ارتقا

رب ذوالجلال نے آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو اُسے عقل و شعور، بولنا، لکھنا پڑھنا اور دیگر خوبیوں کے ساتھ چیزوں کے نام بھی سکھائے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”سب سے پہلے رب جلیل نے قلم کو پیدا کیا اور پھر اُسے لکھنے کا حکم دیا۔“

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”پڑھ کہ تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے تجھے سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جس کا اُسے علم نہ تھا۔“

گویا کہ خود پروردگار عالم نے اشاعت علم کی وضاحت فرمائی۔ تاریخ کے ابتدائی ادوار میں تحریر کی مختلف اشکال تھیں۔ پہلے پہل طرز تحریر تصوراتی ہوا کرتا تھا۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خدائے تعالیٰ کا عطا کردہ جمالیاتی ذوق تحریروں میں ڈھلتا اور خوبصورتی پیدا کرتا چلا گیا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی مختلف حدیثیں بھی خطاطی کی اہمیت اور وقعت کو اجاگر کرتی ہیں۔ تحریروں کی خوبصورتی کو رسول پاک ﷺ نے بہت اہمیت دی ایک حدیث نبویؐ ہے کہ ”خدا حسین ہے اور حسین چیزوں کو بہت پسند فرماتا ہے۔“

سب سے پہلے حضرت ادریسؒ کو خطاطی کوفن عطا فرمایا گیا۔ وہ دنیا کے پہلے خطاط تھے۔ جنہوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھا۔ مگر بعض مورخین کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام نے سب سے پہلے عربی رسم الخط کو رواج دیا اور خود بھی لکھا۔ اس سے یہ

مذکورہ بالا افہامیاتی جملے کو شیعہ کتب خانہ دارالحدیث دارالعلوم اسلامیہ کتب خانہ دارالحدیث دارالعلوم اسلامیہ مرکز

خطاطی ازل سے وجود میں آیا۔

عربی رسم الخط آرامی رسم الخط سے مستخرج ہے۔ ہر خطے میں پہنچ کر رسم الخط کو اس کے مقامی آہنگ سے مماثل کرنے کے لیے اضافے کئے گئے اور انسان نے اپنی پیدائش سے ہی اظہار و ادراک کے وسیلے وضع کر لیے تھے۔

فنِ تحریر بلاشبہ تاریخ کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ جس نے صرف معلوم شدہ تہذیبوں کے نقوش معاملات، فنون لطیفہ اور تاریخ تمدن کو ہی محفوظ نہیں کیا بلکہ کھوئی ہوئی تہذیبوں کی دریافت میں بھی مرکزی کردار ادا کر کے انسانی تحریر کے شعور کو تمام علوم و فنون میں افضلیت کا درجہ دلایا ہے۔

فنِ تحریر ایک ایسا فن ہے جس نے مُردہ زبانوں اور تہذیبوں و قوموں کو از سر نو زندہ کر کے اپنی حیثیت منوائی۔ سب علوم اسی فن کے مرہونِ منت ہیں۔

تصویری رسم الخطوط

سب سے پہلے تصویری رسم الخط اپنی روایت کے مطابق رواج پایا۔ یہ رسم الخط کسی ایک تہذیبی خطے تک محدود نہیں رہا بلکہ بیشتر قدیم تہذیبوں اور خطوں میں اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ مثلاً مصر کا ہیروغلشی اور ہرطیتی۔ وادیِ دجلہ و فرات کا خط سومیری بابلویوں کا خط اکادی اور ایشیائے کُچک میں خطِ حلی یہ سب تصویری خطوط تھے۔ مصریوں نے تاریخ میں پہلی بار ایک خاص درخت (Papyrus) سے کاغذ یا کاغذ نما اشیاء ایجاد کر کے اپنے رسم الخط میں تجربات اور ارتقاء کی منازل طے کیں، اور آخر میں دیموطیقی خط نے جنم لیا۔ یہ بھی مصری اور تصویری خط تھا۔

حروفِ تہجی: حروفِ تہجی کی ایجاد کا سہرا قدیم فیقیوں کے سر ہے جو سامی النسل ہونے کے ناطے سامی زبان کے موجد تھے۔

اجاگر ہونے والی سومیری تہذیب تھی جو ایک ترقی یافتہ تہذیب نظر آتی ہے۔ لیکن اُن سے مدتوں تک حروف تہجی ایجاد نہ ہو سکے۔ بلکہ اُنہوں نے مطالب کے اظہار کے لیے کچھ نشانات وضع کر لیے تھے جسے تصویری تحریر کا نام دیا گیا۔ رفتہ رفتہ سومیریوں نے اپنا رسم الخط ایجاد کر لیا جسے خط منچی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خط، خطِ عربی کی طرح دائیں سے بائیں طرف مٹی کی تختیوں پر لکھ کر آگ کی بھٹیوں میں پکا کر محفوظ کر لیا جاتا تھا۔

سومیری اقوام کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ لوگ کہاں سے آئے اور کہاں کے اصل باشندے تھے، اور کب اس وادی میں آکر آباد ہوئے مگر یہ بات طے شدہ ہے کہ سومیری لوگ سامی النسل نہیں تھے۔

نبطی قوم: نبطی قوم کی بھی اپنی ایک الگ پہچان ہے۔ یہ قوم حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کی نسل توسیع ہے۔ حضرت اسماعیلؑ کے صاحب زادے نیابت تھے اور نیا بوط نیابت کا بیٹا تھا جس کے نام پر نبطی قوم کی بنیاد پڑی۔ نبطی نیم خانہ بدوش اور نیم تجارتی تھے جنہوں نے خطِ نبطی ایجاد کیا۔

خطِ نبطی: جب رسولِ پاک ﷺ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس وقت علاقہ حجاز میں فنِ تحریر کا آغاز ہو چکا تھا۔ جسے آج ہم خطِ کوئی قدیم خطِ حیرہ یا حمیری اور انباری کہتے ہیں خطِ نبطی ہی کی ترقی پسند قسمیں ہیں اسے شمالی عربی رسم الخط بھی کہا جاتا تھا۔

خطِ حیری یا حمیری

مختلف ادوار میں ماہر فن خطاطوں کے تجربات و مشاہدہ کے باعث رسم الخطوط بدلتے اور ترقی کی منازل طے کرتے چلے گئے خاص کر خمیر بن سبا یمنی نے شمالی عربی رسم الخط میں مزید محاسن پیدا کئے یہی خط علاقہ حیرہ میں حمیری کوفہ میں خطِ نجوم کے نام سے روشناس ہوا۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں آپؐ کے نامہ ہائے مبارک جو سلاطین کو لکھوائے گئے انہی خطوط میں تحریر کرائے گئے۔

اسلامی خطاطی کا آغاز بھی طلوع اسلام کے ساتھ ہی اپنا سفر شروع کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ میں سے کم و بیش چالیس صحابیوںؓ کو کاتبان وحی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ تمام مروجہ خطوط اُس وقت غیر منقوط اور غیر اعرابی تھے۔ حضرت علیؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ خطِ کوفی میں مہارت رکھتے تھے۔

بشر بن عبد الملک اور اُس کے خسر حرب بن اُمیہؓ نے خطِ جزم مکہ کے اُمرا اور قریش کو سکھایا۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ان کے غلام ابو الاسود نے خطِ حیری (یا تمیری) میں خوبصورت ترامیم کر کے خطوط کو نقطوں اور اعراب سے مزین کیا تاکہ عربوں کے علاوہ عجمیوں کو بھی قرآن پاک پڑھنے میں آسانی ہو۔

خطِ کوفی: خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں کوفہ دار الخلافہ تھا لہذا یہ خط اپنے علاقہ کی مناسبت سے خطِ کوفی کہلایا۔

قرآن پاک کو خوبصورت سے خوبصورت ترین لکھنے کے شوق نے اس خط میں مزید نکھار اور جدت پیدا کر دی خطِ کوفی صدیوں کے ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے۔

بنو امیہ کے آخری دور میں قطیبہ المحرر ایک مشہور خطاط تھا جس نے خطِ کوفی میں کچھ ایسی اصلاحات کیں جن کی بنیاد پر بعد میں خطِ نسخ کی ابتدائی شکل وجود میں آئی۔ خلفائے بنو عباس میں بہت سے خطاط گزرے ہیں۔ جن میں الاحوال المحرر سرفہرست تھا۔ اس کے فیض و تربیت کی کرامت سے ایک ایسی شخصیت ظہور میں آئی جس نے خطاطی کی دنیا میں بڑا انقلاب پیدا کیا۔

ابن مقلہ بیضاوی

مشہور عالم خطاط محمد ابن مقلہ بیضاوی بغدادی ۲۷۷ ہجری میں پیدا ہوئے وہ علم تفسیر، حدیث، تجوید، فقہ، شعر و ادب انشا پر دازی اور خطاطی غرض کئی علوم و فنون میں یکتائے روز کتاب و گنجتھے و روشن علمیں اعلیٰ حقائق و البیان و توفیر و سلاطین، کتب و کلا السبکی سے بڑا مفت کی ہر کما مور

رہا۔ اُسے تین بار سزا ہوئی اور جیل گئے، اور تین بار ہی رہا ہوئے۔

حاسدوں کی محلاتی سازشوں سے وہ جیل جاتا اور رہا ہوتا رہا۔ جیل میں اُس کی زبان اور ہاتھ کٹوا دیئے گئے تو اپنے بازو کے ساتھ قلم باندھ کر تین قرآن مجید کتابت کئے بعد ازاں موت کی سزا میں قتل ہوا، ابن مقلہ نے چھ خط جنہیں اقلیم السہ یا شش قلم بھی کہتے ہیں ایجاد کئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

خط ثلث - خط نسخ - خط محقق

خط ریحان - خط توقی - خط رقعة

ابن مقلہ کو خطاطی کی دنیا کا باوا آدم کہا جاتا ہے۔

میر سید علی تبریزی

آٹھویں صدی ہجری کے اواخر اور پندرہویں صدی عیسوی میں میر سید علی تبریزی نے خط نسخ اور خط تعلیق کے امتزاج سے خط نستعلیق ایجاد کیا۔ جو بعد ازاں خط نستعلیق کے نام سے مشہور ہوا۔ میر صاحب امیر تیمور کے معاصر تھے۔ وہ کھلی فضا میں جہاں ہو کا عالم ہوتا مشق کرتے۔ ایک دفعہ انہیں حضرت علیؑ نے خواب میں بشارت دی کہ پرندوں کی اڑان کو غور سے دیکھو اور اُن کی اڑان کے دائروں کی مناسبت سے ایک نیا اور خاص خط ایجاد کرو۔

جب میر سید علی تبریزی نے بادلوں میں دیکھا کہ کبوتروں کے غول قطار اندر قطار اور دائروں میں اڑ رہے ہیں ان کے ذہن میں آیا کہ خطاطی کے دائرے اگر گول کر دیئے جائیں تو وہ مزید خوبصورتی پیدا کریں گے۔ چنانچہ یہیں سے انہوں نے دو خطوط کے اشتراک سے خط نستعلیق کی ابتدا کی۔ ان کے بیٹے میر عبد اللہ کے ذریعے ان کا فن کمال کو پہنچا۔ ایران، ہندوستان، افغانستان اور پاکستان میں ان کا فیض جاری و ساری ہے۔

میر عماد الحسنی

عباس صفوی کے عہد حکومت میں اس دور کے معروف خطاط میر عماد الحسنی جیسی شخصیت پیدا ہوئی۔ جس نے خط نستعلیق کو جدت طرازی اور بانگین بخشا۔ میر عماد کو دربار صفوی میں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ ہندوستان میں اس وقت مغل تاجدار شاہ جہاں کی حکومت تھی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ عباسی صفوی نے میر عماد الحسنی کو شاہ نامہ فردوسی کو ترمین و کتابت پر مامور کیا اور اس کام کی تکمیل کے لیے ایک خوبصورت محل میں ان کی ضروریات اور سامانِ خطاطی مہیا کئے اور کئی سولماز مین ہر وقت حاضر رہا کرتے تھے۔ حاسدوں نے بادشاہ سے شکایت کی کہ میر عماد توجہ سے کام نہیں کر رہا ہے۔

بادشاہ نے انہیں دربار میں طلب کیا اور کام کی رفتار پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ میر عماد غصے میں دربار سے نکل گئے اور شاہ نامہ فردوسی کے تمام اوراق کو بازار میں جا کر فروخت کر دیا۔ لوگوں نے ان الفاظ کو ہاتھوں ہاتھ منہ بولے دامنوں میں خریدا۔ وہی رقم دربار میں جا کر ڈھیر کر دی اور کہا کہ جو کچھ آپ کا خرچ ہوا ہے حاضر ہے۔ اس پر بادشاہ طیش میں آ گیا۔ اور عماد الحسنی کو قتل کر دیا۔ میر عماد الحسنی کے قتل کا علم جب ہندوستان میں شاہ جہاں کو ہوا تو انہیں بہت دکھ پہنچا، اور شاہ جہاں نے عباس صفوی کو بذریعہ قاصد یہ لکھا کہ کاش تم ایسے عظیم فنکار کو قتل نہ کرتے اور انہیں میرے حوالے کر دیتے تو میں اُن کے وزن کے برابر آپ کو ہیرے جواہرات دے دیتا۔

ہندوستان میں فن خطاطی

شاہ جہاں کے عہد میں خطاطی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ تاج محل میں خطاطی کا زندہ جاوید ثبوت موجود ہے۔ جن خطاطوں نے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا ان میں عبدالحق کتبشیر و نسکائی قلاشی، عبدالرشید، علی گڑھی، سید فیاض الدین اسحاق خرمی، علی شاہ شاہ پور، شمس المظفر کی

استاد تھے۔

ان کے شاگردوں میں حافظ امیر الدین اور مولانا ممتاز علی نزہت رقم شہرہ آفاق خطاط تھے۔ اسی دور میں خط نستعلیق کے جلیل القدر خطاط سید امیر رضوی جو میر پنچہ کش کے نام سے مشہور ہیں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شہید ہوئے۔

لاہور میں فن خطاطی قبل از پاکستان

لاہور میں فن خطاطی کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز اس وقت ہوا جس وقت ۱۸۸۰ء میں امام وریوی ایران سے آئے۔ وہ خط نستعلیق کے امام اور اپنے عہد کے بے مثل خوشنویس تھے۔ امام وریوی کے بے شمار شاگرد لاہور میں فن خطاطی کی آبیاری کرتے رہے۔ ان میں حافظ نور احمد ایمن آبادی قابل ذکر ہیں۔ ان کے شاگردوں میں خلیفہ احمد حسن اور حاجی دین محمد باکمال خطاط تھے۔

خلیفہ احمد حسن مہاراجہ جموں و کشمیر کے درباری خطاط تھے۔ ۱۹۰۱ء میں ایک ایسی شخصیت کا ظہور ہوا جس نے فن خطاطی خصوصاً خط نستعلیق کی صنف میں انقلاب برپا کر دیا وہ صوفی عبد المجید پروین رقم تھے۔ انہوں نے اپنی دُور بین نگاہوں سے بھانپ لیا کہ خط نستعلیق کا ارتقائی سلسلہ ایک عرصہ سے رُکا ہوا ہے۔

صوفی عبد المجید جو خلیفہ احمد حسن کے داماد بھی تھے نے خط نستعلیق میں اہم تبدیلیاں کیں اور انہوں نے اس خط کو خوبصورت سے خوبصورت تر بنادیا۔ تمام حروف کا پیمانہ نئے سرے سے ترتیب دیکر ایک نئی طرز تحریر کو وجود میں لائے جو بہت زیادہ مقبول ہوا۔ چنانچہ پاکستان بننے سے پہلے ہی ان کے ہمعصر خوشنویسوں نے ان کے ایجاد کردہ خط نستعلیق کی نئی روش کو اپنا کر اپنا نام پیدا کیا۔

تاج الدین زریں رقم، محمد صدیق الماس رقم جیسے نامور استادوں نے بھی اپنے اپنے اسلوب کو پروین رسم الخط میں ڈھال لیا۔ صوفی عبد المجید پروین رقم کے شاگردوں کی کتب و نسخہ کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے پروین رقم کی وفات ۱۹۴۶ء میں ہوئی ان کے شاگردوں میں راقم الحروف (سعید احمد بودلہ) کی مادر علمی (شعبہ فائن آرٹس، جامعہ پنجاب) کے استاد محترم المقام جناب خلیفہ احمد حسین سہیل رقم بھی تھے جو وہاں خطاطی کی تعلیم سترہ سال تک دیتے رہے۔ ان کے شاگردوں میں شریف گلزار پچیس سال تک روزنامہ مشرق میں چیف آرٹ ایڈیٹر رہے۔

پاکستان میں فن خطاطی

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء قیام پاکستان کے بعد اس کے حصے میں ایسے فن کار آئے جو اس فن کی آبرو تھے۔ اُن میں منشی تاج الدین زریں رقم، محمد صدیق الماس رقم، حافظ محمد یوسف سیدی، حافظ محمد یوسف دہلوی، عبد المجید، سید امتیاز علی، محمد شریف، محمد اقبال ابن پروین رقم، سید انور حسین نفیس رقم، صوفی خورشید عالم خورشید رقم، مخدوم محمد حسین خاں کلیم رقم، محمد اعظم منور رقم، مولوی عبدالحق وارثی، غلام محمود، سید مستجاب رقم، عنایت اللہ، پیر عبد المجید، عبدالواحد، نادر القلم اور (راقم الحروف سعید احمد بودلہ کے استاد) جناب احمد حسین سہیل رقم ان تمام نے پاکستان میں فن خطاطی کو ایک بار پھر وہاں پہنچا دیا ہے جہاں مغلیہ سلطنت نے دم توڑتے ہوئے اس کو چھوڑا تھا۔

پاکستان کے معروف مصوٰر خطاط

پاکستان میں جنہوں نے فن خطاطی کو نیا رنگ و روپ اور حُسن دینے میں اپنی ساری صلاحیتیں استعمال کیں ان میں صادقین، اسلم کمال، شاکر علی، حنیف رامے، آذر زوبی، گل جی، رشید ارشد اور ظہور الاخلاق ہیں۔

صادقین

جناب صادقین کے فن میں رنگ اور حروف کے نئے رشتوں نے ایک نئی طرز

کتابیں سکتا ہے جس کا نام یہوں ہے طرز صادقین اور اسلام جس کا حسن خوبصورت رنگوں مرکز

تشکیل پاتا ہے جو آیات ربانی کی تفسیر کرتے ہوئے کلام اللہ کے معنوی تناظر میں جدت کی ایک سطح تخلیق کرتے چلے جاتے ہیں۔ صادقین کے فن پر پاکستان اور پاکستان سے باہر اسلامی غیر اسلامی ممالک میں دل کھول کر داد دی گئی۔ جناب صادقین ایک صناع ہی نہیں بلکہ ایک عظیم مفکر، عالم، شاعر اور لا جواب مصوّر بھی تھے۔ مختلف مقامات مثلاً لاہور میوزیم، صادقین آرٹ گیلریز اسلام آباد اور کراچی میں ان کا وسیع کام موجود ہے۔

اسلم کمال

www.KitaboSunnat.com

جناب اسلم کمال کا فن بیسویں صدی کی ساٹھ کی دہائی میں کتابوں کے سرورق سے ابھر کر اچانک اس طرح نمودار ہوا کہ دیکھنے والا ایک لمحہ کے لیے ٹھنک کر رہ گیا کیونکہ اسلم کمال فن خطاطی کے مصورانہ خطوط پر ایک الگ اسلوب اور احساس کو حاصل کرنے میں کامیاب نظر آئے۔ انہوں نے جیومیٹری کی مدد اور تکنوں کے حوالے سے حرف کی تشکیل نو کرتے ہوئے ایک نیا خوبصورت ترین خط ”خط کمال“ پیش کیا، جو ان کی پہچان بنا۔ اسلم کمال کا فن جدید و قدیم کا سنگم نظر آتا ہے۔ جہاں مصوری اور خطاطی، رنگ اور حروف، روایتی تقدس اور جدید عصری شعور ان کے ہاں گلے ملتے نظر آتے ہیں۔ اسلم کمال اور حرف کی الگ الگ حیثیت کی بجائے پورے کینوس پر ابھرتے ہوئے منظر سے معنوی سطح پر یقین رکھتے ہیں۔ خط کمال کا اتنی جلدی مقبول ہو جانا ان کے حروف تجبی کے اقلیدی اسلوب کی پاکیزگی، ندرت اور دلاویزی کا ثبوت ہے۔

جناب اسلم کمال اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ مصوری، مصورانہ خطاطی، کالم نگاری، شاعری، تحقیقی مضامین اور سفر نامے ان کی تخلیقی بے چینی کے عکاس ہیں۔ ان کے تخلیقی کام کو پاکستان اور دنیا کے بیشتر ممالک میں بہت پذیرائی ملی۔ ملکی و غیر ملکی اخبارات و جرائد نے ان کے فن کو بہت سراہا اور تعریفی مضامین لکھے جناب اسلم کمال ایک سچے اور

درویش صفت مصوّر تخلیقی خطاط ہیں جنہوں نے آیات قرآنی کو اپنے تخلیقی اسلوب ”خط کمال“

میں نہایت مہارت کے ساتھ مصور کیا۔ ایوانِ اقبال کی آرٹ گیلری حضرت علامہ اقبالؒ کے کلام پر مبنی مصورانہ تخلیقات کی مستقل نمائش ان کی عظمت کی دلیل ہے۔

شاکر علی

شاکر علی جدید مصورانہ خطاطی کے بانیوں میں سے ہیں۔ انہوں نے قرآنی آیات کو مصورانہ آہنگ میں پیش کیا۔ ان کے ہاں روایت اور جدت ایک سنگم کی حیثیت رکھتے ہیں جن کی مصورانہ خطاطی ایک طاقت اور منطقے کی نیابت کرتی ہے۔

حنیف رامے

حنیف رامے نے قرآنی آیات کو جدید رنگ میں پیش کیا۔ وہ ایک ایسا خطاط اور مصور ہے جس نے مصوری کی دنیا میں مصورانہ و جدید خطاطی کو پیش کیا۔

حنیف رامے جدید خطاطی کو مصورانہ اور فنکارانہ چابکدستی سے پیش کرنے میں بہت دسترس رکھتے تھے۔ جنہوں نے مروجہ خط سے ہٹ کر ابجد کو ایک نئی شکل دینے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب نظر آتے ہیں۔

آذر زوہبی

آذر ایک مصور، تزئین کار، سنگ تراش، عکاس اور ایک ایسا مصورانہ خطاط ہے جس کی خطاطی ایک جدید طرز کا پتہ دیتی ہے۔ ان کی تخلیقات ایک منفرد حیثیت کی حامل ہیں۔

گل جی

ایک ایسے درویش صفت مصور و خطاط و ہنر کار ہیں جن کی مصورانہ خطاطی میں ایک ایسی جُنبش ہے جس نے ایک نئی جہت و انفرادیت حاصل کی۔ ان کے علاوہ رشید ارشد اور ظہور الاخلاق نے بھی مصورانہ خطاطی کو استحکام بخشے میں بہت ریاضت کی۔

روایتی خطاطی کے دیگر امین

- ۱۔ جناب سردار محمد ایک طویل سفر طے کر کے اپنے فن کا اظہار کرتا ہے۔ جس نے شاکر علی اور حنیف رامے کی طرح حروفِ ابجد کو اہمیت دی۔
- ۲۔ مصور و خطاط جناب آفتاب احمد جسے خدا نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ان میں بیک وقت خطاط، عکاس، سنگ تراش، ظروف ساز، اور ایک محنتی پولیس آفیسر ہوتا ہے۔ جس کا والد بھی ایک عظیم مصور و خطاط جناب ایم ایم شریف ہیں باپ بیٹے دونوں نے فن میں کمال حاصل کیا۔
- ۳۔ ذوالفقار احمد تابش نے بھی اپنے فن کا مظاہرہ کر کے ناظرین کے ذوقِ جمال میں ہلچل پیدا کر دی۔
- ۴۔ جناب شفیق فاروقی مصوروں کے اس قبیل سے تعلق رکھتے ہیں جو مصوری کو اپنا مقصدِ حیات کے طور پر اپنا لیتے ہیں۔ خطاطی میں ان کے اچھوتے موضوعات اور خوبصورت رنگ آمیزی سے انہوں نے اپنے لیے ایک الگ جگہ اور مقام پیدا کیا جو ان کی شناخت بنا۔
- ۵۔ جناب غلام رسول نے بھی لینڈ اسکیپ سے اچانک نکل کر خطاطی کے میدان میں اپنی انفرادیت منوائی۔ جناب غلام رسول شعبہ فائن آرٹس میں راقم الحروف کے اُستاد رہے۔
- ۶۔ جناب غلام فرید بھٹی بھی ہمارے ملک کے ایک اچھے مصور و خطاط جانے گئے۔
- ۷۔ جناب عبدالواحد نادر القلم سیالکوٹ کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ حرف کی حرمت سے واقف تھے جنہوں نے 'الخطاط' کے نام سے نگار خانہ قائم کیا۔ وہ ایک منجھے ہوئے خطاط و مصور تھے جنہوں نے تجریدی خطاطی کے

۸۔ متور ابن نادر القلم بھی موجودہ زمانے کے ماہر خطاط و مصور ہیں وہ اپنے والد کی طرح سچے کھرے کاتب و مصور ہیں جن کا فن اپنی پہچان آپ ہے۔

۹۔ جناب کاشر صاحب ایک درویش صفت تجربہ کار خطاط مصور اور مجسمہ ساز ہیں۔ جنہوں نے اپنی مہارت اس فن میں صرف کی ہے۔ جناب کاشر صاحب نے روغنی رنگوں سے طویل خطاطیاں کی ہیں۔

۱۰۔ جناب رشید بٹ ایک مصور ہی نہیں بلکہ وہ ایک ماہر خطاط بھی ہیں۔ جو حرف کے تقدس اور معانی کو ابھارنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ رشید بٹ خطاطی کے ہر اسلوب پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

۱۱۔ جناب محمد اقبال خان احسن نظامی ابن کلیم ملتانی ایک ایسا فنکار ہے جس کے قلم سے اعتبارِ قلم قائم ہوا۔ ابن کلیم ایک صاحب طرز باپ کا بیٹا ہے جس نے کم عمری میں اپنے فن سے لوگوں کو چونکا دیا۔

۱۲۔ جناب ثار احمد آرٹسٹ نے اپنی تمام جوں لائیاں مصوری اور خطاطی میں صرف کی ہیں جو پاکستان ٹیلی ویژن اسلام آباد سے منسلک ہیں۔ وہ ایک منجھے ہوئے مصور و خطاط ہیں جنہوں نے تخلیقی کام کر کے اپنے ایک الگ راہ متعین کی۔ ثار احمد پنجاب یونیورسٹی شعبہ فائن آرٹس میں راقم الحروف کے ہم جماعت و دوست تھے۔ زمانہ طالب علمی سے کچھ کر گزرنے کی لگن اور تخلیقاتی کام کرنے پہ یقین رکھتے تھے۔

۱۳۔ جناب اسلم شیخ بھی خطاطی کی تخلیقات بکھیرتے ہیں وہ ایک منجھے ہوئے خطاط اور خط نستعلیق کے ماہر ہیں۔

۱۴۔ خط نوری نستعلیق جناب احمد جمیل مرزا کے زور قلم کا نتیجہ ہے جنہوں نے اسے

خدمت ہے۔

جناب ابن وامق، انور انصاری، ظہور ناظم، سرور راہی، جے ثاقب، ابوالفتح، خدا بخش ابرو، محمد جمیل حسن، رانا مصطفیٰ، اے لطیف، محمد طارق، نجم الثاقب نسیم شہزاد کے علاوہ ایک طویل فہرست ان نوجوانوں کی بنتی ہے جو عصر حاضر میں فن خطاطی کی دنیا کو روشن کر رہے ہیں۔

دور حاضر میں خواتین میں سے فاطمہ الکبریٰ، انوری بیگم، زرینہ خورشید اور سعدیہ اعجاز وہ خواتین مصورہ ہیں جو فن خطاطی کی بھی بھرپور خدمت کر رہی ہیں۔

خصوصیات رنگ

✽ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء مبارکہ میں ایک نام المصوّر بھی ہے جس نے کائنات کو بہت حسین و جمیل و رنگین تخلیق کیا۔

✽ زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز میں اپنا نور بھردیا اور روشنی پھیلائی اپنی تخلیق میں خوبصورتی و رنگینی پیدا کرنے کے لیے خوبصورت و رنگدار چیزوں سے خوب سجایا۔

✽ رنگوں کی ایک خاموش زبان ہوتی ہے ایک حساس ذہن کا مالک انسان ان کی زبان کو سمجھتا ہے۔

✽ رنگوں کا اثر انسانی زندگی کو بہت متاثر کرتا ہے۔ بنی نوع انسان کے علاوہ چرند و پرند اور حیوانات بھی ان سے مانوس و محفوظ ہوتے ہیں۔

✽ مختلف رنگ کی بوتلوں میں پانی ڈال کر دھوپ کی تمازت میں رکھا جاتا ہے جس سے علاج بھی کیا جاتا ہے۔

✽ مریضوں پہ رنگوں کے اثر کے تجربات بھی کئے گئے جو اپنے جذبات و احساسات کا

✽ رنگوں ہی کے انتخاب سے انسان کے ذہن کی عکاسی ہوتی ہے۔
 ✽ رنگ ہمیں ذہنی سکون، تمازت، بھوک، ٹھنڈک، تھرتھراہٹ، مسرت و شادمانی، تسکین و تازگی، طاقت و توانائی، سکون و سنجیدگی اور احتیاط برتنے کا احساس دلاتے ہیں۔

✽ رنگوں ہی کے مشاہدہ سے جذباتی رد عمل کم یا زیادہ بھی ہو جاتا ہے۔
 ✽ انہیں رنگوں ہی کی زبان سے فن کا رومصوٰر حضرات اپنے جذبات و احساسات اور پیغامات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

نفسیات رنگ

✽ سرخ رنگ انسانی فطرت کو پیش کرتا ہے۔
 ✽ سرخ رنگ دنیاوی زندگی میں شیطانی وسو سے جہنم و عذاب اور آسپی کیفیت واضح کرتا ہے۔
 ✽ سرخ رنگ انسانی جذبوں، روانی خون، متحرک زندگی گناہ و نفسانی خواہشات اور انسانیت میں کمزوری کو بھی واضح کرتا ہے۔
 ✽ سرخ رنگ کے لباس میں کبھی فرشتوں کو پینٹ (Paint) نہیں کیا جاتا بلکہ سفید لباس میں دکھایا جاتا ہے۔
 ✽ سرخ رنگ میں نیک جذبات اور محبت و لگن بھی واضح کی جاسکتی ہے۔
 ✽ سرخ رنگ جرات کے تصور کو بھی اجاگر کرتا ہے۔
 ✽ سرخ رنگ خوشی اور مسرت و شادمانی کا بھی امین ہوتا ہے۔
 ✽ سرخ رنگ دماغ کی تیزی، نبض کی حرکت اور بھوک کو بھی تحریک پہنچاتا ہے۔
 ✽ سبز رنگ زمین پہ حیاتیاتی آثار کی نشاندہی کرتا ہے۔

سبز رنگ سُرخ رنگ کے بالکل متضاد ہوتا ہے۔
 سُرخ رنگ ہائی وے کی اصطلاح میں ٹھہرنے اور سبز رنگ چلنے کا حکم دیتا ہے۔
 سبز رنگ تسکین و تازگی اور حوصلہ بخشتا ہے۔
 سبز رنگ اگر انٹومیکل پینٹنگ میں بھردیا جائے تو یہ دہشت زدگی کا اظہار کرتا ہے۔
 نیلا رنگ سکون و سنجیدگی اور آسمان و سمندروں جیسی وسعت بخشتا ہے۔
 نیلے رنگ میں آسمانی و خدائی شفقت ہوتی ہے۔
 نیلا رنگ مذہب کے اعتبار سے الوہیت یعنی ربانیت کا اظہار ہے۔
 نیلا رنگ رحمتِ خداوندی اور شفقت کا سائبان میسر کرتا ہے۔
 نیلا رنگ دکھوں کا مداوا کرتے ہوئے آسمانی بلاؤں کو ختم کر دینے کا اشارہ بھی ہے۔
 پیلا رنگ، سورج سے تشبیہ کو ظاہر کرتا ہے۔
 اورنج کلر آگ اور اس کے الاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔
 زرد رنگ طاقت و توانائی بخشتا ہے اور قدرے کمزوری بھی دکھاتا ہے۔
 بُھورارنگ احتیاط برتنے اور جذباتی رد عمل کو کم کرتا ہے۔
 ارغوانی یا سوسنی یعنی پریل کلر، پراسرار اور ڈرامائی ہوتا ہے۔
 پاؤڈر بلیوڈل کلر ہوتا ہے۔
 سبز گھاس اور نیلا آسمان ٹھنڈک کا احساس بخشتے ہیں۔
 گرم رنگ آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔
 ٹھنڈے رنگ پیچھے ہٹنے والے ہوتے ہیں جو گوشہ تنہائی اور پسپا ہوتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔

گرم رنگ ایک پینٹنگ، ڈیزائن یا مصورانہ خطاطی میں اُس جگہ لگاتے ہیں جب اس جگہ کی اہمیت واضح کرنی ہو جس سے اُس جگہ یا ماحول کا ہلکا پن ختم ہو جاتا ہے۔

ٹھنڈے رنگ وہاں لگائے جاتے ہیں جہاں کسی شے کا سایہ دکھانا مقصود ہو۔
گہرے رنگ بھاری اور مضبوط ہوتے ہیں۔ ان سے دبے ہوئے حصے ابھر آتے ہیں۔

ہلکے رنگ نرم اور حساس ہوتے ہیں ان کے استعمال سے شائستگی کا احساس ہوتا ہے، اور یہ پُر وقار ہونے کی دلیل بھی ہوتے ہیں۔

ذِلّ کلرز، صُلح پسندی، افسردگی، بے لُطفی، دھیمپن اور زُنجھا زُنجھا سا رہنے کی علامت ہوتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ زندگی میانہ روی اور سادگی سے بسر ہو رہی ہے اور اس میں کسی قسم کی کوشش ہلا گئی اور تنگ و دو نہیں ہے۔

گرم رنگ، جذباتی اور پُر جوش جذبات، احساسات، امنگوں اور خواہشات کو ابھارنے والے ہوتے ہیں۔

سُرخ اور سبز ایک دوسرے سے مقابلہ و موازنہ کرنے والے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب استعمال کرنے سے بہت بھلے لگتے ہیں ان سے تصویروں ڈیزائن یا مصورانہ خطاطی جاندار ہو جاتی ہے۔

سفید اور سیاہ رنگ کنٹراسٹی ہوتے ہیں۔

ہلکے اور تیز رنگ ایک دوسرے کے قریب لگانے سے مصورانہ کام میں جاندار اور عود کر آتی ہے۔

پیلہ اور نفیسی رنگ ایک دوسرے کے قریب کم ہی استعمال کئے جاتے ہیں مگر کسی

رنگ ہماری جذباتی حس کو اجاگر کرتے ہیں۔ جس سے ایک ذی ہوش اور فاطر العقل انسان بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

پرائمری کلرز میں سُرخ پیلا اور نیلا ہوتے ہیں سفید کے علاوہ جس سے دنیا کے تمام رنگ بنتے ہیں۔

سکنڈری کلرز سبز، اورنج اور وائیلٹ (ارغوانی) ہوتے ہیں۔ (وائیلٹ جو سُرخ اور نیلے کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے)

ٹریشری کلرز میں (Russet) گیر و رنگ کرچی جو اورنج اور وائیلٹ سے بنتا ہے۔ (Olive) زیتونی رنگ (سیاہی مائل سبز) جو سبز اور وائیلٹ سے بنتا ہے۔

(Citron) اورنج اور گرین کے اشتراک سے بننے والا چکوتری رنگ ہے۔

مصورانہ خطاطی ایک جائزہ

علوم و فنون کی دنیا میں مسلمان بھی دیگر اقوامِ عالم کی طرح کسی طور پر کم نہیں رہے کئی تکنیکی و غیر تکنیکی ایجادات کا سہرا مسلمانوں کے سر بندھتا ہے۔

قرآنی روایتی خطاطی میں میسوں بلکہ سینکڑوں اسلوب جب دریافت ہو چکے تو وہ مصورانہ خطاطی کے وسیع و عریض میدان میں نت نئی تخلیقات کرنے لگے اور تاحال کر رہے ہیں۔ پاکستان میں جنہوں نے بلاشبہ سب سے پہلے مصورانہ خطاطی کو نئی جہت و جدت اور نئے اسلوب و رنگ سے ہمکنار کرنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں ان میں ۱۹۸۰ء تک حنیف رامے، اسلم کمال، شاکر علی، صادقین، آرزو بی اور سردار محمد نمایاں ہیں۔ ۱۹۸۰ء کے بعد گل جی، انور انصاری، عبدالواحد نادر القلم، آفتاب احمد، این و امق، شفیق فاروقی، اے جی ثاقب، سرور راہی، رشید بٹ، ابنِ کلیم، غلام فرید بھٹی، ظہور ناظم اور موجد ہیں۔ اس شعبہ میں جدت طرازیوں کرنے والوں کی انتھک مشق و محنت اور رنگ آمیزی سے الحمد للہ مصورانہ خطاطی اپنے سلسلہ نسب (مصورى + خطاطى) کی تخلیقی تربیت سے بالآخر ایک الگ اور علیحدہ صنفِ اظہار کے طور پر عصری مصوری کے شانہ بشانہ مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پیدائش سے شباب تک مصورانہ خطاطی نے تقریباً نصف صدی کا عرصہ لیا۔

مصورانہ خطاطی کی پیدائش اردو ادب کی کتاب کے سرورق پر ہوئی۔ سرورق سازی میں ضروری ہے کہ سرورق ساز معاصر ادب اور اُس کے رجحانات سے بخوبی واقف ہو اور اس کے بعد بہت ضروری یہ ہے کہ وہ بنیادی طور پر ایک تخلیقی آرٹسٹ اور ڈیزائنر بھی ہو۔

تو ہیں ہے۔ بہت سے نامور یورپی مصوروں نے بھی کتابوں کے سرورق تخلیق کئے کتاب کا سرورق دراصل کتاب کا پہلا تعارف ہوتا ہے۔

۱۹۶۰ء کی دہائی میں گو حنیف رامے کی بنائی ہوئیں کتابوں کے سرورق کے نمونے ۱۹۶۳ء تک وقفے وقفے سے منظرِ عام پر آتے رہے مگر اسلم کمال جو ۱۹۶۱ء میں اپنی تخلیقی و فنکارانہ زندگی کا آغاز کتابوں اور سالوں کے سرورق بنانے سے کر چکا تھا اس نے ۲۰۰۰ء تک رسالوں اور کتابوں کے اٹھارہ ہزار سے زائد سرورق جو نیشنل کونسل آف دی آرٹس کے ریکارڈ پر ہیں ڈیزائن کئے۔

اسلم کمال کا مصورانہ فن سرورق سازی ۱۹۶۵ء میں عروج کی بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ اگر ۱۹۶۵ء ہی کو ان کی مصورانہ زندگی کے آغاز کا سال گن لیا جائے تو اس حوالہ سے بھی ۲۰۰۶ء تک اسے مصورانہ خطاطی اور متبرک قرآنی مصورانہ خطاطی کے شعبہ میں اپنی نئی تخلیقات اپنے وضع کردہ جمالیاتی اسلوب ”خطِ کمال“ میں پیش کرتے ہوئے اکتالیس سال کا عرصہ ہو گیا جو مصورانہ خطاطی کی دنیا میں ایک ریکارڈ ہے۔

مصورانہ خطاطی کی پہلی نمائش اور پہلے فنکار

۱۹۷۳ء میں صادقین کی مصورانہ خطاطی کی پہلی نمائش لاہور عجائب گھر میں ہوئی۔ اس طرح فنِ خطاطی کی تاریخ میں منعقد ہونے والی یہ نمائش ”مصورانہ خطاطی“ کا سن پیدائش ۱۹۷۳ء قرار پائی۔

یوں پاکستان میں مصورانہ خطاطی کی داغ بیل پڑی۔ ایک سال بعد یعنی ۱۹۷۴ء میں الحمراء آرٹس کونسل لاہور میں اسلم کمال کی مصورانہ خطاطی کی پہلی نمائش منعقد ہوئی جو ایک ماہ تک جاری رہی۔

یہ پاکستان کی تاریخ میں اس صنفِ نو کی دوسری نمائش ہے۔ اسلم کمال کی مصورانہ خطاطی کے دوسرے نمائش ۱۹۷۵ء میں لاہور میں لاہور آرٹس کونسل نے منعقد کی تھی۔

کی۔ اس نمائش کے ساتھ ہی مصورانہ خطاطی ملک پاکستان میں کئی طور پر روایت بننے کے مرحلہ میں داخل ہو گئی۔

بیرون ملک پہلی نمائش

۱۹۷۵ء میں صادقین نے مصورانہ خطاطی کے یکصد فن پارے تخلیق کر کے اسلامی ممالک لے گئے جن کی نمائش انہوں نے مصر، کویت، سعودیہ اور ملک شام میں کیں۔

بیرون ملک دوسری نمائش

۱۹۷۸ء میں اسلم کمال کی مصورانہ خطاطی کی نمائش جو پینتالیس فن پاروں پر مشتمل تھی۔ پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس نے پہلے اس کی نمائش ایک ہفتہ کے لیے اسلام آباد میں کی اور بعد ازاں اس کو کویت میں پاکستان کی نمائندگی کے لیے روانہ کیا۔ جہاں اسے اہل کویت کے علاوہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے سفیروں اور بڑی تعداد میں فنون لطیفہ سے وابستہ اہل نظر نے دیکھا اور بھرپور انداز میں اپنے تاثرات لکھے۔ اخبارات نے جلی حروف میں پذیرائی بخشی اور مصورانہ خطاطی کے طغریٰ اپنے اخبارات و رسائل میں شائع کئے۔ ۱۹۷۶ء میں وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان نے پہلی بین الاقوامی سیرت کانفرنس کا لاہور میں اہتمام کیا تو اس موقع کی مناسبت سے اسلم کمال کی مصورانہ خطاطی کی نمائش لاہور انٹرکانٹی نینٹل (پرل کانٹی نینٹل) ہوٹل کے وسیع ہال میں منعقد کی۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ حکومتی سطح پر کسی کانفرنس کے ساتھ فنون لطیفہ کی باقاعدہ نمائش کو منسلک کیا گیا۔

مصورانہ خطاطی کے گروپ شوز

۱۹۷۶ء میں پنجاب یونیورسٹی کلچرل سوسائٹی نے نیو کیمپس میں اسلامی مصوری کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز
اہتمام کیا۔ یہ ایک گروپ شو تھا۔ جس میں نمائندہ مصور خطاطوں کے علاوہ کوئیور کی گئے

شعبہ فائن آرٹس (موجودہ کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن) اور نیشنل کالج آف آرٹس کے طلباء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جاوید قریشی چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں ایک پینل آف ججز نے اسلم کمال کو سونے کے تمغہ اور صادقین کو چاندی کے تمغہ سے نوازا۔

۱۹۷۷ء میں پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس اسلام آباد کے زیر اہتمام پہلا گروپ شولیاقت مموریل لائبریری میں منعقد ہوا۔ جس میں مصورانہ خطاطی اور روایتی خطاطی کے دونوں دبستانوں کے فن پارے رکھے گئے۔ اس میں شاکر علی، اسلم کمال، آذر زوبی این و امق، شفیق فاروقی، عبدالواحد نادر القلم اور حافظ یوسف سدیدی نے حصہ لیا۔

مصورانہ خطاطی بطور فن لطیفہ

۱۹۸۰ء میں مصورانہ خطاطی نے اپنے آپ کو کلی طور پر منواتے ہوئے اپنے ہونے اور سر بلند ہونے کا جھنڈا لہرا دیا۔ پاکستان کے بصری فنون میں اسے باقاعدہ شامل کر لیا گیا۔ یعنی سرکاری طور پر اسے دوسرے فنون لطیفہ کے برابر کافن تسلیم کر لیا گیا۔ ۱۹۸۰ء ہی میں بصری فنون کی کل پاکستان نمائش سرکاری طور پر منعقد کی گئی جس میں مصورانہ خطاطی بھی پیش پیش تھی۔

مصورانہ خطاطی کل پاکستان مقابلہ

خطاطی اور مصورانہ خطاطی کے لیے انعامات کے تعین کے لیے بی اے قریشی چیئرمین لاہور میوزیم کی قیادت میں ڈاکٹر اکبر نقوی، جمیلہ زیدی، گل جی، قطب شیخ، عطاشاد، ڈاکٹر سیف الرحمان اور ڈاکٹر ایس کے بٹ پر مشتمل جج صاحبان کا پینل بنایا گیا۔ جس کے متفقہ فیصلے کے مطابق ”تخلیقی خطاطی“ یا مصورانہ خطاطی کے کل پاکستان مقابلہ میں اسلم کمال کو اول سردار محمد کو دوم اور زینہ خورشید کو سوم انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

مصورانہ خطاطی کی پہلی کتاب

انگریزی زبان میں شائع ہوئی۔ اس میں وہ جدید رجحانات کے عنوان سے قلم طراز ہیں:

”پاکستان میں اس رجحان (مصورانہ خطاطی) کے بانی شاکر علی ہیں۔ شاکر علی کے بعد حنیف رامے نے بیڑا اٹھایا تاہم یہ دونوں اپنا شغل جاری نہ رکھ سکے۔ یہ کام صادقین اور اسلم کمال نے کیا۔ ان دونوں نے باقاعدہ دو تحریکوں کی صورت میں اس رجحان کو آگے بڑھایا۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ دونوں ہی اس میدان کے حقیقی راہنما ہیں۔“

مصورانہ خطاطی۔ طائرانہ نظر

بلاشبہ حنیف رامے، اسلم کمال، شاکر علی اور صادقین کا شمار مصورانہ خطاطی کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ ان کے بعد سردار محمد اور آفتاب احمد کی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ مگر اسلم کمال نے ایک لمبائی اور تکنیکی سفر طے کر کے مصورانہ خطاطی جو ایک لمبے عرصہ سے جمود کا شکار چلی آرہی تھی، کو اس جمود سے نجات دلائی۔ خط کو فی اور خط نسخ کے امتزاج سے متکامل ہونے والا اسلم کمال کا یہ منفرد اور انتہائی دلاویز جمالیاتی اسلوب ”خط کمال“ اپنے دامن میں خطاطی کے تمام کلاسیکی محاسن اور جدید مصوری کے تمام نمائندہ رویوں کو ایک فطری اکائی میں ہم آہنگ کر دیتا ہے۔

اسلم کمال نے روشنی اور رنگ کے طلسم میں حروفِ ابجد کو عماراتی ٹمپلس کے ساتھ ہم آہنگ کر کے ایک مابعد الطبیعیاتی تناظر مصوری میں متعارف کرایا ہے۔ گلف نامہ نمبر لکھتا ہے:

”اسلم کمال کی زبردست امیجری اور تخلیقی رسائی فنِ مصوری و خطاطی میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔“

حنیف رامے اور شاکر علی کا ایک لمبے عرصے تک مصورانہ خطاطی کا کام دیکھنے میں نہ آیا۔ اس طرزِ خطاطی یا اسلوبِ مصوری کا جھنڈا گاڑنے والا صادقین ہے۔ ہاں البتہ

صلواتیوں کے لیے اس لیے ان کے لیے سوائے ان کے ہر شے کا سب سے بہتر ہے جنہیں حکومت ہند

پاکستان کی طرف سے ان کی صلاحیتوں کے اعتراف میں پرائیڈ آف پرفارمنس (آرٹ) کا اعزاز دیا گیا۔ اسلم کمال کی ملکی اور غیر ملکی میں نمائشوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔

بلاشبہ اسلم کمال موجودہ دور کے ایک عظیم مصورانہ خطاط ہونے کے علاوہ ایک مصور، ڈیزائنر، تحقیقی لکھاری و دانشور، ادیب و شاعر، سفرنامہ نگار کیری کچر سٹ، ناقد فن کا مسٹ و سبب المطالعہ اور کثیر الجہت فنکار ہیں۔ جن کی مصورانہ خطاطیاں ملک پاکستان اور دیگر ممالک کے سرکاری نیم سرکاری اور پرائیوٹ اداروں میں بڑے اعزاز کے ساتھ آویزاں ہیں۔ اسلم کمال کی کلام اقبال کی مصوری پر مشتمل ایک مستقل آرٹ گیلری کا قیام اسلم کے فن کے اعتراف میں ایوان اقبال لاہور میں وجود پذیر ہو چکا ہے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو اس ملک میں صادقین کے بعد اسلم کمال کو حاصل ہوا ہے۔ ”ایوان اقبال آرٹ گیلری“ کا افتتاح صدر پاکستان نے ۲۰۰۰ء میں فرمایا تھا۔

ناغہ عصر مصور، ادیب، دانشور اور عالمی شہرت یافتہ مصور خطاط جناب اسلم کمال نے اپنی کتاب ”اسلامی خطاطی ایک تعارف“ جو اردو سائنس بورڈ نے پہلی دفعہ ۱۹۹۷ء اور دوسری دفعہ ۲۰۰۵ء میں شائع کی میں رقم طراز ہیں:

”مقام حیرت ہے کہ بہت سارے مصور خطاط ایسے ہیں جن کا تذکرہ نہ تو طارق مسعود کی کتاب ”مرقع خط“ میں ہے جو لاہور میوزیم کی پہلی کیشن ہے اور نہ ہی اس میں اعجاز راہی کی ”تاریخ خطاطی“ کا ذکر ملتا ہے جو پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس کی پہلی کیشن ہے۔ ان میں سے ایک تخلیق کار زوار حسین ہے۔ ان جیسا پڑھا لکھا کثیر الجہت فنکار کبھی کبھی پیدا ہوتا ہے۔ وہ شاعر، ظروف ساز، ڈیزائنر، مصور اور خطاط ہونے کے علاوہ ایک وسیع المطالعہ ناقد فن بھی ہے۔ جن کے مصوری کے بارے میں مضامین قابل ذکر رسالوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔“

کتنے ہی مصور خطاط اپنی انفرادی نمائشوں کا اہتمام آئے دن کرتے رہتے کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہیں۔ بہت سارے ایسے فنکار ہیں جن کے فن پارے اجتماعی نمائشوں اور اخبارات و رسائل میں اہل نظر کو دعوتِ نظارہ دیتے رہتے ہیں۔ ان میں محمود الحسن جعفری، سلیم اللہ صدیقی مرحوم، سید ممتاز حسین، ظہور کاظمی، مقبول احمد، ایوب شہزاد، سیسی یونس، بلال جاوید، جمشید خان، خادم حسین کشش، محمد افضل، عارف قریشی، نور محمد جرال، محمد یوسف اور خاص طور پر سعید بودلہ قابل ذکر ہیں۔

”اسلامی خطاطی ایک تعارف“، ہی میں جناب اسلم کمال نے ۲۰۰۰ء تک کتابوں اور رسالوں کے سرورق کی ڈیزائننگ اور اندرونی تشریحی مصوری کے نمایاں ناموں میں عبدالرحمان، احمد پرویز، انور جمال شمرہ، آذر زوبی، حنیف رامے، جالی، حفیظ رور، اے کریم، یوسف، الیس ڈین، موجود، اسلم کمال، سعید اختر، احمد خان، جمیل نقش، صادقین، آفتاب ظفر، اقبال مہدی، ارشد کمال، حمید ساغر، انیس یعقوب، سعید بودلہ، فاروق اور ریاض کا ذکر بھی کیا ہے۔

پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس کے ریکارڈ کے مطابق اسلم کمال نے ۱۹۶۱ء سے ۲۰۰۰ء تک اٹھارہ ہزار سے زیادہ سرورق تخلیق کئے جو مصوری اور خطاطی کا ملاپ، ایک فطری انداز اور جمالیاتی حسن کا ساتھ لیے ہوئے ہیں۔ جن میں ہر سرورق اپنی منفرد تخلیق کے ساتھ کتاب کے ضخیم موضوع کو ایک چھوٹے اور مختصر سائز میں یوں اجاگر کرتا ہے کہ دیکھنے والا پوری کتاب کے اندر پھیلے ہوئے نفسِ مضمون سے آشنا ہو جاتا ہے۔

مصوّرانہ خطاطی ایک صحافی کی نظر میں

”روزنامہ امروز“ لاہور ”روزنامہ تعمیر“ روالپنڈی نومبر ۱۹۸۰ء میں منصور

قیصر لکھتے ہیں:

”پچھلے دنوں پاکستان نیشنل کونسل آف دی آرٹس کے زیرِ اہتمام خطاطی کا ایک روزہ

مفصل رپورٹ روزنامہ تعمیر اور امروز میں آچکی ہے۔ آج کل راولپنڈی اسلام آباد میں علمی ادبی محفلیں خوب جم رہی ہیں لیکن ان میں گرم باغیں سن سن کر کبھی کبھی کانوں میں خارش کچھ زیادہ ہی ہونے لگتی ہے۔ جس کی وجہ لب و لہجہ کا منفی پن ہے۔ علم و فکر اور ادب و فن کا ہی کیا زندگی کے ہر شعبے میں آگے بڑھنے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کا جذبہ انسان کا فطری جذبہ ہے جو فن کاروں میں ذرا زیادہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک قاتل تقلید مثال اس وقت خطی مصوری یا مصور خطاطی میں دیکھنے میں آرہی ہے۔ اس تصویری خطاطی یا رنگدار خطاطی کی ابتدا حنیف رامے نے یا شا کر علی نے؟ لیکن ان کا ایک لمبے عرصے سے کوئی کام دیکھنے میں نہیں آرہا ہے۔ اس لیے اس طرز خطاطی یا اسلوب مصوری کا جھنڈا گاڑھنے والا صادقین ہے۔ ہاں البتہ صادقین کے بعد اس میدان میں دوسرا بڑا نام بلا شک و شبہ اسلم کمال کا ہے۔ جس محفل میں صادقین کی بات چلتی ہے تو اس کے پیچھے پیچھے اسلم کمال کا ذکر بھی ضرور آتا ہے۔ افسوس ان جو شیلے حضرات پر ہے جو اس طرح کی بحثوں میں صادقین اور اسلم کمال کو ایک دوسرے کا تخلیقی یا فنی حریف ثابت کرنے کی بجائے ان کو ازلی اور ابدی ایک دوسرے کا جانی دشمن ثابت کرنے پر ساری ذہانت خرچ کرتے ہیں۔ یہ حضرات نہ فن کے ہمدرد اور نہ فن کاروں کے بھی خواہ ہیں۔ صادقین اور اسلم کمال کے ایک دوسرے سے یکسر الگ طرز مصوری و خطاطی ہی دراصل وہ تحریکی عوامل ہیں جو اس فن خطاطی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پس پردہ کار فرما ہیں۔ بلاشبہ یہ اسلم کمال کا کارنامہ ہے کہ اس نے صادقین جیسے مصور کی موجودگی میں اور اس کی آسمان سے باتیں کرتی شہرت اور ناموری کے دور میں اپنے آپ کو تیزی سے منوالیا ہے۔ اس کا صادقین کا

مصورانہ سحر تو زردینانی الواقع ایک ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے جس نے دوسرے کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مصوروں اور خطاطوں کی بھی اب اس میدان میں کودنے کی ہمت اور جرات دی ہے۔ وگرنہ صادقین جیسے فنکار کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا دم مارتا نظر نہیں آ رہا تھا۔ صادقین اور اسلم کمال نے خطاطی لگ بھگ آگے پیچھے ہی شروع کی ہوگی۔“

”بلاشبہ صادقین بہت پہلے سے ایک مانا ہوا عالمگیر شہرت کا حامل مصور ہے جبکہ اسلم کمال ابھی ایک ہونہار اور نوآموز مصور و خطاط ہے۔ لیکن کتابوں اور رسالوں کے سرورق تخلیق کرنے میں یقیناً اس کا بھی کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ یہ ایک اتفاق ہے کہ دونوں نے کلام اقبال کی مصوری ایک ساتھ شروع کی اور ایک ساتھ نمائش بھی لاہور میں ہوئی۔ اب ان دونوں کی مصور خطاطی کی ایک تصور صدر پاکستان نے اپنے دورہ امریکہ میں وہاں کے ایک اعلیٰ میوزیم کو تحفہً دی ہے۔ ان اتفاقات سے ان میں ایک دوسرے کے درمیان جو دوڑ کا تاثر ملتا ہے اس کو مثبت رنگ میں دیکھنا چاہیے اور یہ پاکستان کی مصوری کے لیے ایک خوش آئند بات ہے۔ جہاں تک مقام اور مرتبے کا تعلق ہے صادقین صادقین ہے۔ ہو سکتا ہے کل اسلم کمال، اسلم کمال ہو۔“

پاکستان میں مصورانہ خطاطی کے بانی اور راہنما ایک طویل عرصے سے اس فن کی آبیاری کر رہے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

حزیف رائےؒ نے مصورانہ خطاطی کی ۲۵ سال خدمت کی۔

☆ اسلم کمال ماشاء اللہ اس فن کی خدمت ۴۱ سال سے کر رہے ہیں۔

☆ شا کر علی کی اس فن کی خدمت کا عرصہ ۲ سال پر محیط ہے۔

☆ صادقین نے اس فن کو خون جگر سے ۱۸ سال تک سینچا۔

☆ سردار محمد نے اس فن کی ۱۲ سال خدمت کی۔

کتابیات

- ۱۔ اسلامی خطاطی، ایک تعارف، اسلم کمال، ناشر، اردو سائنس بورڈ لاہور۔
- ۲۔ تاریخ خطاطی، اعجاز راہی، ناشر ادارہ ثقافت پاکستان
- ۳۔ فیروز اللغات، مرتبہ الحاج مولوی فیروز الدین
- ۴۔ قرآن و سنت۔ چند مباحث، پروفیسر حافظ احمد یار، ناشر۔ ڈاکٹر جمیلہ شوکت، ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی
- ۵۔ حصن حصین، مولانا محمد ادریس
- ۶۔ مجموعہ وظائف، ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی
- ۷۔ اسلامک کیلی گرافی، وائی۔ ایچ۔ صفدی
- ۸۔ اسلامک کیلی گرافی، پروفیسر این میری شمل
- ۹۔ اسلامک کیلی گرافی، سیف الرحمن ڈار
- ۱۰۔ ن والقلم، آفتاب احمد
- ۱۱۔ میگزین، امریکن آرٹسٹ، جون ۱۹۸۸ء
- ۱۲۔ مصورانہ خطاطی، اسلم کمال، ’’راوی‘‘ میگزین ۲۰۰۵ء جی سی یونیورسٹی لاہور۔

رسم الخطوط مرصع

الاسماء الحسنیٰ کی مصورانہ تخلیق میں مؤلف نے درج ذیل خطوط استعمال کیے ہیں:

نمبر شمار	رسم الخطوط	نمبر شمار	رسم الخطوط
۱۔	خط جزم (ترمیم شدہ)	۲۔	خط حیری
۳۔	خط کونی	۴۔	خط کونی مرصع
۵۔	خط اقلیدسی کونی	۶۔	خط بولڈ ویسٹرن کونی
۷۔	خط ثلث (ابن مقلہ)	۸۔	خط نسخ (ابن مقلہ)
۹۔	خط متفق (ابن مقلہ)	۱۰۔	خط ریحانی (ابن مقلہ)
۱۱۔	خط توقعی جدید (ابن مقلہ)	۱۲۔	خط رقعا جدید (ابن مقلہ)
۱۳۔	خط نستعلیق	۱۴۔	خط شکستہ
۱۵۔	خط مغربی بولڈ	۱۶۔	خط ماڈرن مغربی فاسی
۱۷۔	خط مغربی سوڈانی	۱۸۔	خط مغربی اندلسین
۱۹۔	خط مغربی قیروانی	۲۰۔	خط مشق
۲۱۔	خط طغرا	۲۲۔	خط دیوانی
۲۳۔	خط غبار	۲۴۔	خط گلزار (شکستہ)
۲۵۔	خط طومار	۲۶۔	خط بہار
۲۷۔	خط سنی	۲۸۔	خط مائیل (ترمیم شدہ)
۲۹۔	خط معکوس	۳۰۔	خط سنبلی و حرف النار

خط زلفِ عروس	۳۱۔	خط جلیل	۳۲۔
خط نصف	۳۳۔	خط ناخن	۳۴۔
خط بابری	۳۵۔	خط ماہی	۳۶۔
خط شفیعہ	۳۷۔	خط سکنیر کوئی مرصع (جالی کوئی)	۳۸۔
خط جبل (شکستہ)	۳۹۔	خط بودلہ مشترکہ	۴۰۔
خط دیوانی ترمیم شدہ	۴۱۔	خط کوئی جدید	۴۲۔
خط کوئی ترمیم شدہ	۴۳۔	خط نیم کوئی جدید	۴۴۔
خط کوئی مرصع جدید	۴۵۔	خط کوئی مرصع ترمیم شدہ	۴۶۔
خط ثلث جدید	۴۷۔	خط ثلث ترمیم شدہ	۴۸۔
خط لارج ثلث ترمیم شدہ	۴۹۔	خط ثلث مملوک	۵۰۔
خط ثلث مملوک ترمیم شدہ	۵۱۔	خط نسخی قدیم ترمیم شدہ	۵۲۔
خط نسخی ترمیم شدہ	۵۳۔	خط مرصع انڈین نسخی قدیم	۵۴۔
خط محقق قدیم	۵۵۔	خط لارج محقق جدید	۵۶۔
خط محقق لارج	۵۷۔	خط شکستہ جدید	۵۸۔
خط شکستہ ترمیم شدہ	۵۹۔	خط شکستہ ماڈرن	۶۰۔
خط شکستہ موڈی فائی	۶۱۔	خط ریحانی ترمیم شدہ	۶۲۔
خط توقعی ترمیم شدہ	۶۳۔		

رسم الخطوط - تاريخ وتعريف

۱۔ خطِ جزم (ترمیم شدہ)

جزم کے لغوی معنی پکا، مضبوط، اٹل اور ساکن کرنا کے ہیں طلوع اسلام سے قبل عرب اقوام فن خطاطی سے واقفیت رکھتی تھیں رسول پاک ﷺ کے دور میں جو تحریر سامنے آئی وہ غیر منقوٹ وغیر اعرانی تھی۔

ایک روایت کے مطابق خط عربی، حضرت اسماعیل نے ایجاد کیا، نبطی قوم حضرت اسماعیل کی اولاد کی نسلی توسیع ہے۔ حضرت اسماعیل کے صاحبزادے نیابت تھے اور نیابوط نیابت کا بیٹا تھا۔ جن کے نام پر نبطی قوم کی بنیاد پڑی۔ یہ قوم نیم خانہ بدوش اور نیم تاجر تھے۔ جنہوں نے نبطی خط ایجاد کیا۔

عربی خط، نبطی خط سے ماخوذ ہے جس سے دو خط منسوب ہیں، حیرہ اور انبار جن کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ مقامی رنگ کی آمیزش اور علاقوں و قوموں کی مناسبت سے ان ہی خطوط کے نام مختلف ہوتے چلے گئے۔

عربی رسم الخط دوسری صدی عیسوی میں رواج پا چکا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عربی خط کی بالیدگی ہوتی رہی۔ خط عربی کو سنوارنے میں قیر ابن سیرز نے بڑا کام کیا۔ جسے بعد ازاں خط قیرموز کہا جانے لگا۔ وحی کے آغاز پر خط حیری خط انبار اور خط جزم و کوئی جنہیں ہم موروثی خطوط بھی کہہ سکتے ہیں مستعمل تھے۔ بشر بن عبد الملک اور اُس کے خسر حرب ابن اُمیہ نے خط جزم خلفائے راشدین اور دیگر صحابہؓ کو سکھایا۔

خطِ جزم کو ایک متبرک خط کی حیثیت حاصل رہی۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز www.KitaboSunnat.com کے تحت اس خط کی کاپیاں مفت میں لکھوائی ہیں۔

یہی خط کوفہ شہر میں بالیدگی حاصل کرنے پر خط کوفی قدیم و خط حیرہ و خط حمیرہ اور خط انبار کہلایا۔ خط جزم سخت اور تیکھا خط تھا جس کی امتیازی خاصیت اس کے مساوی اور برابر حصص میں تھی۔ یہ خط آج کے خط کوفی سے ذرا مختلف غیر اعرابی اور غیر منقوط تھا۔ اس خط نے ترقی کے تمام مراحل طے کئے۔ لیکن سترہ ہجری میں کوفہ شہر کے بسائے جانے کے بعد خط جزم خط کوفی کی بالیدگی سے متاثر ہوا اور رفتہ رفتہ اس کی حیثیت کم ہوتی چلی گئی۔

۲۔ خط حیری

خط نبطی، خط حیری یا حمیری خط انبار، خط جزم اور خط کوفی قدیم کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ ثقافت حیرہ بہت ترقی پسند ثقافت کی امین تھی۔ پانچویں صدی عیسوی میں عرب قبائل نے علاقہ حیرہ اور انبار میں سکونت اختیار کی جن میں خوب خطاطی کی ترویج ہوئی۔

جسے ہم شمالی عربی رسم الخط کہتے ہیں یہی علاقہ حیرہ کی مناسبت سے خط حیری کہلایا۔ جو کوفی قدیم اور دیگر خطوط کا جد امجد ہے۔ اس خط کو خط جزم کی طرح بشر بن عبد الملک اور اس کے خسر حرب ابن اُمیہ نے مکہ میں متعارف کرایا اور قریش کے امراء اس کے شاگرد ہوئے۔ اس خط کو اسلام کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ ترقی کی وہ منزلیں نصیب ہوئیں کہ تاریخ خطاطی کا سب سے مقبول خط بن گیا اور اسلامی قلمرو کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی وسعت اختیار کرتا چلا گیا۔

اس کا جد امجد بھی خط نبطی ہے جسے شمالی عربی خط کا نام ہی دیا گیا۔ نبطی خط علاقہ حیرہ میں آنے کے بعد یمن اور کوفہ پہنچا تو اس میں خوبصورتی اور ایک مہذب قوم کے اوصاف آچکے تھے۔ یہی خط حیری بعد ازاں خط کوفی کہلایا۔

حجاز میں پہنچنے تک خط حیری غیر منقوط و غیر اعرابی تھا وقت گزرنے پر یہ خط بھی خط کوفی کی بالیدگی سے متاثر ہوا اور رفتہ رفتہ اس کی ترویج میں کمی ہوتی گئی حتیٰ کہ یہ متروک

۳۔ خطِ کوفی

خط کوفی یا طرزِ کوفی صدیوں کے ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے۔ عربی رسم الخطِ مبیطیوں سے ماخوذ ہے جس کی پیدائش سرزمینِ حیرہ اور انبار ہے جو دو قریب قریب مقام تھے۔ کوفہ شہر ان دونوں شہروں کے قریب سترہ ہجری میں بسایا گیا۔ خطِ کوفی کا نام دوسری صدی ہجری میں ابن ندیم نے سب سے پہلے استعمال کیا۔ اسلام کی آمد سے قبل یہ خط، خطِ عربی کہلاتا تھا اور علاقوں کی نسبت سے اس کا نام طلوع اسلام کے بعد سامنے آیا۔ ایک روایت ہے کہ خطِ کوفی تقریباً اسی شکل میں حضرت آدم سے ہم تک پہنچا۔ حیرہ و انبار سے جاری ہونے والے اس خط کو خطِ کوفی اس لیے نام دیا گیا کہ جب یہ خط پختہ اور معروف ہوا تو اس وقت کوفہ علمی و ادبی مرکز بن چکا تھا اور اس کے مقابلہ میں انبار اور حیرہ چھوٹے اور غیر معروف شہر تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام کی آمد پر جو خط پہلے پہل استعمال میں لایا گیا وہ خطِ حیرہ یا انبار ہی تھا جو اس خطِ کوفی سے ذرا مختلف تھا جو دوسری صدی ہجری میں رائج نظر آتا ہے۔

جس خط کو ہم خطِ کوفی قدیم کہتے ہیں وہ نہ تو منقوٹ تھا اور نہ ہی اس میں اصلاح ہوئی تھی ابھی اس کا الف ٹیڑھا اور پیچھے کی طرف مڑا ہوا تھا۔ ابتدائے اسلام کے سارے مکاتیب و فرامین رسول اسی خط میں نظر آتے ہیں۔ خطِ حیری، خطِ انبار اور خطِ جزم ہی کی ترقی پسند شکل خطِ کوفی ہے۔ یہ طے کرنا مشکل ہے کہ اس کا پہلا کاتب کون ہے۔ بہر کیف علاقہ انبار کے ایک شخص مورامیر بن مراسہ نے یہ فن ایجاد کیا جو تقریباً اس خط کا پہلا خطاط ہے۔ وہ انبار سے حیرہ آباد ہوا اور وہاں ابوسفیان کے باپ حرب بن امیہ کو یہ فن سکھایا اور بعد ازاں اسے مکہ میں آکر رواج دیا۔ حرب بن امیہ اور اس کے داماد بشر بن عبد الملک نے مکہ کے قریش و امراء کو یہ خط سکھایا۔ اُن کے علاوہ بشر بن عبد الملک سے یہ فن سیکھنے والے ابتدائی ناموں میں حضرت علی بن ابی طالب حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عثمان بن

۴۔ خطِ کوفیِ مرصع

۲۵ ہجری میں قرآن کی تدوین ثانی بعہد عثمانی اور خطِ کوفی میں کتابت آغاز پا جانے کے بعد دیر تک قرآنی کتابت اسی خط میں بغیر کسی بڑی تبدیلی کے جاری رہی۔ حروف بدستور نقطوں اور اعراب سے محروم تھے۔ حضرت علیؑ پہلے مجتہد نظر آتے ہیں جنہوں نے اپنے ایک شاگرد اور اُس وقت کے ماہر لسانیات و خطاط ظالم بن عمر بن سفیان تابعی ابو الاسود الدؤلی کو زبان و تحریر اور خط کی اصلاح پر مامور کیا تو انہوں نے رسم الخط میں اصلاح کر کے قرآن شریف میں اعراب لگائے اور خط کی سجاوٹ اور تزئین بھی کی۔

فنِ خطاطی کو قرآن حکیم نے عروج تک لے جانے کے لیے بنیادی کردار ادا کیا۔ خطِ کوفی کی تاریخ صدیوں تک پھیلی ہوئی ہے جو مذہبی خطاطی سے نکل کر آرائشی خطاطی کا روپ اختیار کر رہی تھی۔ خطِ کوفی کی نوک پلک میں اتنی خوبصورتی اور جاذبیت پیدا کر دی گئی ہے کہ اسے خطِ کوفیِ مرصع کا نام دیا گیا۔ اس کا مصورانہ روپ اس حد تک مقبول ہوا کہ بعض غیر مسلم بادشاہوں نے مساجد سے شوقیہ اس کی کاپی کروا کر اپنے محلات میں کندہ کروایا۔ خطِ کوفیِ مرصع کو اتنی بالیدگی ملی کہ یہ خط تعمیراتی مراحل میں مستعمل ہوا۔ دورِ فاطمیہ، عہدِ سلاطینہ اور غزنوی حکومت میں یہ خط عروج پر تھا اور اس میں نئے تجربات اور آرائشی تبدیلیاں کی گئیں۔

خطاطی میں تناسب اور توازن ابنِ مقلہ نے چوتھی صدی ہجری میں وضع کیے مگر نویں صدی عیسوی کے آخر اور دسویں صدی کے آغاز میں اس کے توازن و تناسب کے ساتھ جیومیٹرک انداز جھلکنے لگا جسے کوفیِ مرصع کہا جانے لگا۔ خطِ کوفی جس نے مسلمانوں میں قرآنی خطاطی سے آغاز کیا اور تین چار صدیوں تک استعمال میں رہا۔ وہیں اس عرصہ میں اس خط میں اتنی بالیدگی اور آرائش آگئی کہ جس نے مسلمانوں کے ذوقِ مصوری کی

کے زوال کی طرف رواں گئی بھی کہہ سکتے ہیں۔

۵۔ خطِ اقلیدسی کوئی

مسلم اقوام انسانی تصاویر کو حرام جانتے ہوئے پہلے پہل اس فن سے دور رہیں۔ اس لیے انہوں نے اپنا سارا ذوق و شوق فنِ خطاطی کے نئے تجربات اور آرائش و زیبائش میں صرف کر دیا۔ کوئی مرصع میں عروج و کمال حاصل کرنے کے بعد اس میں جیومیٹرک انداز تو پہلے ہی جھلکنے لگے تھے مگر ابھی تک اس مرصع خط کو بھی تشنہ خیال سمجھا جانے لگا تو یونانی حکیم و فلسفہ دان اقلیدس نے کلیدِ ہندسہ، خواصِ ہندسہ اور جیومیٹرک شکل اشکال اور اس کے اصول و ضوابط وضع کئے۔ یہی جیومیٹرک شکل اشکال جب خطاطی میں مستعمل ہوئیں تو اس سے ایک نیا رسم الخط ایجاد ہوا جسے زیادہ تر خطِ کوئی مرصع میں شامل کر کے حکیم صاحب کے نام کے ساتھ اقلیدسی کوئی کہا گیا جس میں جیومیٹرکل پیچ و خم اور زاویے نمایاں ہیں۔

۶۔ خطِ بولڈ ویسٹرن کوئی

خطِ ویسٹرن کوئی جسے مغربی خط کا نام دیا جاتا ہے۔ اس خط کو سب سے پہلے دسویں صدی عیسوی میں قیروان کے علاقہ میں پذیرائی ملی۔ خطِ کوئی کی تاریخ صدیوں پہ محیط ہے۔ یہ کوئی خط اسلامی حکومت کے بڑھنے پر مقامی اثرات اور تجربات اپنے اندر سمو چلا گیا۔

علاقہ قیروان جسے آج کے دور میں تیونس کہتے ہیں اس کی جائے ولادت قرار پائی۔ براعظمِ افریقہ جہاں مسلمان اقوام مختلف ادوار میں آباد ہوئیں تو انہوں نے قرآنی خطاطی میں دل پذیر تبدیلیاں کیں خطِ کوئی کے علاوہ کوئی اور خط وہاں کم ہی رائج تھا اس لیے انہوں نے اس کا نام خطِ مغربی کوئی رکھا جو خطِ کوئی کی ایک مرصع اور خوبصورت شکل ہے۔

رقعا اور خط توقعی تھے، یہ تمام خطوط رواں خطوط کہلائے۔

سیاست میں ملوث ہونے کے سبب اُس کا دایاں ہاتھ کاٹا گیا تو وہ بائیں ہاتھ سے لکھنے لگا۔ بایاں ہاتھ کٹنے پر ابنِ مقلہ نے دائیں ہاتھ کے مُنڈ پر قلم باندھ کر لکھنا شروع کیا۔ اس کی کٹے ہاتھوں کی خطاطی اور اسالیب میں بھی بلا کی مہارت تھی۔

ایک روایت ہے کہ وہ اپنے پاؤں کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی میں قلم دبا کر بھی ویسا ہی لکھتا تھا جیسے درست دائیں ہاتھ کی لکھائی ہو۔ اس کے تمام چھ کے چھ خطوط خوبصورت اور مکمل طور پر متناسب تھے۔

ابنِ مقلہ نے خطاطی کے اصول و ضوابط بھی وضع کئے جن کو قُط کہتے ہیں اور حروفِ حجازی کی ترتیب بھی کی جو آواز اور اشکال کے لحاظ سے یکجا اور ہم آہنگ کئے گئے۔

سب سے پہلے جو خط ترتیب دیا گیا وہ یہی خطِ ثلث ہے۔ اس خط کی نوک پلک یا قوت المستعصمی نے بھی درست کی۔ یہ خط ساتویں صدی عیسوی میں ظہور پذیر ہوا مگر کچھ خامیاں رہ جانے پر مقبول نہ ہو سکا بعد ازاں نویں صدی عیسوی میں ابنِ مقلہ نے باقی پانچ خطوط کے ساتھ اس کی تجدید اور اصلاح کی۔

ثلث اپنے نام کی مناسبت ایک تہائی سے رکھتا ہے۔ اُس وقت کے رائج خطوط کے الفاظ سے اس کے خطوط و خد و خال ایک تہائی تھے۔

خطِ ثلث قرآنی خطاطی کے لیے بھی مستعمل ہوا مگر زیادہ تر خطاط اس خط کو سورۃ کے عنوان (نام) اور آرائشِ الفاظ کے لیے استعمال کرتے تھے۔

ابنِ مقلہ کے ان خطوط کو القلم الہیہ اور شش قلم بھی کہا جاتا ہے۔ ابنِ مقلہ کے والد بھی ایک ماہر خطاط اور صاحبِ علم شخص تھے۔

ابنِ مقلہ کی پیدائش 272 ہجری اور چھ خطوط کی ایجاد 310 ہجری ہے، یوں

ممتاز کر دیا۔ 328 ہجری میں بغداد کے ایک تنگ مکان میں اُسے ہمیشہ کی نیند سلا دیا گیا۔ اُس کے خطوط نے خطِ کوفی کی پانچ صدیوں پر محیط اجارہ داری ختم کر دی اب دس صدیوں سے زائد عرصہ ہوا اس کے وضع کردہ خطوط میں سے کئی خط عربی کی حیثیت سے جاری و ساری ہیں۔

۸۔ خطِ نسخ

خطِ نسخ ابنِ مقلہ کے خطوط میں نہایت اہم خط ہے۔ مگر اس سے پہلے قطبۃ المحرر جو نبی امیہ کے آخری دور کا ایک مشہور خطاط تھا اس نے سب سے پہلے خطِ کوفی میں کچھ ایسی تبدیلیاں کیں جنہیں خطِ نسخ کی ایجاد کا پیش خیمہ کہا جاسکتا ہے۔

ابتدائی عباسی دور میں دو چوٹی کے خطاط ضحاک بن عجلان اور اسحاق بن حماد تھے۔ ان کے زمانے تک عربی خط کی بارہ کے قریب اقلام وجود میں آگئی تھیں مگر مجموعی طور پر سب خطوط میں خطِ کوفی کا اُسلوب ہی غالب رہا۔

اسحاق کے بے شمار شاگرد تھے۔ ان میں دو مشہور بھائی ابراہیم الشجری اور یوسف الشجری تھے۔ یوسف مامون الرشید کے وزیر کا کاتب تھا۔ اس کے بھائی ابراہیم الشجری کے شاگردوں میں ایک شاگرد ابراہیم عرف الاحوال المحرر تھا جو اپنے زمانے کا امام فنِ شمار ہوتا تھا۔ اس نے کئی اسالیب اور طرزِ خطاطی ایجاد کیں۔

اس ابراہیم الاحوال المحرر کے تلامذہ میں سے ابوعلی محمد بن علی بن الحسین بن محمد بن مقلہ تھا۔ جسے بجا طور پر خطِ نسخ کا بانی کہا جاتا ہے۔ یہی ابنِ مقلہ شش قلم یا القلم الستہ کا موجد بنا۔ اسلامی خطاطی کی تاریخ میں ابنِ مقلہ پہلا شخص ہے جس کا نام حُسنِ خط کے لیے آئندہ نسلوں میں ضرب المثل کے طور پر لیا جانے لگا۔ اس کے زمانے میں خطِ کوفی کو 1:11 کی نسبت رائج تھی۔ مگر اس نے تجربات سے ہر خط کی مختلف نسبتیں وضع کیں ابنِ مقلہ کے فنی

کتاب ترجمہ و تفسیر منہ النہی نبیست و ان اردو تفسیر منہ النہی کل خطا کو صول و قلم وضع کئے

جسے اب ہم خطِ نسخ کہتے ہیں جس نے اسلامی خطاطی میں نشاۃ ثانیہ کا آغاز کیا۔
خطِ نسخ ایک طرح سے اوائل اسلام میں رائج عوامی خطِ تدوین یا عام حجازی خط ہی
کی ایک ترقی یافتہ صورت تھی۔ ابنِ مقلہ کی وفات کے ایک سو سال بعد ہی یہ خطِ صوری
جمال اور فنی کمال کی معراج پر پہنچ گیا۔

کوئی شخص جب تک خطِ نسخ اور خطِ ثلث کا ماہر نہ ہوتا خطاط نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس
خط کی سب سے بڑی فتح یہ تھی کہ بہت جلد اس نے کتابتِ مصاحف کے لیے خطِ کوفی کی جگہ
لے لی۔

مصاحف اور کتبِ دیدیہ کے لیے خطِ نسخ اور آرائشی اغراض کے لیے خطِ ثلث کا
رواج عام ہو گیا ابنِ مقلہ نے پہلے خطِ نسخ کا نام خطِ بدیع رکھا تھا مگر کتابتِ مصاحف کی وجہ
سے اس کا نام نسخ مشہور ہوا۔ گزشتہ ایک ہزار سال سے خطِ نسخ کو ہی عالم اسلام کے کامل
ترین خط کا درجہ حاصل ہے اور صرف یہی وہ رسم الخط ہے جو مشرق اور مغرب میں ہر جگہ
یکساں متعارف ہے۔

۹۔ خطِ محقق

القلم المستہ شش قلم خطوط میں جو ابنِ مقلہ بیضاوی کی ایجاد ہیں خطِ محقق بھی بہت
خوبصورتی اور اہمیت رکھنے والا اسلوب ہے۔ یہ خط اپنے نام کی طرح بہت تحقیق و فلسفہ اور
حکمت والا ہے۔ اس کے خطوط خطِ کوفی کی بہ نسبت کم زوایہ دار ہوتے ہیں اس کی خطاطی
میں ہلکا سا خلا بھی رکھا جاتا ہے مگر الفاظ کا ایک دوسرے سے رابطہ اور ہم آہنگی و تسلسل قائم
رہتا ہے۔

یہ خط مامون الرشید کے دورِ بغداد میں بہت مقبول ہوا۔ خطِ نسخ کی طرح خطِ محقق
بھی قرآن پاک کی کتابت کے لیے رائج رہا۔ ابنِ مقلہ کے تمام چھ خطوط اپنی الگ پہچان

و شناخت اور وقعت کے حامل تھے۔ اب خطِ نسخ بھی گولائوں اور الفاظ کی افقیست کو بہت مرکز

اجاگر کیا جاتا ہے۔

ابن البواب نے ابن مقلہ بیضاوی کے بعد اس کے قطوں کو مزید حسن بخشا جس سے اس خط کے حسن و نفاست کا چرچا دور دور تک ہوا۔

مختلف اوقات میں اس خط کا پھیلاؤ اور ترویج اصفہان، شام، شیراز، مصر، بغداد اور دیگر اسلامی علاقوں تک ہوئی جہاں ماہر ترین خطاطوں نے اس خط میں کتابت قرآن نہایت مہارت اور خوبصورت انداز میں کی۔ یورپ اور دنیا کی چند مشہور آرٹ گیلریز میں اس خط کے قلمی نسخے موجود ہیں۔

۱۰۔ خطِ ریحانی

ابن مقلہ کے وضع و ایجاد کردہ شش قلم خطوط میں خطِ ریحانی کی خصوصیات خطِ ثلث خطِ نسخ اور خطِ محقق سے مشابہت رکھتی تھیں۔ یہ خط اپنے نام کی طرح نفیس اور خوشبو پھیلاتا ہوا وسعت و خوبصورتی کا حامل ہے۔ یہ خط نویں صدی عیسوی میں پرواں چڑھا۔ دیگر نئے خطوط کی طرح یہ بھی نفاست کا امین ہے اس کی گولائیاں خطِ محقق سے مماثلت رکھتی ہیں۔ اس کی لکھائی میں نفاست و عمدگی اور خوبصورتی کا خیال بہت زیادہ رکھا گیا۔

اس خط میں عبداللہ ابن محمد ہمدانی نے الخاند سلطان الجیتو کے لیے 1313ء میں قرآن پاک بھی لکھا۔ عظیم بغدادی مقصور و خطاط یا قوت مستعصمی نے 1286ء میں خطِ ریحانی مس قرآن پاک کی کتابت بہت خوبصورت انداز میں کی جو اپنی نظیر آپ تھا۔ مملوک بادشاہوں نے بھی اس خط کی سرپرستی و حوصلہ افزائی چودھویں صدی عیسوی میں کی جو مصر میں تخت نشین رہے۔

1433 عیسوی میں تیموری بادشاہ شاہ رخ نے ہرات و پرشیا (Persia) میں

۱۱۔ خطِ توقعی (جدید)

ابنِ مقلہ ہی کے ترمیم و تجدید اور ایجاد کردہ خطوط میں خطِ توقعی اور رِقعاً آتے ہیں۔ ان دونوں خطوط کا تعلق آپس میں کافی مناسبت رکھنے پر بہن بھائیوں جیسا ہے۔ یہ دونوں خطِ ثلث سے جاملتے ہیں۔ نویں صدی عیسوی میں اسے بہت پذیرائی ملی۔ عباسی بادشاہوں نے خطِ توقعی کو شاہی خط قرار دیا۔ کیونکہ وہ اُسے اپنے نام اور سرنامے لکھنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔

یہ خطِ رِقعاً کی بہ نسبت بہت زیادہ افقی تھا جس کے الفاظ ایک دوسرے سے مربوط مگر ان میں اچھا خاص خلا بھی تھا۔

خطِ توقعی کو جب ذرا موٹے قط میں لکھتے تو یہ ثلث میں گڈبڈ ہو جاتا تھا۔ خطِ توقعی دورِ عثمانیہ کے خطاطوں میں بہت مقبول تھا۔ اس کے الف نیچے آتے ہوئے بائیں طرف خم کھاتے ہوئے چلے جاتے تھے آج کے دور کے خطاط و فن کار اس کے حُسن کو مزید اجاگر کرنے کے لیے تھوڑی جدت کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ اس کی وقعت مزید بڑھ جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ خطِ رِقعاً (جدید)

اس خط کو خطِ رِقعاً کے علاوہ خطِ رقعہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا موجب بھی ابنِ مقلہ ہی تھا۔ یہ خط اپنے نام کی مناسبت سے بہت چھوٹی تقطیع میں پیش کیا گیا۔ کیونکہ اس خط میں پیغام رسائی بھی کی جاتی تھی۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ خطِ توقعی اور خطِ رِقعاً آپس میں تعلق بہن بھائیوں جیسا ہے۔ وہ اس لیے کہ دونوں خطوط کا منبع خطِ ثلث ہی ہے۔

خطِ رِقعاً میں اس کی گولائیاں قدرے بڑھادی گئیں مگر اس کے الفاظ کے تنے چھوٹے اور افقی رکھے گئے۔

استعمال ہوتا ہے۔

گوکہ خطِ رقبہ پیغامات اور دستِ تحریر کے لیے موجود عرب ممالک میں ایک مکمل خط گردانا جاتا ہے تاہم اس کے حسن میں مزید نکھار اور پیچ و خم میں جدت پیدا کرنے کے لیے راقم الحروف نے مزید چاشنی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس سے اس خط کی ہیئت میں کوئی فرق نہیں پڑا مگر خوبصورتی آگئی۔

۱۳۔ خطِ نستعلیق

سولہویں صدی عیسوی کے دوران ایرانی مقصور و خطاط ایک فاضل شاعر و مفسر اور حافظ قرآن خواجہ میر علی تبریزی نے خطِ تعلیق اور خطِ نسخ کی خوبیوں کو یکجا کر کے خطِ نستعلیق ایجاد کیا۔ مگر جلد ہی اس کا نام ثقیل ہونے کے سبب خ حذف کر کے خطِ نستعلیق رکھا گیا۔

نسخ اور تعلیق کی نسبت خطِ نستعلیق میں مزید نرمابٹ اور نفاست پیدا کر دی گئی جس سے اس کے صورتی حسن میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا۔

اس خط سے پہلے خطِ تعلیق اور نسخ اپنی جولانیاں دکھا رہے تھے مگر خطِ تعلیق (جسے لکھتا ہوا خط بھی کہا جاتا تھا) کسی قدر پیچیدہ خط تھا جسے تبدیل و تجدید کر کے دونوں خطوط کی آمیزش سے خطِ نستعلیق ظہور میں آیا۔

اس ضمن میں ایک روایت ہے کہ میر علی صاحب کو حضرت علیؑ نے خواب میں بشارت دی کہ ایک خاص پرندے کا مطالعہ کرو اور اس کے پروں کی شکل کے حروف ترتیب دیکر خطِ نسخ اور تعلیق کے باہمی اشتراک سے ایک نیا خاص خط تشکیل دو۔

چنانچہ خواجہ میر علی تبریزی نے مسلسل تجربات اور اپنی ذہنی استعداد سے خطِ نستعلیق ایجاد کیا یہ خط فارسی کے مزاج سے زیادہ قریب ہونے کے باعث اپنی ایجاد کے فوراً بعد

اس کی عظمت کو مزید چار چار چاند لگا دیئے۔

یہ خط جلد ہی مقبول ہوا مگر عربی کتابت میں رواج نہ پاسکا کیونکہ اس خط کا مزاج عربی زبان کے موافق نہ تھا۔

تیموری دور میں شہزادے اور شہزادیاں اس خط میں ماہر تھیں۔

حضور دور میں بھی اس خط کو بہت عروج ملا۔

ایرانی خطاط میر عماد نے اس خط میں بہت زیادہ شہرت حاصل کی۔ ترکی، ہند اور عرب تک اس کے نام کے چرچے تھے۔ جوشاہ عباس صفوی کے دربار سے وابستہ تھے۔ شاہ عباس نے میر کو شاہنامہ فردوسی خط نستعلیق میں تحریر کرنے کا حکم دیا۔

شاہ کے دور ہی میں میر عماد کو تریسٹھ سال کی عمر میں قتل کر دیا گیا۔ میر عماد کے متعلق مشہور ہے کہ جس دن قلمیں تراشنا اُس دن کتابت نہ کرنا اُس کے خیال کے مطابق قلمیں تراشنے میں انگلیوں کو توانائی ضائع ہوتی ہے میر عماد کے قتل کے بعد اُس کے تمام عزیز واقارب بیٹا بیٹی اور داماد ملک بدر کر دیئے گئے وہ تباہ حال لاہور سے ہوتے ہوئے آگرہ پہنچے جہاں شاہ جہاں نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور اپنے دربار میں جگہ دی۔ یہ تمام پائے کے خطاط اور خط نستعلیق کے ماہر تھے۔ بادشاہ نے انہیں داراشکوہ کا استاد مقرر کیا۔ میر کا بھانجا آغا دلیلی بھی دویر شاہ جہانی میں اٹھ آیا اور شاہی خطاط مقرر ہوا۔ داراشکوہ کا یہی استاد تھا۔ آغا دلیلی اتنا ماہر تھا کہ میر عماد اور آغا کی وصلیوں کی پہچان مشکل ہو گئی۔

سولہویں اور سترھویں صدی عیسوی اس کے عروج کا زمانہ ہے عربی رسم الخطوط کے بعد ایرانی خط میں نستعلیق ایک خوبصورت ترین اضافہ ہے۔ فارسی کی لکھائی کے بعد اردو رسم الخط بھی اسی خط میں لکھا جاتا ہے۔

۱۴۔ خط شکستہ

کتاب و سلیبی کا دوہا کی طبعی شکل کا اصل نام شکستہ آئین تھا۔ خط نستعلیق اور خط شکستہ

اندلس میں اس خط کو بہت پذیرائی ملی اس خط کو بھرپور انداز اور قلم جلی میں لکھنے جانے پر خط مغربی بولد (Bold) کہا گیا۔

۱۶۔ خط ماڈرن مغربی فاسی

مختلف ادوار میں فن خطاطی اپنے اندر بے شمار تجربات اور جدت سموتا چلا گیا۔ جہاں کوئی خط کسی علاقہ میں پہنچا اُس کے لکھنے والے پیدا ہوئے لوکل اثرات نے ہر خط کو متاثر کیا۔ جب خط کوئی علاقہ قیروان بر اعظم افریقہ پہنچا تو اسلامی قلمرو کا یہ علاقہ مغرب میں واقع ہونے کے سبب یہاں رائج اور تجدید شدہ خط، خط مغربی کہلایا۔ یہ خط اپنے اپنے علاقے کی مناسبت سے چار مختلف اشکال میں بٹ گیا۔ جنہیں خط مغربی فاسی، خط مغربی سوڈانی، خط مغربی اندلس اور خط مغربی قیروانی کا نام دیا گیا۔

خط مغربی کا فاسی اشکال عموماً درمیانے سائز کی جھلکی پہ لکھا جاتا تھا۔ جو اکثر مستطیل شکل میں ہوتی تھی۔ یہ خط عام طور پر اشارات کو واضح کرتا کہ اس کی بناوٹ اور شکل خط نسخ سے تقریباً جالمتی اس کے اوپر کو جاتے ہوئے اسٹروک بہت ہلکے ہوتے۔ مگر جب قرآن پاک کی خطاطی اس خط میں کی جاتی تو اس کی تاریخی حیثیت کا بہت زیادہ خیال رکھا جاتا جو بھرپور روزنی اور صوتی اہمیت کا حامل بے حد محتاط طریقہ سے عمل میں لائی جاتی۔ اس کے خطوط نہ کہ صرف چھوٹے ہوتے بلکہ باقاعدہ ایک شکل و بناوٹ واضح کرتے تھے۔ اس کے الفاظ آپس میں مربوط اور ہم آہنگی کو واضح کرتے ہوئے خوبصورت انداز پیش کرتے تھے۔

۱۷۔ خط مغربی سوڈانی

خط مغربی فاسی اور خط مغربی اندلسی جب سترھویں صدی عیسوی کے آغاز میں ایک دوسرے کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے ایک ہو گئے تو فاسی اور اندلسی میں تمیز کرنا مشکل ہو گیا۔ کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

شمال مغربی افریقہ میں یہ دعویٰ شروع ہو گیا کہ صرف خط مغربی سوڈانی ہی ایک ایسا خط ہے جو اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ کیونکہ اس خط کو خطاط حضرات نے تجدید کے بعد دونوں خطوط سے الگ شکل دے دی تھی جس سے اس کی انفرادیت قائم ہوئی۔

یہ خط مغربی افریقہ کے علاقہ صحران میں مستعمل ہوا اور وہاں اس کی خوب ترویج ہوئی۔ مراکش، الجزائر اور تیونس میں اس خط کو بہت پذیرائی ملی خط مغربی سوڈانی ان تینوں ممالک کے بعد لیبیا تک بھی پھیل گیا اور اس کے لکھنے والوں نے اس خط میں کتابتِ قرآن کو بھی اپنا شعار بنایا۔

۱۸۔ خط مغربی اَنْدَلُسیّ

اوپر واضح کیا جا چکا ہے کہ خط مغربی کے چار مختلف رسم الخط ایجاد ہوئے یہ خط ایک دوسرے کے اتنے قریب تھے کہ ان کی اشکال ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتی محسوس ہوئیں۔ خط مغربی کا اندلسی اسٹائل بہت جلد پہچانا جاتا ہے کیونکہ دوسرے رسم الخطوط میں یہ سب سے زیادہ (Stiff) گسا گسا ہے۔

اس کے الفاظ چھوٹے اور لائینز بہت عمدہ ہوتی ہیں اور خاص طور پر یہ خط اپنے پیوستہ خطوط قیروانی فاسی اور سوڈانی سے نفیس اور خوبصورتی کا حامل ہے۔

یہ خط نیم صوتی نہیں بلکہ مکمل طور پر صوتی (آوازوں سے ہم آہنگ) اور خلیل کے سسٹم کی پیروی کرتا تھا۔ اس کے اعراب رنگدار نقطوں میں ہوتے تھے جو ابوالاسود کے سسٹم کو واضح کرتے تھے۔

اَنْدَلُس کے شہروں میں اس نے خوب ترقی کی اور اسے بہت شہرت ملی۔ بعد ازاں خط مغربی فاسی اور خط مغربی اَنْدَلُسیّ آپس میں اتنے مربوط ہوئے کہ ان کی اس آمیزش سے دونوں کی پہچان مشکل ہو گئی۔

۱۹۔ خط مغربی قیروانی

خط مغربی جب افریقہ میں رواج پذیر ہوا تو سب سے پہلے اس کی آماجگاہ علاقہ قیروان تھا۔ وہاں سے یہ خط شمال مغربی افریقہ اور مسلم سپین تک بڑھتا چلا گیا۔ اس مغربی خط پہ بھی دوسرے خطوط کی طرح الگ الگ علاقوں کا اثر ہوا اور اس میں معمولی تبدیلیاں ہوتی گئیں۔ خطاط حضرات نے اپنے اپنے علاقے اور تجربات سے اس میں خوبصورتی اور جدت پیدا کرتے ہوئے اختراعات کیں جو اس کی انفرادیت میں مُمد ثابت ہوئیں۔ اس کے خاندان میں اب چار مختلف اُسلوب پیدا ہو چکے تھے جن کا تعلق آپس میں بہن بھائیوں جیسا تھا۔ یقینی طور پر قیروانی اسٹائل سب سے پہلے پروان چڑھا جس سے اس کی وقعت مزید بڑھ گئی کہ باقی تین خطوط اس کی بہنیں اور بھائی کی حیثیت میں سب سے نمایاں خط رہا۔

۲۰۔ خط مشق

خط مشق جسے خط مشق قدیم بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ خط مکہ اور مدینہ میں پہلی صدی ہجری (ساتویں صدی عیسوی) میں پروان چڑھا۔ مگر اس خط کو یہ نام اس وقت نہ ملا لیکن اس کی بناوٹ اور اسلوب ذرا مختلف تھا۔ جب شہر کوفہ نے اپنا ایک الگ اسٹائل خط کوئی ایجاد کر لیا تھا تو خط مشق کی صورت و ہیئت بھی موجود تھی۔ خط مشق قدیم اس وقت تک رائج رہا جب تک مشق جدید نے اس کی جگہ نہ لے لی، خط مشق جدید یا ترمیم شدہ خط کوئی سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔ خط کوئی کی تشکیل و عروج کے بعد خط مشق جدید کی ایجاد ہوئی اس لیے اس میں خوبصورتی اور حُسن و نفاست کا عنصر اُس وقت کے رائج شدہ خط کوئی سے کہیں زیادہ تھا۔

خط مشق قدیم ابتدائی قدیم خطوط کے زمرے ہی میں آتا تھا جو علاقہ حجاز میں خط

ساتھ ہوتی رہیں اور یہ خط عرصہ دراز تک قائم و دائم رہا یہ بھی پرانے خطوط کی طرح غیر منقوط وغیر اعرابی تھا۔

ساتویں صدی عیسوی میں اس خط کو بہت پذیرائی ملی۔ آٹھویں صدی کے آخر تک کتابتِ قرآن اس خط میں ہوتی رہی۔ نویں اور دسویں صدی عیسوی میں شمالی افریقہ کے علاقہ قیروان میں یہ خط اتنا مشہور ہوا کہ اس کی شہرت و خطاطی عام تھی۔ کتابتِ قرآن کے لیے یہ خط بہت مقبول ہوا مگر بتدریج یہ بھی قرآنی خطاطی کے لیے متروک ہوتا چلا گیا۔

۲۱۔ خطِ طغرا

طغرا ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی نشان یا علامت کے ہیں۔ ترک اسے انفرادیت کے لیے استعمال کرتے تھے۔ دراصل یہ ایک مصورانہ قسم کے دستخط ہوتے تھے جسے بعد میں خصوصی حیثیت مل گئی۔ اس خط کے حروف اُوپر جا کر ایک دوسرے میں پیچ و خم ڈالتے ہوئے اس خوبصورتی سے اُبھتے ہیں کہ اس خط کی وصلی تیار ہونے پر صوری اعتبار سے اک خوبصورت ترین تحریر سامنے ہوتی ہے۔

یہ خط ترکوں میں بہت مقبول تھا۔ مغلیہ دور میں بھی اسے خاصی اہمیت حاصل رہی۔ پاکستانی سکوں پر بھی خطِ طغرا کی تحریر اُجاگر رہی۔

ابنِ مقلہ نے اس خط کے لیے بھی اصول و ضوابط وضع کئے۔ باقی خطوط کی طرح اس خط کے لیے بھی خاصی مشق کی ضرورت ہے۔

خطاطی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ خطاطی ایک روحانی جیومیٹری ہے جو اعلیٰ جسمانی صحت کے ساتھ قائم ہوگی۔ خطِ طغرا کو عثمان نے ایجاد کیا۔ جسے ہر عثمانی سلطان نے اپنے دستخط کرنے کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔ یہ ایک سرکاری خط تھا جسے عوام الناس استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ عربی رسم الخط میں یہ پیچیدہ ترین مگر فن کارانہ اور خوبصورت و نفیس تحریر

کتاب و ہمتیں کی جاوشی پھول لکھنے والے کی ادا ہے ہر ایک کی کہنے والے کی کھلی ہمت ہے کہ اس

خط سے ترتیب دیئے ہوئے دستخط سلاطین اپنی مہر یا انگوٹھی پر اُلٹا کھدا کر سیاہی سے ثبت کرتے تھے۔

۲۲۔ خطِ دیوانی

ترک عثمانیہ کا یادگار خطِ دیوانی ہے یہ خطِ شکستہ سے بہت متاثر اور اس کے ساتھ ساتھ رواں رہا۔ خطِ دیوانی پندرھویں صدی عیسوی میں عروج پہنچا۔ ترکی استاد ابراہیم معنف کے سر اس خط کی ایجاد کا سہرا بندھتا ہے۔

اس کے جھرمٹ اور خطوط آپس میں ایک ایسا تعلق اور روحانی پیدا کرتے ہیں جس سے اس کی خوبصورتی و سبک رفتاری میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سلطنتِ عثمانیہ ایک ایسا دور تھا جس میں اسلامی خطاطی کو تقدس و احترام نصیب ہوا۔ مساجد مدرسوں اور تعلیمی اداروں میں خطاطی سکھانے کے لیے بھی خاص اصلاحات کی گئیں۔ خطاطی میں عُمَدگی اور خوبصورتی کے لیے یہ دور خاص اہمیت رکھتا ہے خطِ دیوانی کو اس دور میں بہت عروج ملا۔ یہ ایک آرائشی خط تھا جو کتابت کے علاوہ تعمیرات میں بھی مستعمل رہا۔

۲۳۔ خطِ غبار

خطِ غبار کو (Dust Calligraphy) بھی کہتے ہیں۔ ابتداء میں اس کا نام غبار الجلباہ تھا جو کہ خطاط الحوال سے منسوب کیا جاتا ہے جس نے اس خط کو خطِ ریاسی سے حاصل کیا۔ خطِ غبار کی ترقی یافتہ قسم جو اس دور میں بھی ہے وہ بہت خفیف اور ننھے منے خطوط ہیں جو کہ جیومیٹرکل خوبیوں پر مبنی خطِ ثلث اور خطِ نسخ میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ یہ خط چھوٹی سے چھوٹی تقطیع میں لکھا جاتا جسے کبوتروں وغیرہ کی پیغام رسانی کے لیے استعمال میں لایا گیا۔ پیغام رسانی کے علاوہ اس میں نہایت چھوٹی تقطیع میں منی ایچر ڈُقر آں پاک بھی لکھے

گئے، خطِ غبار کو پہلے ہی روشنی میں لکھی جانے والی ادویہ اسلامیہ کتب کا سب سے اہم بڑا ہفت مرکز

اور ایک انڈے پر مکمل قرآن پاک بھی لکھتے رہے۔

سترھویں صدی عیسوی میں اسماعیل ابن عبد اللہ اور قاسم علی غباری کو اس فن میں خوب پذیرائی ملی اور آج تک مصور اور خطاط اس خطِ غبار میں باریکیاں اور کمال دکھا رہے ہیں۔

۲۴۔ خطِ گلزار

الفاظ میں نیل بوٹے اور پھولوں کو بھرنے کے فن کو گلزار اسٹائل یا خطِ گلزار کہا جاتا ہے۔ ابنِ مقلہ بیضاوی بغدادی نے بھی خطِ گلزار کو اپنی خطاطی میں سمویا۔ اور بعد ازاں کئی ایرانی اور ہند کے خطاطوں نے بھی مختلف خطوط میں نیل بوٹے اور پھولوں سے بھر کر خطِ گلزار کو حسنِ بحشا۔ خطِ گلزار کو آرائشی و زیبائشی خطاطی میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس کے حروف کے کنارے جوف دار اور درمیان میں پھول بوٹے بنائے جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی جمالیاتی اور مصورانہ خط ہے۔ خطِ گلزار حُسن و تہذیب کا بہترین نمونہ ہے۔

یہ خط سلجوقیوں کے دور میں نہ صرف ایران میں مروج تھا بلکہ دورِ فاطمیہ مصر میں بھی دسویں گیارہویں اور بارہویں صدی عیسوی کے نصف تک یہ خط عروج پہ تھا۔

۲۵۔ خطِ طومار

خطِ طومار بھی قدیم خطوط کی صف میں آتا ہے جو آٹھویں صدی عیسوی کے شروع ہوتے ہی لکھا جاتا رہا۔ جن دنوں خطِ جلیل میں قرآنی خطاطی ہو رہی تھی خطِ طومار کو بڑے سائز کے قرآنِ پاک کی خطاطی میں استعمال کیا گیا۔ یہ ایک آزاد خط تھا جو سرکاری، کمرشل اور سماجی کاموں کی لکھائی میں زیرِ عمل لایا گیا۔

خطِ طومار کو موٹے قُط کی قلم سے بھی لکھا جاتا تھا۔ یہ ایک خالص سیدھا خط تھا مگر

کتاب کی صفحہ کی روشنی میں خطِ طومار کی چھانک والی اردو الیامیں کتب کی سبکی کو یہ خط اپنے بچے کے

دوسرے لفظ کے ساتھ جو بھی جاتا تھا اس خط کو مختلف ادوار میں ماہر خطاطوں نے بہت پذیرائی بخشی۔ ابن مقلہ، ابن البواب اور یاقوت المساسی نے بھی اس خط کی تجدید کی اور نوک پلک سنواری۔

خاندان بنو امیہ کا خطاط قحط الحمر نے خط طومار، خط جلیل، خط نصف اور خط ثلث میں انقلاب آفریں تبدیلیاں اور اصلاح کی۔

۲۶۔ خط بہار

عربی زبان کے خطاطوں نے خط بہار کو انڈیا اور افغانستان میں ترتیب دیا جو چودھویں صدی عیسوی میں عروج پر تھا یہ خط روایتی لائنوں میں پیش کیا گیا۔ لائنیں کھلی، عریض کسی حد تک وزنی و افقی اور وسعت والی تھیں۔ خط بہار کے الفاظ کے درمیان اچھا خاصا خلا بھی ہوتا ہے۔

یہ خط کئی رنگوں میں لکھا جاتا ہے۔ زیادہ تر کالی سیاہی کے ساتھ سنہری، سرخ، اور نیلا رنگ استعمال ہوتا تھا۔

خط بہار کو ہراتی کوئی بھی کہہ سکتے ہیں جو زیادہ تر افغانستان میں مستعمل رہا۔ یہ خط ہرات میں چودھویں صدی عیسوی میں خوب پھولا پھلا۔ خط بہار افغانستان میں خط عثمانیہ سے بہت متاثر ہوا۔

۲۷۔ خط سنی

خط سنی ایک چائیز خط ہے جسے چین کے مسلمانوں نے ایجاد کیا۔ یہ خط بہت ہی نفیس لائنوں اور گولائیوں میں برتنوں اور چائنا وئیر پر استعمال ہوتا تھا۔ یہ ایک خالص آرائشی خط ہے۔ جو اپنے تکنیکی زاویہ دار اور عموماً عمود اور باریک نفیس افقیات کی وجہ سے بہت جلد پہچانا جاتا ہے۔

کراتے ہوئے عجب جمالیاتی ذوق کو پیش کرتا تھا جس سے چینی مسلمانوں کا ذوق مصوری و خطاطی اجاگر ہوتا تھا۔

۲۸۔ خطِ مائیل (ترمیم شدہ)

روزِ ازل سے رسم الخطوط میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں مگر ان سب خطوط کی شاخیں شمالی عربی رسم الخط، خطِ حیری انباری یا خطِ کوفی اور بزم سے جاملتی ہیں۔

خطِ مائل بھی ایک قدیم طرزِ تحریر ہے جو کہ آٹھویں صدی عیسوی میں خوب پھولا پھلا۔ یہ بھی جدی خطوط کی طرح غیر منقوط و غیر اعرابی تھا۔ اس کے حروف ذرا دائیں طرف جھکے ہوئے مگر جب اوپر اٹھتے تو کونے پہ جا کر کمال خمیدگی سے نیچے لٹک جاتے تھے جس سے اس کے حُسن میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا۔ یہ خطِ نسخی اور خطِ مشق کے ساتھ علاقہ حجاز میں رائج تھا جبکہ خطِ کوفی، کوفہ میں عروج پہ تھا۔ خطِ مشق اور خطِ نسخی تو رائج رہے مگر یہ خط ہراتی کوفی میں مدغم ہو گیا۔ اس خط کی واضح دلیل صالا کے پہاڑ کی دیواری چٹانوں پر کندہ تحریروں میں نظر آتی ہیں صالا کے پہاڑ مدینہ منورہ کے قریب واقع ہیں۔

۲۹۔ خطِ معکوس

یہ ایک عکسی خط ہے جو کمال خوبصورتی سے صحیح اور درست الفاظ کے ساتھ الٹی ترتیب دیکر لکھے جاتے ہیں۔ یہ خط ایسے لگتا ہے جسے دریا کنارے الفاظ کو ترتیب دیئے جانے کے بعد پانی میں اس کا الٹا عکس منعکس ہو رہا ہو، نئے نئے خطوط ایسے محسوس ہوتے ہیں جیسے الفاظ کی شاعری ہو رہی ہو۔

اس خط کو عموماً شیشے پر اُلٹا اور سیدھا ایک ہی نسبت میں اس طرح لکھا جاتا تھا کہ اس میں قدیم حلی حسن کی رعنائی نمودار ہو جاتی اس کو Reflected خط بھی کہا جاتا ہے۔ اس خط کو مٹی اور اینالی نے عروج پہ پہنچایا اسے کسی بھی خط میں لکھا جاسکتا ہے مگر شرط اس میں

تجدید کرنے والا اُموی دور کا قلع الحمر رہا۔

خطِ جلیل خطِ طو مار کی نسبت ذرا جھکا ہوا خط تھا اس لیے اسے خطِ خمیدہ بھی کہا جاتا ہے شاید مرتبے والے لوگ اسے اس لیے پسند کرتے ہوں کہ یہ خط اُن کے آگے اپنی عاجزی پیش کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کے الفاظ اوپر کی طرف جب جاتے تو دائیں طرف کمان کی مانند یوں جھک جاتے جیسے رکوع میں ہوں۔ اور اس کا یہ جھکاؤ ایسے محسوس ہوتا جیسے اک سارس اپنا سر زمین کی طرف جھکا کر رزق کی طلب میں ہو۔

۳۳۔ خطِ نصف

خطِ نصف کا تعلق خطِ جلیل سے جاملتا ہے۔ اس خط کو خطِ نصف اس لیے کہا جاتا تھا کیونکہ اس خط کے خطوط خطِ طو مار اور خطِ جلیل سے نصف ہوتے تھے۔

اس کے عمودی الف نیچے کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ قلع الحمر پہلا خطا تھا جسے بنو امیہ نے سرکاری کیلی گرافر (خطاط) مقرر کیا جس نے تین خطوط خطِ طو مار خطِ جلیل اور خطِ نصف ایجاد کئے اور خطِ ثلث کی اصلاح کی۔ قلع الحمر نے خطِ ثلثین بھی ایجاد کیا۔

۳۴۔ خطِ ناخن

یہ خط ذرا بڑھے ہوئے ناخن کے دباء سے اُبھرے ہوئے الفاظ یا پھر گہرے نقش میں ناخن کے زور ہی سے لکھا جاتا ہے پھر اس پر رنگ آمیزی کر لی جاتی ہے تو اس کا حُسن بڑھ جاتا ہے۔ گہرے الفاظ ہوں تو اس کی زمین سطحی اور اگر اُبھری ہوئی خطاطی ہو تو بیک گراؤنڈ گہری ہوتی ہے۔ خطاطی کے اس کام کے لیے زیادہ تر (Wax or pastel colours) خشک پمٹل کمر یا پھر موص رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔ الفاظ کا اُبھار یا گہرائی اس کے جمالیاتی حُسن کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔

کہ جدت کا منہ بولتا ثبوت ہوتا ہے مگر یہ کام ناخن کے زور سے نہیں بلکہ ٹریڈل پر ننگ پریس کرتا ہے۔

۳۵۔ خطِ بابری

پندرھویں صدی عیسوی کے اوائل میں مغل حکومت کے بانی بادشاہ ظہیر الدین بابر نے اس خط کو ایجاد کیا۔ مغل حکومت ہندوستان میں مُسلم ثقافت کی حامل رہی بابر بہت ادب دوست تھا جو مَصُورِی اور خطاطی کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

خطِ بابری کے متعلق کئی حاسدوں کا یہ خیال ہے کہ اس خط کو خواجہ میر علی تبریزی نے ایجاد کیا مگر یہ سراسر غلط ہے لیکن بابر کا سلسلہ تلمذ میر سے ہی جڑتا ہے۔ بادشاہ بابر کی کتاب تُوکِ بابری خطِ نستعلیق میں علی اکاتب نے لکھی۔ بابر نے نئے حروفِ تہجی ایجاد کیے اور ہیئت الخط بالکل بدل دیا۔

۳۶۔ خطِ ماہی

جب رسم الخطوط میں نت نئے تجربات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہوتے رہے تو ان میں جیومیٹریکل جھلک کے علاوہ تصویراتی خوبیاں بھی اُجاگر ہوئیں۔ الفاظ میں نیل بوئے، پھل پھول سکروں اور جالی دار کام کے بعد خطاطوں کا دل چاہا کہ اشکال میں بھی لکھائی کی جانی چاہیے۔ بنو عباس کے ایرانی کاتبوں نے مختلف جانوروں اور پرندوں کی ڈرائینگ کر کے خطاطی کی۔ اس طرح مختلف الفاظ جب مچھلی کی شکل میں نمودار و تخلیق ہوئے تو اس کا نام خطِ ماہی رکھا گیا ایران کے بعد ہند کے مَصُور و خطاطوں نے بھی اس خط میں اپنے کمالات دکھائے جو آج بھی مختلف عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔

۳۷۔ خطِ شفیہ

تقریباً گیارہ سو سن ہجری میں مرتضیٰ قلی شالمو نے خطِ شکستہ کی ایجاد کے بعد اس

جس کو ایک الگ نام اور الگ پہچان دے کر خطِ شفیعہ کے نام کے ساتھ متعارف کرایا۔ یہ خطِ شکستہ سے زیادہ مہذب اور خوبصورت و نفیس تھا۔ دورِ تیموری اور دورِ صفوی میں خطاطی نے فنِ تعمیر کے ساتھ مل کر تزئین اور ترتیبِ حسن میں موثر کردار ادا کیا۔ یہ خطِ روغنی ٹائیلز پر فنِ تعمیر میں خوبصورتی دکھانے کے لیے نیلے اور فیروزہ سفید رنگوں میں فن کی گہرائی و باریکی لے کر جلوہ افروز ہوا۔

۳۸۔ خطِ سکیمیر کوئی (جالی کوئی)

مسلمان سلاطین کے دور میں فنِ خطاطی اور فنِ تعمیر میں نئے تجربات ہو رہے تھے۔ مختلف اُدوار میں ان فنون کو بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ ایران عراق اور ہندوستان میں جب خطِ کوئی تعمیراتی اور زیبائشی مراحل سے آگے بڑھا تو پتھر کی سلوں سونے چاندی پیتل اور تانبے کی پلٹیوں پر کٹائی دار لکھائی کرتا ہوا نمودار ہوا۔ اس کی لکھائی کیونکہ خطِ کوئی میں تھی جس کی بناوٹ اور تسلسل کچھ ایسا تھا کہ دور سے ایک ہوادار جالی محسوس ہوتی۔ ان جالی دار خطاطیوں کی سلوں کی نقل محض سجاوٹ سمجھ کر عیسائی بادشاہوں نے بھی کرواتے اور اپنے محلات کی زینت بنایا۔ بعد ازاں کئی سالوں بعد عربی جاننے والے راہبوں نے انہیں بتایا کہ یہ تو عربی آیات ہیں، خطِ جالی کوئی اپنی مثال آپ تھا۔ اس کے حروف ایک دوسرے میں یوں گڈمڈ تحلیل ہو جاتے ہیں جو بظاہر چورس خانے لگتے ہیں۔

۳۹۔ خطِ جبل (شکستہ)

ہر رسم الخط کا تانا بانا اور کڑیاں کسی نہ کسی بڑے خط سے جاملتی ہیں۔ اسی طرح سعید احمد بولدہ (ڈیزائنر مرصع الاسماء الحسنى) نے خطِ شکستہ کو اس طرح پیش کیا کہ الفاظ کی تشکیل و بناوٹ میں جبل یعنی رستی کو اُجاگر کیا گیا۔ ہر خط کو خطِ جبل میں سمو یا جاسکتا ہے۔ یہ خطِ خُدا کی عظمت و جلال اور غنیض و غضب دکھانے کے ساتھ ساتھ رحمتِ خُداوندی نظم

کی پکڑ دکھانے کے لیے المذلل لکھا گیا۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ ڈالو والی آیات قرآنی یگانگت و ہمدردی اور باہمی محبت اور نظم و ضبط کا درس دیتی ہوئی نظر آتی ہے، بھی لکھی جاسکتی ہے۔

۴۰۔ بودلہ خط مشترکہ

یہ ایک مشترکہ (Joint) طرزِ تحریر ہے۔ جسے عربی جاننے والے دائیں طرف اور انگلش جاننے والے انہیں الفاظ کو بائیں طرف سے بالکل اُسی تلفظ و ادائیگی سے پڑھ سکیں گے۔

چونکہ یہ خط مشرق اور مغرب کے مروجہ رسم الخطوط کی دُوری کو ایک کرتے ہوئے مشترک مُصنّف کا کردار ادا کرتا ہے اس لیے اس کی ترتیب کو اپنے تخلیق کار سعید احمد بودلہ کے نام کی مناسبت سے ”خط بودلہ مشترکہ“ کہا گیا۔ یہ ایک روال (Cursive) خط نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں نہ تو پورا قرآن پاک لکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی لمبے لمبے خطوط و آیات و احکامات، مگر چھوٹے چھوٹے جملے، مانو گرامر، بینرز، دوکانوں کے بورڈز مختلف اسماء مقامات دستخط، شہروں کے نام، سورۃ قرآنی کے نام، ہیڈنگ، مختصر محاورے، لیئر پیڈز اور دیگر اہم اشارات اس طرزِ تحریر میں کوشش سے ترتیب و ڈیزائن کئے جاسکتے ہیں۔ عربی، انگلش، اردو، انگلش، فارسی انگلش یا کسی اور دوزبانوں کو یکجا کرنا اس رسم الخط کا شیوہ ہے۔

۴۱۔ خط دیوانی ترمیم شدہ (۶۳ تا ۶۴ شاخ الخطوط)

پندرہویں صدی عیسوی ترکی میں عثمانیہ سلاطین کے دور حکومت میں خطِ دیوانی بہت مقبول اور رائج العام تھا جبکہ ہندوستان اور ایران میں خط شکستہ و نستعلیق کا رواج عوام و خواص میں تھا۔ کسی فن میں ٹھہراؤ اور جمود نہیں ہوتا تجربات و تجدید کا عمل ہر دور میں

خط دیوانی جسے جھر مٹ دار حروف کی خوبصورتی کو مزید نکھار و حسن بخشنے کی کوشش میں کچھ ترامیم و ہلکی تبدیلیاں اس انداز سے کی گئیں ہیں کہ جس سے خط دیوانی کا تقدس اسی طرح بحال رہا جیسا پہلے تھا۔

خط دیوانی ایک بہت خوبصورت خط ہے ترامیم میں مزید گولائیاں اور الفاظ کے کونوں پر ذرا بھاری پن اس خط کی عظمت و دبذبہ کو کچھ مزید بڑھا دیتا ہے۔

۴۲۔ خط کوئی جدید

جدت کے لغوی معانی نیا ہونا، تازگی بھرنا اور نیا پن کے ہیں۔ صدیوں تک خط کوئی کا ستارہ آسمانِ خطاطی پر چمکتا رہا، کوئی طرزِ تحریر صدیوں کے ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے اس خط کو سنوارنے میں قرابن سیرز نے بڑا کام کیا۔ خط کوئی کو اول اول خطِ قیرموز بھی کہا جاتا رہا۔ خط کوئی کے بارے میں ایک نظریہ یہ بھی تھا کہ اسے خدا کی طرف سے قرآن کی خطاطی کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ جبکہ خط کوئی کسی دور میں بھی قرآن کی لکھائی میں مستعمل نہ ہوا۔ عربی رسم الخطوط میں اول اول جب اصلاح کا رجحان ہوا تو اس کی مخالفت اس لیے کی گئی کہ اسے کلام اللہ کے ساتھ ہی خدا کا عطیہ سمجھا گیا۔ آہستہ آہستہ جب زمانہ ترقی کرتا چلا گیا تو نئے عقیدے پرانے عقیدوں اور نظریوں کی جگہ لینے لگے۔ خطاطی کی دنیا میں بھی اصلاحات و جدت پیدا ہونے کے ساتھ خط کوئی ہی سے بیشتر ایسے اسلوب نکلے جن کی مثال نہیں ملتی۔

310ھ میں ابنِ مقلہ نے چھ خطوط متعارف کرائے تو کوئی خط میں بھی تجدید و ترمیم ضروری سمجھی گئی۔ اس طرح موجودہ دور میں بھی خط کوئی اپنی شناخت اینگلو فارم میں رہتے ہوئے تجدیدیت کے عمل سے گزر رہا ہے مگر اس کی حیثیت اب تعمیراتی اور آرائشی خطاطی ہی کی ہے۔

۴۳۔ خطِ کوفی ترمیم شدہ

بروئے لغت، ترمیم کا مطلب تغیر و تبدل۔ دُرستی اور اصلاح کے ہیں۔ قدیم خطِ کوفی تو صدیوں سے چلتا ہی آ رہا تھا مگر اس کو خُدا ائی عطیہ و تحفہ سمجھنے جانے کے باوجود اس خط سے بیسیوں اُسلوبِ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نکلتے چلے گئے۔

خطِ کوفی جو کہ سخت اور قدرے اوپر پر جا کر ٹیڑھا ہو جاتا تھا اور اس کے الفاظ بھی موٹے ہوتے تھے۔ یہ ایک وزنی اور قدرے ثقیل خط تھا۔ اس کے باوجود یہ صدیوں مقبول و معروف رہا۔ اب تقریباً ایک ہزار سال سے یہ مُترک ہے صرف اس کی مرصع اور تجدید شدہ شکلِ تعمیر اور آرائش کے لیے جاری و ساری ہے۔ باقی خطوط کی طرح، خطِ کوفی میں بھی موجود دور میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں جس کو ترمیم کرنا یا درستگی کے نام سے پکارا جاتا ہے سعید بودلہ نے خطِ کوفی میں کچھ ایسی ترمیم کی ہے کہ اس کی ساخت میں جدت سموتے ہوئے قدرے ایک نئی جہت دی جس سے اس کی تبدیلی ناگوار نہیں گزرتی۔

۴۴۔ خطِ نیم کوفی جدید

لُغت کی زبان میں نیم کا معنی نصف یا آدھا کے ہیں اور تقریباً کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ خطِ کوفی سے ملتا جلتا اُسلوب ہے جس کا تعلق خطِ کوفی کے ساتھ چھوٹی بہن یا چھوٹے بھائی جیسا ہوا اور اُسکی کچھ مشابہت بھی ایسی ہو کہ دیکھنے والا جھٹ سے پہچان جائے کہ یہ اُسلوب تو خطِ کوفی نہیں کچھ کچھ اُس جیسا ہے بلکہ یہ تو نیم کوفی ہے۔

خطِ نیم کوفی میں بھی تازگی و نیا پن یعنی تجدیدیت اس طرح سے کی گئی کہ ایک انفرادیت پیدا کرتے ہوئے خطِ کوفی کے تعلق و رشتہ کو پامال نہیں کیا گیا۔

۴۵۔ خطِ کوفی مرصع جدید

جب خطِ کوفی مذہبی خطاطی سے باہر نکلا تو اس میں آرائشی خطاطی ہونے

کی کندہ کاری ہوئی۔ کوئی خطاطی میں خوبصورت پیچ و خم اور کئی طرح کے سکروں الفاظ کے کونوں پہ بنائے گئے۔ کہ یہی خطِ کوئی، کوئی مرصع کہلایا جانے لگا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خطِ کوئی مرصع میں مزید آرائش و تزئین بڑھتی گئی۔ موجودہ زمانے کے خطاط و مصوران چاہے وہ اس خط میں بہت کم قرآنی کتابت کر رہے ہیں مگر خط میں جدت و تازیاں کرتے و صلیاں Calligraphic Paintings ضرور تخلیق کر رہے ہیں۔

خطِ کوئی مرصع جو ایک مکمل طور پر خوبصورت اور رواں خط ہے اس میں بھی جدیدیت دکھائی گئی تو یہی خطِ کوئی مرصع کہلایا۔

۴۶۔ خطِ کوئی مرصع ترمیم شدہ

جدید کے معانی نیا تازہ اور موجودہ دور سے متعلق کے ہیں تو ترمیم شدہ کا مطلب اصلاح شدہ، درست کیا ہوا، مرمت کیا ہوا اور پئے سنورے ہونے کے ہیں۔

دیکھا جائے تو یہ دونوں خطوط کوئی مرصع جدید اور کوئی مرصع ترمیم شدہ تقریباً ایک ہی ہیں ویسے اگر جب کوئی چیز مرمت کر دی جائے تو اس میں نیا پن آ جاتا ہے۔ دونوں خطوط کو پاس پاس رکھ کر دیکھیں تو ان کے شباهت میں انیس اور اکیس کا ضرور فرق نکلے گا۔

۴۷۔ خطِ ثلث جدید

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے کہ ابنِ مقلہ سے قبل خطاطی کے کوئی خاص قواعد و ضوابط نہ تھے۔ آخر کار ابنِ مقلہ ہی نے چھ نئے خطوط ایجاد کئے جن میں خطِ ثلث پہلے نمبر پر تھا۔ ان چھ کے چھ خطوط نے ایسی پذیرائی پائی کہ انہوں نے پانچویں صدی ہجری کے وسط تک خطِ کوئی کی اجارہ داری ختم کر دی اور خطِ کوئی خال خال ہی رہ گیا۔ خطِ ثلث اور نسخ باقی چار خطوط سے زیادہ مقبول ہوئے۔

گزشتہ دس صدیوں سے خطِ عربی کی حیثیت میں خطِ نسخ اور آرائشی خطاطی

دور میں خطِ ثلث نے بھی اپنے اندر مزید اصلاحات سمونا چاہیں تو اس خط میں ذرا نیا پن آیا تو خطِ ثلث جدید ہو گیا۔

۴۸۔ خطِ ثلث ترمیم شدہ

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جدید اور ترمیم کا فرق دو بہن بھائیوں یا اُنیس اور اکیس کا ہے۔ لیکن اگر تنقیدی جائزہ لیا جائے تو یہ فرق بھی کم نہیں ان خطوط کی اگر ساخت اور نام الگ ہیں تو یقیناً ان کی پہچان بھی الگ ہے۔ خطِ ثلث میں قرآنی خطاطی ترک ہوئی تو اس کی وقعت آرائشی خطاطی میں بڑھ گئی۔ خطِ ثلث کی روانی مروجہ خطوط سے ایک تہائی تھی۔

اس کے اوپر کواٹھتے ہوئے حروف پہ دوبارہ قلم لگا کر تیر کی شکل بنادی جاتی جس سے خوبصورتی بڑھ جاتی پھر یہی خطِ ثلث اور کئی ناموں سے گزر کر جدید و ترمیم شدہ ہوا۔

ثلث جدید میں اس خط کے اوپر کواٹھتے ہوئے حروف ایک چادر کی طرح آسمان سے نازل ہوتے ہوئے یوں محسوس ہوئے جس سے الفاظ کا تقدس اور پاکیزگی بڑھ گئی۔

اب اگر خطِ ثلث ترمیم شدہ کا جائزہ لیا جائے تو اس کی ترمیم کے لیے الفاظ کی شاعرانہ ساخت، ملکوتی حسن اور نفاست یوں بھردی گئی ہے کہ الفاظ اپنی پاکیزگی بکھیرتے ہوئے محوِ وجد یا الاسماء الحسنیٰ کی برکات میں رقص گناں ہوں۔ خطِ ثلث ترمیم شدہ میں الفاظ کی بناوٹ یوں ہے کہ اگر الف کو تحریر کا جامہ پہنائیں تو بلندی سے پستی کی طرف اترتے ہوئے قلم کا قط و زنی اور وسط میں نفیس اور باریک ہو جاتا ہے جیسے ایک سُرو کا درخت تیز باد صبا میں جھولتا ہوا کہیں سے نفیس اور کہیں خفیف ہو جائے۔

۴۹۔ خطِ لارجِ ثلث ترمیم شدہ

گو کہ خطِ ثلث اپنی شناخت دیر تک قائم نہ رکھ سکا مگر اس کی وقعت و اجارہ داری

فنِ خطاطی پر صدیوں رہی۔ جغرافیائی حدود کے ساتھ ساتھ اس کی ساخت و نام و ضرور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز بدلتے رہے۔ اگر اس کو جلی قلم سے لکھا تو لارجِ ثلث کی شکل ملے گی اور اگر بیک و بیک سے لکھا

تو ثلثِ خفیف یا خفی کہلایا لارج ثلث میں اگر مزید ترامیم کردی گئیں تو خط لارج ثلثِ ترمیم شدہ کہلایا جس میں اس کی ترامیم عام خطِ ثلث سے بغاوت کرتی ہوئی ایسے رونما ہوئیں جیسے دیرینہ قیود و حدود سے آزاد ہو کر حروف و خطوط آسمان کی طرف موجِ پرواز ہوں اور دورانِ پرواز اس کے خفیف الفاظ بلند یوں کی طرف بڑھتے ہوئے اپنی شناخت و وقعت بڑھاتے چلے جائیں۔ (تفصیل و مشاہدہ کے لیے دیکھیے الاسماء الحسنیٰ ”الرفع“)

۵۰۔ خطِ ثلثِ مملوک

خطِ ثلث کی ایجاد کا سہرا ابنِ مقلہ کے سر ہے مگر اس کی اصلاح بعد ازاں ابنِ البواب نے بھی کی۔ خطِ ثلث کی حکومت فنِ خطاطی پر صدیوں رہی۔ جس سے اس کی شکل و شباهت میں جغرافیائی حدود اور الگ الگ حکومتوں کے باعث قدرے فرق پڑتا گیا۔ آرائشی خطاطی میں بھی اس خط کو پذیرائی نصیب ہوئی۔ خطِ ثلثِ مملوک کو مملوک بادشاہ سلطان الملک الاشرف قیطیہ کے دور 1482 عیسوی میں بہت مقبولیت ملی جب اس خط کو تعمیراتی مراحل کے بعد آرائشِ دھات یعنی پیتل و تانبے کے برتنوں پر لکھے جانے کے علاوہ موم بتی دالے Candle Stick Holders وغیرہ پر بھی لکھا گیا۔

۵۱۔ خطِ ثلثِ مملوکِ ترمیم شدہ

کوئی بھی فن ہو وہ جمود کا شکار نہیں ہوتا۔ نابغہ روزگار فن کار اپنا خونِ جگر دے کر اس کی نمود کرتے چلے آئے ہیں۔

خطِ ثلث کی بناوٹ پہلے پہل ساتویں صدی عیسوی کے دوران جبکہ خاندان بنو امیہ کی حکومت تھی روشناس کرائی گئی مگر نویں صدی عیسوی میں یہ مکمل طور پر ڈویلپ ہو چکا تھا۔ ثلث ایک آرائشی خط تھا۔ ابنِ مقلہ اس کا موجد مانا گیا۔ مگر ابنِ البواب کی خدمات کو اس خط کے لیے نہیں بھولا جاسکتا خطِ ثلثِ مرصع ثلثِ اندلیسین اس کی ترقی پسند قسمیں

پندرھویں صدی عیسوی کے دوران مملوک بادشاہوں نے اسے سرکاری خط تسلیم کیا اور آرائش و جمال کے لیے بھی استعمال ہوا خطِ ثلث مملوک ترمیم شدہ یوں ترتیب دیا کہ اس کے الف اوپر کو عمود اٹھتے ہوئے ایسے محسوس ہوئے جس طرح ایک ذریعہ بیت و جلالِ خداوندی میں شکست و ریخت کے عمل سے دو چار ہو رہا ہو۔

۵۲۔ خطِ نسخی قدیم ترمیم شدہ

خطِ نسخ جو ایک قدیم خط ہے، ایک محدود طبقہ کہتا ہے خطِ نسخ اور خطِ کوفی دونوں قدیم خط ہیں دونوں کا ماخذ اور دور ارتقا ایک ہی ہے۔

تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے کہ خطِ کوفی تو مدتوں سے تھا ہی مگر خطِ نسخ کوئی جیسی قد امتی جڑیں تو نہیں رکھتا البتہ وسطی دور میں اسلام کی آمد سے پہلے کہیں خطِ نسخ سے ملتے جلتے خط سے مغربی مفکرین کو غلط فہمی ہو سکتی ہے۔

یہ ماننا پڑے گا کہ خطِ نسخی کے آثار ماضی میں نظر نہیں آتے۔ البتہ اس خط کی ابتدائی شکل جو بؤ اُمیہ کے آخری دور میں مشہور خطاط قطبہ المحرر نے ترتیب دی اُس کو خطِ نسخی قدیم یا پیش خیمہ نسخی بھی کہا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد آنے والے دور میں ابنِ مقلہ بیضاوی نے اس خط کی اتنی اصلاح کی کہ یکسر اس کی ہیئت ہی بدل گئی۔ خطِ نسخ کو نئی شکل و اسلوب دینے پر ابنِ مقلہ کو اس خط کا موجد ہی کہا جاتا ہے۔

سعید بودلہ (مؤلف) نے خطِ نسخی قدیم میں ترمیم کچھ اس انداز سے کیں کہ اس کے الف اوپر سے نیچے کی طرف بہاؤ میں کونے کے ساتھ خفیف گولائی میں دائیں طرف مڑ جاتے ہیں باقی حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم شکل کرنے کے لیے اُسی جلی و خفی پن کا سہارا لیا گیا۔

۵۳۔ خطِ نسخی ترمیم شدہ

خط کوئی کی چار سو سالہ اجارہ داری ختم کی اور کم از کم دس صدیوں سے اب قرآنی خطاطی کے لیے جاری و ساری ہے۔ اس کا مفصل ذکر ”خط نسخ“ میں آچکا ہے۔ اس کی ترمیم کچھ اس انداز سے کی گئی کہ اس میں نہایت سادگی اور تخلیقی گولائیاں سمودی گئیں جس سے اس کا صورتی حسن نکھر گیا۔

۵۴۔ خطِ مرصع انڈین نسخی قدیم

مسلمانوں کی حکومت بڑھنے کے ساتھ ساتھ کتاتِ قرآن اور فنِ خطاطی بھی پھلتا پھولتا رہا۔ ابنِ مقلہ بیہاوی اور ابنِ البواب کا یہی رسم الخط جب سرزمین ہند میں وارد ہوا تو اس کی کئی اشکال و اُسلوب جاری تھے۔ خطِ نسخ کی ایجاد کے بعد اس میں مرصع پن اتنی جلدی آیا جو اس اُسلوب کی وقعت و مقبولیت کو واضح کرتا ہے۔ ہند کے شاہی خطاط بھی عراق اور ایرانی خطاطوں کی صف میں کھڑے ہوتے ہوئے نظر آئے۔ جس کی مثال دہلی میں قطب مینار اور قلعہ کہنہ کی مسجد کے ستونوں کی ہے جن پر خطِ نسخ مرصع انڈین کھدے ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ مغلیہ دور کی بیشتر عمارات پر آرائشی خطاطی میں خطِ مرصع انڈین نسخی قدیم بہت خوبصورت انداز میں زیر استعمال رہا۔

۵۵۔ خطِ محقق قدیم

ابنِ مقلہ نے جب اس خط کو بہت تحقیق کے بعد ایجاد کیا جو اس کے نام کا بھی محرک بنا۔ اس سے پہلے یہ خط ذرا نا تراشیدہ صورت میں موجود تھا جسے اب محقق کہا جاتا ہے۔ ابنِ مقلہ کی ترمیم و تجدید کے بعد بھی خطِ محقق قدیم میں قرآنی کتات مختلف ادوار میں ہوتی رہی۔ جیسے بارہویں صدی عیسوی کے اخیر میں ملک شام میں خطِ محقق قدیم کے حوالہ سے illuminated قرآن پاک کی کتات ہوئی۔

کے الف کو نیچے آتے ہوئے بائیں طرف ہلکی گولائی میں موڑ دیا جاتا تھا۔ اور کبھی سیدھا لکھا جاتا۔ گولائیوں والے الفاظ جیسے ن، ی، ہ، ش، ض وغیرہ اگلے لفظ کے نیچے تک سمودینے جاتے تھے جس سے خوبصورتی میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا۔

۵۶۔ خطِ لاریج محقق جدید

ابن مقلہ کے چھ کے چھ خطوط بہت خوبصورت اور اصول و ضوابط کے تحت پنے ٹٹے ہیں۔ خطِ محقق مامون الرشید کے دورِ بغدادی میں بہت مقبول ہوا۔ یہ اس کے عروج کا زمانہ ہے۔ اس خط کو ہر قسم کی قلم سے رقم کیا گیا۔ جب اسے قلمِ جلی سے لکھا گیا تو اس کا نام خطِ محقق لاریج ہو گیا۔ موجودہ دور میں اس کی جدت یوں کی گئی کہ اس کی پرانی وضع (لاریج محقق) قربتِ الفاظ اور بھرے پن کو جو بہت مہارت سے لکھی جاتی تھی بہت آسان و سادہ ترتیب دیتے ہوئے گولائیوں کو بڑھا دیا گیا۔ اس کی قلمِ جلی تو تھی ہی مگر خلا کو کچھ بڑھاتے ہوئے اس کا بھاری پن قدرے کم کر دیا گیا۔

۵۷۔ خطِ محقق لاریج

محقق جس کے معانی ہی تحقیق کرنے والا، حکیم اور فلسفی کے ہیں۔ اسی طرح یہ خط بھی ابن مقلہ کی خوب تحقیق کے بعد حکمت و دانش اور دانائی اپنے وجود میں سموتا ہوا ظاہر ہوا۔ ابن مقلہ کے ہر خط کو وہ عروج ملا جو اس کا حق تھا مختلف ادوار میں ترقی کے زینے چڑھتا ہوا 1408 عیسوی میں محمد ابن محمد آل طغرا کے مشاق ہاتھوں میں جب آیا تو کتابتِ قرآن میں جلی قلم سے رعنائیاں بکھیرنے لگا۔ آل طغرا شاید پرشیا سے تعلق رکھتا تھا۔

۵۸۔ خطِ شکستہ جدید

جیسا کہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اس کا اصل نام شکستہ آمیز ہے۔ جو خطِ تعلیق اور خطِ نسخ کی آمیزش سے میدانِ خطاطی میں وارد ہوا۔ اس کے موجد ایرانی کاتب تھے۔ یہ خط کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز نستعلیق کی ایک ٹولی ہوئی اور شکستہ آمیز خط

اُسلوب ہے۔

اگرچہ اس کے نام میں شکستگی کا عنصر موجود ہے مگر بعض خطاطوں نے اس کے لکھنے میں بھی بڑا حسن پیدا کیا۔ یوں لگتا ہے جیسے حروف میں مصوری کی گئی ہو۔ اس دور میں اس کی جدت اس انداز سے کی گئی کہ الفاظ میں تازگی اور ہریالی محسوس ہوئی۔ الفاظ کے خم اور گولائیوں کو مزید خمیدگی دیتے ہوئے اس خط کے عجز و شکست آمیزی والی خوبی کو اُجاگر کیا گیا۔

۵۹۔ خطِ شکستہ ترمیم شدہ

خطِ شکستہ والی ہرات مرتضیٰ قلی نے جاری تو کر دیا مگر اس میں حُسن آہستگی سے آتا گیا۔ اس طرزِ تحریر میں رضائے عباسی یکتائے روزگار خطاط تھا جس نے اس خط کو رعنائی و تازگی بخشی۔ دورِ جدید میں اس کی ترمیم ایسے طریقے لائی گئی کہ حروف میں تسلسل و روانی کے ساتھ شکستگی کے احساس کو دور کرتے ہوئے ایک فاتح کی سی حیثیت پیدا ہو گئی۔

۶۰۔ خطِ شکستہ ماڈرن

مصوری اور خطاطی کی تکنیک میں ایرانی خطاطوں نے 17 صدی عیسوی کے آخر میں خطِ شکستہ کو ایجاد کیا۔ یہ ایک گھسیٹ کر لکھا جانے والا خط تھا مگر اس کی تہہ دار زاویوں میں بے پناہ حُسن پیدا کر دیا گیا جیسے حروف میں لکھائی نہیں بلکہ مصوری کی گئی ہو۔ اس دور میں بھی اس خط میں خوبصورت اضافے ہو رہے ہیں مگر اس کی مثال پاکستان میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ خطِ نستعلیق اور خطِ شکستہ خالصاً ایرانی خطاطوں کی ایجاد ہے اور اب خطِ نستعلیق و شکستہ اُن کے سرکاری خط میں مستعمل ہیں۔ ان خطوط میں ایرانی کاتب خطِ نسخ کے ساتھ اب بھی قرآن پاک کی لکھائی و تزئین کر رہے ہیں۔

دفتری اُمور میں خطِ نستعلیق اور عوامی خط کے طور پر شکستہ تحریر کو بہت اہمیت حاصل کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز ہے۔ خطِ شکستہ کو کہ ایک تڑپا، پسند کر رہے مگر اس میں مزید ماڈرنازم سمونے کے لئے جرات

کرنا پڑی۔ کیونکہ یہ بنیادی طور پر قلم سے لکھا جانے والا خط تھا لیکن سعید احمد بولدہ نے خط شکستہ ماڈرن کو قلم کی قید سے آزاد کرتے ہوئی خالصتاً مصورانہ انداز میں آبی رنگ استعمال کرتے ہوئے مو قلم اور Liner Holder سے یوں ڈیزائن کیا کہ اس میں دورِ حاضر کا نیا پن اور جدتِ ظہور میں آئی۔ حروف میں بھی خاصی تبدیلی لائی گئی اُوپر اُٹھتے ہوئے الفاظ مثلاً ’الف، ل، ک‘ وغیرہ سیدھے لکھے جانے کے علاوہ منحنی انداز میں یوں تخلیق کئے گئے کہ الفاظ میں ایک منفرد اداجھلکنے لگی۔

۶۱۔ خط شکستہ موڈی فانی

خطِ شکستہ اپنی اصلی حالت میں ایک خوبصورت اور بھرپور رواں خط ہے۔ یہ اپنی ایجاد یعنی 17 ویں صدی عیسوی کے آخر سے لے کر آج تک تقریباً تین سو سال سے مقبول ہے۔ ایران میں دوسرے خطوط کے ساتھ اس کو بہت وقعت حاصل ہے۔ دورِ جدید میں ہر فن کو خوب سے خوب تر بنانے کے لیے ترامیم کی گئیں۔ موجودہ Modification میں یہ خط اپنے اصول و ضوابط سے رُوگردانی کرتا ہوا نظر آتا ہے مگر اتنا بھی منحرف نہیں ہوا کہ اپنے قبیل (شکستہ خط) سے خارج ہو جائے اس کے کھڑے حروف میں وہی لہراتی جنبش جو اس کو قدرے ممتاز کرتی ہے دکھائی گئی ہے۔

۶۲۔ خطِ ریحانی ترمیم شدہ

خطِ ریحانی ابنِ مقلہ کے ایجاد کردہ خطوط میں سے ایک ایسا خط ہے جو اپنے نام کی طرح ریحان یعنی خوشبودار اور وسعت والا ہے۔

یہاں خوشبو سے مراد عذگی و خوبصورتی کے ہیں۔ نویں صدی عیسوی سے رائج یہ خط اپنی وقعت اور ساکھ میں یونہی ہے جیسے یہ ایجاد کے وقت تھا۔ خطِ ریحانی جیسے خوبصورت خط میں ترمیم بھی موجودہ دور میں ضروری سمجھی گئی جس سے اس خط میں مزید رعنائی و سلیقہ

واضح ترین خط وہ ہے جو خوبصورت ترین ہو۔

خطِ ریحانی کی ترمیم میں صرف مقصورانہ حسن کو اہمیت دیتے ہوئے الفاظ و معانی کو ہم آہنگ کر دیا گیا ہے کہ اس کا جمالیاتی حسن اور (Aesthetic) پہلو بڑھ گیا ہے۔

۶۳۔ خطِ توقعی ترمیم شدہ

علامہ الزہری پیوند کاری کو خطاطی میں فن کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ مشہور کاتب شاعر و ادیب محمد بن عبداللہ شیرازی کا قول ہے کہ خط ایک مشکل جیومیٹری ہے جس میں توازن و تناسب شرطِ اولین ہے۔ ‘لغت میں ترمیم کے معانی ہی اصلاح و درستگی اور مرمت و سنوارنے کے ہیں۔ پس ان تمام خوبیوں کو خطِ توقعی ترمیم شدہ میں سمودیا گیا کھڑے حروف میں سادہ بلندی اور لہراؤ نے اس خط کے حسن میں ایک انوکھا رنگ بھر دیا ہے۔

(نوٹ)۔ جن خطوط کی بناوٹ و تشکیل میں لفظ ترمیم شدہ، جدید و ماڈرن اور موڈی فائی آئے، وہ سعید احمد بودلہ (مؤلف) کی فنی کاوش ہے۔

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوهُ بِهَا ﴾

اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں پس ان ناموں سے اُس کو پکارو۔

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی

تاثير و توصيف

اللہ تعالیٰ کے الاسماء الحسنیٰ میں استعمال کردہ خطوط

The Name of Allah	ذات پاک اللہ تعالیٰ	خط کوئی	1-	اللہ
The Most Compassionate	بے حد رحم کرنے والا	خط ثلث قدیم میں خط گزرا	2-	الرحمن
Most Merciful	بڑا مہربان	خط شکستہ جدید	3-	الرحیم
The Sovereign	حقیقی بادشاہ	خط شکستہ (موڈی فائی)	4-	الملك
Free From All Blemishes	پاک	خط ثلث جدید	5-	القدوس
The Giver of Peace	سلامت رکھنے والا	خط محقق قدیم	6-	السلام
The Giver of Peace	امن دینے والا	خط ثلث	7-	المومن
The Protector	نگہبان	خط کوئی جدید	8-	المہمین
The Mighty One	سب پر غالب	خط کوئی جدید	9-	العزيز
The Compeller	سب سے زبردست	خط ثلث مملوک جدید	10-	الجبار
The Majestic	بڑائی والا	خط کوئی مرصع	11-	المتکبر
The Creator	پیدا کرنے والا	خط لارج محقق جدید	12-	الخالق
The Maker	عالم کا بنانے والا	خط محقق	13-	الباری
The Fashioner	صورت کا بنانے والا	خطی ترمیم شدہ	14-	المصور
The Great Forgiver	درگزر و پردہ پوشی کرنے والا	خط کوئی جدید	15-	الغفار
The Dominant	زبردست	خط شکستہ ترمیم شدہ	16-	القہار
The Bestower	بخشنے والا عطا کرنے والا	خط کوئی مرصع	17-	الوہاب
The Provider	رزق دینے والا	خط لارج محقق جدید	18-	الرزاق
Remover of Difficulties	کھولنے والا	خط ثلث جدید	19-	الفتاح
The All Knowing	جاننے والا	خط شکستہ جدید	20-	العلیم

The Constrictor	خط کوئی ترمیم شدہ	بند کرنے والا	21- القابض
The Expander	خط کوئی	کھولنے والا فراخی دینے والا	22- الباسط
The Abaser	خط ثالث ترمیم شدہ	پست کرنے والا	23- الخافض
The Exalter	خط لایع ثالث ترمیم شدہ	بلند کرنے والا	24- الرافع
The Honorer	خط نسی قدیم ترمیم شدہ	عزت دینے والا	25- المعز
The Dishonorer	خط حبل شکستہ (اثر بودلہ میں)	ذلت دینے والا	26- المذل
The All Hearing	خط ریحانی	سننے والا	27- السميع
The All Seeing	خط کوئی مرصع جدید	سب کچھ دیکھنے والا	28- البصير
The Judge	خط ریحانی ترمیم شدہ	حاکم مطلق	29- الحکم
The Just	خط کوئی جدید	عدل کرنے والا	30- العدل
The Subtle One	خط توقعی ترمیم شدہ	باریک بین	31- اللطيف
The Aware	خط کوئی جدید	باخبر اور آگاہ	32- الخبير
The Forbearing One	خط کوئی جدید	بروداد	33- الحليم
The Great One	خط کوئی جدید	بڑا بزرگ	34- العظيم
The All Forgiving	خط کوئی جدید	بخشنے والا	35- الغفور
The Appreciative	خط شکستہ	شکر پسند قدردان	36- الشکور
The High	خط کوئی جدید	بہت بلند و برتر	37- العلی
The Most Great	خط توقعی جدید	بہت بڑا	38- الکبير
The Preserver	خط کوئی ترمیم شدہ	سب کا نگہبان	39- الحفيظ
The Controller of Things	خط نیم کوئی جدید	قوت و روزی دینے والا	40- المقیت
The Reckoner	خط نیم کوئی جدید	سب کی کفایت کرنے والا	41- الحسیب
The Majestic	خط کوئی مرصع	بلند مرتبہ والا	42- الجلیل
The Benevolent	خط کوئی	بہت نرم کرنے والا	43- الرحيم

44-	الرقیب	نگہبان	خطِ رقا جدید	The Watchful
45-	المحبیب	قبول کرنے والا	خطِ کوئی	The Responsive
46-	الواسع	فراخی دینے والا	خطِ ریحانی ترمیم شدہ	The All Embrading
47-	الحکیم	حکمت والا	خطِ کوئی مرصع جدید	The Wise
48-	الودود	بہت محبت کرنے والا	خطِ ثلث ترمیم شدہ	The loving
49-	المجید	بڑا بزرگ	خطِ کوئی مرصع ترمیم شدہ	The Most Venerable
50-	الباعث	مُردوں کو زندہ کرنے والا	خطِ کوئی ترمیم شدہ	The Resurrector
51-	الشہید	حاضر و ناظر	خطِ کوئی ترمیم شدہ	The Witness
52-	الحق	برحق و برقرار	خطِ کوئی مرصع	The Truth
53-	الوکیل	بڑا کارساز	خطِ طغرا	The Trustee
54-	القوی	بہت طاقت و قوت والا	خطِ دیوانی	The Most Strong
55-	المتین	شدید طاقت والا	خطِ دیوانی	The Firm One
56-	الولی	مددگار حمایتی	خطِ دیوانی ترمیم شدہ	The Protecting Friend
57-	الحمید	قابلِ تحریف	خطِ کوئی	The Praiseworthy
58-	المحصى	گھیرے میں لینے والا	خطِ ریحانی	The One who Records
59-	المبدی	پہلے پیدا کرنے والا	خطِ مغربی بولڈ	The One who Records
60-	المعید	دوبارہ پیدا کرنے والا	خطِ مشق	The Restorer
61-	المحیی	زندگی دینے والا	خطِ محقق لارج	The Giver of Life
62-	الممیت	موت دینے والا	خطِ سنی	The Giver of Death
63-	الحی	ہمیشہ زندہ رہنے والا	خطِ سکر کوئی مرصع (جالی کوئی)	The Alive
64-	القیوم	سب کو قائم رکھنے والا	خطِ سکر کوئی مرصع (جالی کوئی)	The Self Subsisting

The Finder	خط کوئی مرصع	ہر چیز کو پانے والا	الواجد	65-
The Noble	خط شکستہ	بڑائی اور زندگی والا	الماجد	66-
The One	خط نستعلیق	ایک اکیلا	السواحد الاحد	67-
The Eternal	خط نسخ	بے نیاز	الصمد	68-
The Able	خط ثلث ملوک ترمیم شدہ	قدرت والا	القادر	69-
The Powerful	خط شکستہ (ماڈرن)	اقتدار رکھنے والا	المقتدر	70-
The Expediter	خط نسخ	پہلے اور آگے کرنے والا	المقدم	71-
The Delayer	خط نسخ	پیچھے اور بعد میں رکھنے والا	الموخر	72-
The First	خط مائیل ترمیم شدہ	سب سے پہلے	الاول	73-
The Last	خط مائل ترمیم شدہ	سب کے بعد	الآخر	74-
The Manifest	خط اقلیدی کوئی	ظاہر و آشکارہ	الظاهر	75-
The Hidden	خط اقلیدی کوئی	پوشیدہ و پنهان	الباطن	76-
The Governor	خط معکوس (نسخ مرصع)	کام بنانے والا	الوالی	77-
The Most Exalted	خط جزم ترمیم شدہ	سب سے بلند و برتر	المتعالی	78-
The Source of All Goodness	خط زلفی عروسی	احسان کرنے والا	البر	79-
The Acceptor of Repentance	خط استغلی + خط حرف النار	توبہ قبول کرنے والا	التواب	80-
The Avenger	خط طومار	بدلہ لینے والا	المنتقم	81-
The Pardoner	خط بولڈ ویٹرن کوئی	بہت زیادہ معاف کرنے والا	العفو	82-
The Compassionate	خط کوئی جدید	بہت مہربان	الرؤف	83-
The Eternal Owner of Sovereignty	خط ماڈرن مغربی فاسی اثر بولہ میں	ملکوں کا مالک	مالک الملک	84-

The Lord of Majesty and Bounty	خطِ بہار	بزرگی و بخشش کا مالک	ذوالجلال والاکرام	85-
The Equitable	خطِ طیل	عدل و انصاف قائم کرنے والا	المقسط	86-
The Gatherer	خطِ نصف	جمع کرنے والا	الجامع	87-
The Self Sufficient	بودلہ خطِ مشترکہ	بڑا بے نیاز و بے پرواہ	الغنی	88-
The Enricher	خطِ حیری (اثر ہیر و غلافی میں)	دولت مند کر دینے والا	المغنی	89-
The Preventer	خطِ غبار (شکست)	روک دینے والا	المانع	90-
The Distresser	بودلہ خطِ مشترکہ	ضرر پہنچانے والا	الضار	91-
The Propitious	مرصع انڈین نسخی قدیم	نفع پہنچانے والا	النافع	92-
The Light	خطِ ناخن (شکست)	نور والاروشنی والا	النور	93-
The Guide	خطِ مغربی سوڈانی	سیدھا راستہ دکھانے والا چلانے والا	الہادی	94-
The Incomparable	خطِ ماعی (شکست)	بے مثال چیزوں کا ایجاد کرنے والا	البدیع	95-
The Everlasting	خطِ باری ترسیم شدہ	ہمیشہ رہنے والا	الباقی	96-
The Supreme Inheritor	خطِ مغربی تیروانی	سب کے بعد موجود رہنے والا	الوارث	97-
The Guide to the Right Path	خطِ مغربی اندلسین	راستی پسند کرنے والا	الرشید	98-
The Patient	خطِ شفیعہ	بڑا تحمل والا	الصبور	99-

الاسماء الحسنیٰ کی تاثیر و اوصاف

1-	اللہ	معبود حقیقی کا نام	Allah	The Name of Allah
----	------	--------------------	-------	-------------------

Designed in: Kufic Script

اللہ۔ معبود حقیقی کا نام مبارک ہے۔ یہ نام کسی بھی طور حقیقتاً یا مجازاً کسی کے لیے بھی نہیں بولا جاسکتا۔ اس کے ورد سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و محبت پیدا ہوگی۔ بے چینی و کمزوری دل دُور ہوتی ہے۔ راحت و سکونِ قلب اور مرض سے شفا و قوتِ ارادی کے لیے اس کے ورد سے کامل یقین اور عزم کی قوت نصیب ہوگی۔ اس نام مبارک کی تسبیح و حمد کرنے والے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور حضور پاک ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

2-	الرحمن	بے حد رحم کرنے والا	Ar-Rahman	The Compassionate
----	--------	---------------------	-----------	-------------------

Designed in: Khat Gulzar in Thuluth

اس مبارک نام کا ورد کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ہر نماز کے بعد یا رَحْمٰن پڑھنے سے ہر قسم کی غفلت و سختی دُور ہوگی۔ مریض کو صحت و تندرستی ملے گی اور دل نرم ان شاء اللہ ہو جائے گا۔

3-	الرحیم	بڑا مہربان	Ar-Rahim	Most Merciful
----	--------	------------	----------	---------------

Designed in: Shikasteh Modify

روزانہ ہر نماز کے بعد یا رحیم کا ورد کرنے والا ہر قسم کی سختی اور غفلت سے محفوظ رہے گا اور مخلوق خدا مہربان ہوگی۔ آخرت آسان اور ان شاء اللہ ایمان سلامت رہے گا۔

4-	الملك	بادشاہ حقیقی	Al-Malik	The Sovereign
----	-------	--------------	----------	---------------

Designed in: Shikasteh Modify

اس کا ورد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ غنی فرمادیں گے۔ نماز فجر کے بعد اس کا ورد کرنے والے کی تمام حاجتیں ان شاء اللہ پوری ہوں گی اور عزت و وقار نصیب ہوگا۔

5-	القدوس	برائیوں سے پاک ذات	(Al-Quddus)	Free from all Blemishes
----	--------	--------------------	-------------	-------------------------

Designed in: Modify Thuluth

اس نام مبارک کا ورد کثرت سے کرنے والے کا دل ان شاء اللہ روحانی اور پوشیدہ جسمانی بیماریوں کو دور کر دے گا۔ اور بُری عادات و خصلت سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

6-	السلام	سلامت رکھنے والا	As-Salam	The giver of Peace
----	--------	------------------	----------	--------------------

Designed in: Early Muhaqqaq

اس نام مبارک کی تسبیح کرنے والا رحم دل ہو جاتا ہے اور کبھی اندھا یا لاچار نہیں ہوگا۔ بیمار کو صحت یابی بخشنے۔ اس کا ورد کرنے والا تمام آفات سے محفوظ رہے گا اور خاتمہ بالخیر ہوگا۔ بفضلہ تعالیٰ

7-	المومن	امن دینے والا	Al-Mumin	The Safety Giver
----	--------	---------------	----------	------------------

Designed in: Jhulus Script

اس کے ورد سے شیطانی فتنہ انگیزیاں دور ہوں گی۔ دشمنوں سے بچا رہے گا اور وہ مطیع ہوئے تسبیح کرنے والا ہر طرح کے نقصان اور خوف سے محفوظ رہے گا۔

8-	المہيمن	نگہبان	Al-Muhaymin	The Protector
----	---------	--------	-------------	---------------

Designed in: Kufic Script Modern

صدق دل سے اس نام باری تعالیٰ کا ورد کرنے والے کی جان و مال محفوظ رہتا ہے۔ اور دنیاوی آفات سے چھٹکارا ملتا ہے۔ دورانِ سفر اور گھر میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

9-	العزیز	سب پر غالب	Al-Aziz	The Mighty One
----	--------	------------	---------	----------------

Designed in: Modify Kufic Script

اس نام مبارک کو پڑھنے والا اس کی برکت سے معزز ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُسے مستغنی بنا دیں کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

گے اور وہ کبھی کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ گئی ہوئی عزت دوبارہ بحال ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

10-	الجبّار	سب سے زبردست	Al-Jabbar	The Compeller
-----	---------	--------------	-----------	---------------

Designed in: Khat Mamluk Thuluth Modern

رب ذوالجلال کے اسماء میں سے اس نام مبارک کے ورد کرنے والے کو حق تعالیٰ ظالموں کے ظلم و قہر سے محفوظ رکھے گا۔ اس نام باری تعالیٰ کی تسبیح کرنے والا لوگوں کی نظروں میں باوقار ہوگا۔

11-	المتکبر	بہت بڑائی اور بزرگی والا	Al-Mutakbbir	The Majestic
-----	---------	--------------------------	--------------	--------------

Designed in: Ornamental Kufic Script

ہر نیک کام کی اس نام سے ابتداء کرنے والا ان شاء اللہ کامیاب ہوگا۔ اور اس اسم مبارک کا کثرت سے ورد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت اور بڑائی عطا فرمائیں گے۔

12-	الخالق	پیدا کرنے والا	Al-Khalik	The Creator
-----	--------	----------------	-----------	-------------

Designed in: Modern Larg Muhaqqaq Script

اس نام باری تعالیٰ کا ورد کرنے والا ان شاء اللہ تمام آفات اور غیبتوں سے محفوظ رہے گا اور اپنے غصہ پر قابو رکھے گا۔ اگر کسی عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو وہ اس کا ورد مسلسل رکھے۔ یہاں تک کہ ان شاء اللہ حمل برقرار ہوگا اور اولاد صالح نصیب ہوگی۔

13-	الباری	جان ڈالنے والا	Al-Bari	The Maker
-----	--------	----------------	---------	-----------

Designed in: Muhaqqaq Script

اللہ تعالیٰ کے اس نام مبارک کا ورد کرنے والے کا چہرہ حسین اور دل نور ایمان سے منور ہو جاتا ہے۔ اس کے ورد سے اولاد صالح نصیب ہوگی۔ میاں بیوی دونوں اس نام باری کا ورد کریں انشاء اللہ حسین و جمیل نیک اور دراز عمر فرزند نصیب ہوگا۔

14-	المصور	صورت بنانے والا	Al-Musawwir	The Fashioner
-----	--------	-----------------	-------------	---------------

Designed in: Nasahki Script Modify

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللہ تعالیٰ کے اس نام مبارک کا ورد کرنے والے کا چہرہ حسین اور دل نور ایمان سے منور ہو جاتا ہے۔ اس کے ورد سے اولاد صالح نصیب ہوگی۔ میاں بیوی دونوں اس نام باری کا ورد کریں ان شاء اللہ حسین و جمیل اور دراز عمر فرزند نصیب ہوگا۔

15-	الغفار	بخشنے اور پردہ پوشی کرنے والا	Al-Ghaffar	The Great Forgiver
-----	--------	-------------------------------	------------	--------------------

Designed in: Modern Kufic Script

اس نام مبارک کا ورد کرنے والے کی حق تعالیٰ مغفرت فرمائیں گے اور وہ اس دنیا میں بھی سُرخ رو اور عزت پائے گا۔ نیک مقصد کے لیے ورد کرنے والے کو ربِ جلیل مقصد و برتری عطا فرمائے گا۔

16-	القہار	زبردست، قابو میں رکھنے والا	Al-Qahhar	The Dominant
-----	--------	-----------------------------	-----------	--------------

Designed in: Modify Shikasteh Script

اس نام مبارک کے ورد سے اللہ تعالیٰ دنیاوی محبت ختم اور اپنی محبت عطا فرماتے ہوئے سُرخ رو اور سر بلندی عطا فرمائینگے۔ دشمنوں پر غلبہ اور انہیں زیر کرے گا۔ اس کے ورد سے اللہ تعالیٰ اپنی محبت عطا فرمائے گا اور دنیاوی و اخروی انعامات ان شاء اللہ نصیب ہوں گے۔

17-	الوہاب	بخشنے والا اور عطا کرنے والا	Al-Wahhab	The Bestower
-----	--------	------------------------------	-----------	--------------

Designed in: Ornamental Kufic Script

اس نام مبارک کا کثرت سے ذکر کرنے والے کو ربِ ذوالجلال فقر و فاقہ سے محفوظ رکھے گا اور تمام نیک حاجات پوری ہوں گی۔ صدق دل سے ورد کرنے والا نرم دل و نرم طبیعت ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نام مبارک کے ورد سے دنیا اور آخرت میں اپنی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

18-	الرزاق	رزق دینے والا	Ar-Razzaq	The Provider
-----	--------	---------------	-----------	--------------

Designed in: Modern Large Muhaqqaq Script

رب کریم اپنے اس نام مبارک کا ورد کرنے والے پر رزق کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بیماری اور مفلسی بھی دُور کرتے ہوئے اپنی خاص رحمتیں و نعمتیں عطا کر کے روزی فراخ کر دیتا ہے۔

19-	الفتاح	کھولنے والا، مشکل کشا	Al-Fattah	Remover of Difficulties
-----	--------	-----------------------	-----------	-------------------------

Designed in: Modern Thuluth Scrip

اللہ تعالیٰ اپنے اس نام کے وظیفہ کی برکت سے تنگدستی اور دنیاوی مقدمات سے بری فرماتا ہے۔ کثرت سے اس نام مبارک کے پڑھنے والے کا دل نور ایمان سے لبریز کرتے ہوئے مشکل کام کی گرہیں کھول دیتا ہے۔

20-	العلیم	جاننے والا	Al-Alim	The All knowing
-----	--------	------------	---------	-----------------

Designed in: Modern Shikasteh Script

اللہ تعالیٰ علم و حکمت اور معرفت کے دروازے اپنے اس نام کے پڑھنے اور ورد کرنے والے پر کھول دیتا ہے۔ اس نام مبارک کے وظیفہ سے علم و آگاہی نصیب ہوتی ہے اور سوجھ بوجھ کی نعمت ملتی ہے اور قوتِ حافظہ بھی بڑھ جاتی ہے۔

21-	القابض	بند کرنے والا روزی تنگ کرنے والا	Al-Qabid	The Constrictor
-----	--------	----------------------------------	----------	-----------------

Designed in: Modify Kufic Script

اس نام مبارک کا ورد کرنے والا ہر گناہ سے بچا رہے گا۔ جادو کے اثر سے محفوظ اور کسی کی بددعا اُس پر اثر نہ کرے گی۔ جن بھوت کا اثر اس نام کے وظیفہ سے جاتا رہتا ہے۔ بھوک، پیاس، زخم اور درد کی تکلیف سے بفضلِ خدا محفوظ رہے گا۔

22-	الباسط	کھولنے والا روزی بڑھانے والا	Al-Basit	The Expander
-----	--------	------------------------------	----------	--------------

Designed in: Kufic Script

اس نام مبارک کا ورد کرنے والا سخی دل ہو جاتا ہے۔ اس کی روزی میں برکت اور وسیع کردی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس نام کی تسبیح کرنے والے کے ساتھ ہر ایک نرمی سے پیش آنے لگتا ہے۔ اس کے مشکل ترین کاموں کی گریہیں بھی رب جلیل کھول دیتا ہے۔

23-	الخافض	پست کرنے والا	Al-Khafid	The Abaser
-----	--------	---------------	-----------	------------

Designed in: Modify Thuluth Script

اللہ وتبارک تعالیٰ کے اس نام مبارک کا وظیفہ کرنے والے کے دشمن زیر اور فرشتے اُس کی حفاظت پر مامور کر دیئے جاتے ہیں۔ رب جلیل اپنی رحمت خاص سے دنیا و آخرت کی نعمتیں نصیب فرماتا ہے۔

24-	الرافع	بلند کرنے والا	Ar-Rafi	The Exalter
-----	--------	----------------	---------	-------------

Designed in: Modify Larg Thuluth Script

اس نام مبارک کے وظیفہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایک بلند مقام عطا فرماتا ہے اور مخلوق خدا سے بے نیازی اور تو نگری رب کی طرف سے اس بندے کے لیے لکھ دی جاتی ہے۔ ”الرافع“ کا ورد کرنے والا ایک ہر دلعزیز اور دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔ اس کو صدق دل سے پڑھنے والا کبھی بیروزگار نہیں رہتا ہے اور رب کی طرف سے اسے ایک خاص رزق عنایت فرمایا جاتا ہے۔

26-	المُذِل	ذلت دینے والا	Al-Muzil	The Dishonorer
-----	---------	---------------	----------	----------------

Designed in: Habal Script in Shikasteh with Bodla influence.

سجدے میں جا کر خدا کی بڑائی اور اس نام کے ورد و وظیفہ کرنے سے رب کریم اس شخص کو ہر قسم کے شر اور ظالم کے ظلم سے بچالے گا۔ حاسد اور اُس کے دشمن زیر کر دیئے جائیں گے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

گے۔ صاحبِ وظیفہ کو ان شاء اللہ ربِّ جلیل عزت اور وقار نصیب عطا فرمائے گا۔

27-	السَّمِيعُ	سننے والا	Al-Sami	The All Hearing
-----	------------	-----------	---------	-----------------

Designed in: Rayhani Script

اس نامِ مبارک کے وظیفہ سے اُس کی ہر نیک دُعا قبول کر لی جائے گی۔ صاحبِ وظیفہ ہر کسی کی نظر میں ممتاز اور خُدا کی شفقت و رحمت کا حق دار انشاء اللہ ہوگا۔ اس اسمِ مبارک کا عامل دنیا و آخرت میں تو نگر بنادیا جائے گا۔

28-	البَصِيرُ	دیکھنے والا	Al-Basir	The All Seeing
-----	-----------	-------------	----------	----------------

Designed in: Modern Ornamental Kufic Script.

اللہ تعالیٰ ہر شے کا دیکھنے والا ہے اپنے اس نام کی تسبیح کرنے والے کی آنکھوں میں ایک خاص روشنی رب کریم عطا فرماتا ہے اور انشاء اللہ وہ کبھی اندھانہ ہوگا اور اس کے دل میں نور ایمان بھر دیا جاتا ہے۔ اس کا ورد کرنے والا نیکی کی باتوں پر خوش ہوگا اور برائی کو بُرا سمجھتے ہوئے اس سے بچے گا اور دوسروں کو بھی نیکی کی تلقین کرے گا۔

29-	الحَكَمُ	حاکم مُطلق	Al-Hakam	The Judge
-----	----------	------------	----------	-----------

Designed in: Modify Rayhani Script

اس مبارک نام کی تسبیح کرنے والا کشف والہام سے رب کی طرف سے نوازا جاتا ہے اور اس کی دل کو اسرار و رموز و معرفت خداوندی سے منور کر دیا جائے گا۔ بفضلِ ربی اس نامِ خدا کا عامل دنیا و آخرت میں ممتاز ہوگا، اگر وہ اعظا ہے تو اس کے وعظ کا بہت اثر ہوگا۔

30-	الْعَدْلُ	عدل کرنے والا	Al-Adal	The Just
-----	-----------	---------------	---------	----------

Designed in: Kufic Modern Script

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارک عدل و انصاف کرنے والی ہے۔ اُس کے اس نامِ مبارک کا اعتراف بار بار کرنے یعنی تسبیح و ورد کرنے والا ہر قسم کی آفات و بلیات اور دُکھ و رنج سے اللہ کے فضل سے محفوظ رہے گا اور اس کو اس دنیا میں بھی انصاف ملتے ہوئے مقدمات سے

بری کر دیا جائے گا۔

31-	اللطیف	باریک بین لطف و کرم کرنے والا	Al-Latif	The Subtle One
-----	--------	----------------------------------	----------	----------------

Designed in: Modify Tawqi Script

اس نام خدا کی تسبیح کرنے والا نرم خو اور نرم مزاج ہو جاتا ہے۔ رزق میں برکت اور اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اُس پر ہوگی۔ خُلم خداوندی سے اُس کے سب کام پورے ہوں گے۔ اس نام کا عامل فقر و فاقہ دُکھ و بیماری و تنہائی اور ہر طرح کی مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ بیماری، مفلسی و لا چاری دُور ہوگی اور وہ ان شاء اللہ تو نگر بنا دیا جائے گا۔

32-	الخَبِيرُ	خبردار۔ آگاہ	Al-Khabir	The Aware
-----	-----------	--------------	-----------	-----------

Designed in: Modern Kufic Script

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارک ہر چیز سے آگاہ و خبردار ہے۔ اپنے اس نام کے صدقے رب کریم اس کا ورد کرنے والے کو سوجھ بوجھ بھلے بُرے کی تمیز بخشتے ہوئے اُس پر پوشیدہ راز بذریعہ کشف آشکارہ کر دیتا ہے۔ اور وہ ان شاء اللہ خواہشات نفسانی سے بچا رہے گا۔

33-	الْحَلِيمُ	بردبار	Al-Halim	The Forbearing
-----	------------	--------	----------	----------------

Designed in: Modern Kufic Script

اس نام مبارک کا ورد انسان کو بے حد نرم اور بُردبار بنا دیتا ہے۔ دشمنوں کی برائیاں اور سختیاں اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ طبعیت میں میانہ روی اور آہستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس نام مبارک کی تسبیح کرنے والا آفتوں سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور اُسے خیر و برکت نصیب ہوگی۔

34-	الْعَظِيمُ	بُزرگ	Al-Azim	The Great One
-----	------------	-------	---------	---------------

Designed in: Modern Kufic Script

اللہ تعالیٰ اپنے اسم مبارک کے ورد کی برکت سے انسان کو وقار اور برکت نصیب فرماتا کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہے۔ دشمن زیر ہونگے اور مرتبہ بلند ہوگا۔ صدق دل سے اس کی تسبیح کرنے والے کو انشاء اللہ عزت و عظمت، نصیب ہوگی اور وہ دوستوں و عزیزوں میں سرخرو رہے گا۔

35-	الْغَفُورُ	بخشنے والا	Al-Ghafur	The All forgiving
-----	------------	------------	-----------	-------------------

Designed in: Modern Kufic Script

اللہ عزوجل ہی بخشنے اور مغفرت فرمانے والا ہے۔ وہی غفور و رحیم ہے اس کے اس نام مبارک کے وظیفہ سے ایک انسان کے تمام گناہ معاف فرمادیئے جاتے ہیں اور تکلیف و رنج دور ہوتے ہوئے ان شاء اللہ راحت و سکون میسر ہوگا۔ مال و اولاد میں برکت ملے گی۔ بفضل خدا یہی قلب دور ہونے کے ساتھ دل میں روشنی اور وسعت نصیب ہوگی۔

36-	الشُّكُورُ	شکر پسند	Ash-Shakur	The Appreciative
-----	------------	----------	------------	------------------

Designed in: Shikasteh Script

کوئی شخص معاشی تنگی، دکھ درد اور کسی بھی رنج و غم میں مبتلا ہو تو رب جلیل کے اس نام مبارک کا ورد اپنی زبان پر رکھے ان شاء اللہ اُسے ان تکلیفوں سے رہائی نصیب ہوگی اور دین و دنیا میں عزت و وقار بلند ہوگا۔ اس وظیفے سے اُخروی و دُنیوی مرتبہ بڑھتا ہے اور ان شاء اللہ اُس کے رسول ﷺ کی قربت نصیب ہوگی۔

37-	الْعَلِيُّ	بلند و برتر	Al-Aliyy	The High
-----	------------	-------------	----------	----------

Designed in: Modern Kufic Script

اللہ تعالیٰ کے اس نام مبارک کے ورد سے دنیا و آخرت کی خوبیاں و نیکیاں میسر ہوتی ہیں اور وہ لوگوں کی نظروں میں ممتاز و نمایاں ان شاء اللہ رہے گا۔ اس اسم مبارک کے ورد سے تندرستی و توانائی ملتی ہے اور ہر قسم کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

38-	الْكَبِيرُ	بہت بڑا	Al-Kabir	The Most Great
-----	------------	---------	----------	----------------

Designed in: Modern Tawqi Script

اللہ عزوجل سب سے بڑا ہے بڑائی عظمت اُسی کے لیے ہے روزانہ اس نام کی تسبیح انسان کو کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

لوگوں میں ایک خاص مقام عطا فرماتی ہے بیماری سے جلد شفا یابی نصیب ہوتی ہے اور عہدہ بحال ہو جاتا ہے۔

39-	الحَفِیْظُ	نگہبان، محافظ	Al-Hafiz	The Preserver
-----	------------	---------------	----------	---------------

Designed in: Modify Kufic Script

اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہے۔ اس نام مبارک کا ورد ایک شخص کو ہر طرح کے خوف و خطر اور نقصان سے محفوظ انشاء اللہ رکھے گا۔ اگر بیمار اس کا ورد تسبیح کرے تو شفا پائے اور سکون قلب نصیب ہو۔ ربّ ذوالجلال مال و جان کی حفاظت اس کے ورد کرنے والے کی فرماتا ہے۔ آئینی اثرات اس کے ذکر سے دُور ہو جاتے ہیں۔

40-	المُقِیْتُ	قوت دینے والا	Al-Muqit	The Controller of Things
-----	------------	---------------	----------	--------------------------

Designed in: Modern Semi Kufic Script

ربّ کریم اپنے اس اسم مبارک کے ورد تسبیح سے بیماروں کو شفا کمزوروں کو توانائی اور بے روزگار کو تو انگر بنادیتا ہے۔ اس نام مبارک کا ورد ضدّی پن کو دور کرتا ہے اور نیک عادات غلبہ پاتے ہوئے برائی دور ہوتی ہے۔

41-	الحَسِیْبُ	کفایت کرنے والا، حساب لینے والا	Al-Hasib	The Reckoner
-----	------------	---------------------------------	----------	--------------

Designed in: Modern Semi Kufic Script

اس کا ورد کرنے والا ہر طرح اور ہر شے کے ڈر و خوف سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کا ذکر اپنا شعار بنالینا چاہیے۔ اس اسم مبارک کی تسبیح ایک شخص کو کفایت کرتی ہے روز محشر اس کا حساب و کتاب آسان ہو جاتا ہے۔ دُنیاوی تنگیوں ان شاء اللہ دور ہو کر ربّ کی نصرت نصیب ہوگی۔

42-	الْجَلِیْلُ	بلند مرتبہ والا	Al-Jalil	The Majestic
-----	-------------	-----------------	----------	--------------

Designed in: Ornamental Kufic Script

بکثرت یا نسخ کے ورد کرنے والے کو رب العالمین عزت و عظمت، قدر و منزلت اور بزرگی کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عطا فرماتا ہے اس کی حاجتیں رَّب تعالیٰ پوری کرتا ہے۔ مصائب و آلام اور دکھ درد، دُور ہو کر کامیابی و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔

43-	الْكَرِيمُ	بہت کرم کرنے والا	Al-Karim	The Benevolent
-----	------------	-------------------	----------	----------------

Designed in: Kufic Script

رَب پاک بار بار کرم کرنے والا ہے اس نام مبارک کا ورد ایک شخص پر اللہ تعالیٰ کے کرم کے دروازے کھول دیتا ہے۔ جس سے وہ خوش اخلاق اور نرم خُو ہو جاتا ہے۔ اس کے ورد سے سخاوت میسر ہوتے ہوئے تو نگرانی نصیب ہوتی ہے۔

44-	الرَّقِيبُ	نگہبان	Al-Raqib	The Watchful
-----	------------	--------	----------	--------------

Designed in: Modern Riqua Script

جو شخص اپنے اہل و عیال اور مال و منال پر اور اپنے اُپر اس نام مبارک کا ورد کر کے روزانہ دم کرے اِنْ شاء اللہ وہ سب آفات سے محفوظ رہے گا۔ اس کا ورد کرنے والا سفر کی صعوبتوں سے بچا رہے گا۔ غلط صحبت اور بُری عادات اس کی تسبیح سے دُور ہو جاتی ہیں۔

45-	الْمُجِيبُ	قبول کرنے والا	Al-Mujib	The Responsive
-----	------------	----------------	----------	----------------

Designed in: Kufic Script

جو شخص صدق دل سے یا نِسخ کا وظیفہ اپنا شعار بنا لے رَّب کریم اِنْ شاء اللہ اس کی نیک دعائیں اور احسن تمنائیں قبول و مقبول فرماتا ہے۔

46-	الْوَاسِعُ	فراخی دینے والا	Al-Wasi	The All - Embracing
-----	------------	-----------------	---------	---------------------

Designed in: Modern Rayhani Script

جو بندہ خُدا بکثرت یا وَّاسِع کا ورد رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس نام مبارک کے طفیل اِنْ شاء اللہ دنیا اور آخرت کی دولت سے مالا مال ہوگا۔ اس نام باری تعالیٰ کی تسبیح سے دماغی وسعت اور حافظہ تیز ہو جاتا ہے اس نام مبارک کا عامل سخی کر دیا جاتا ہے۔ جو حاجت مندوں کی حاجت روائی بھی کرے گا اور اس کے ہر نیک کام میں برکت و فضل رُبی شامل

ہو جاتا ہے۔

47۔	الحَكِيمُ	حکمت والا	Al-Hakim	The Wise
-----	-----------	-----------	----------	----------

Designed in: Modern Ornamental Kufic Script

رَبِّ تعالیٰ کی ذات حکمت و عظمت والی ہے۔ یا حکیمؑ کا ذکر بکثرت کرنے والے کو باری تعالیٰ علم و حکمت اور دانشمندی عطا فرماتے ہوئے مخلوق خدا میں ممتاز کر دیتا ہے۔ اُس کے نیک کام پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں اور خلائق کی نگاہ میں اللہ کے فضل سے عزت بڑھ جاتی ہے۔

48۔	الْوَدُودُ	بہت محبت کرنے والا	Al-Wadud	The Loving
-----	------------	--------------------	----------	------------

Designed in: Modify Thuluth Script

رَبِّ کریم کے اس نام مبارک کا ورد کرنے والے کو باہمی محبت نصیب ہوتی ہے۔ نیک مقاصد کے لیے پڑھنے والے کی دلی مرادیں اللہ کے فضل سے پوری ہو جاتی ہیں۔ اس متبرک نام کے وظیفہ کرنے والے کے ساتھ ہر کوئی نرم خوئی اختیار کرے گا اور وہ دین و دنیا میں ممتاز ان شاء اللہ بنا دیا جاتا ہے۔

49۔	الْمَجِيدُ	بڑا بزرگ	Al-Majid	The Most Venerable
-----	------------	----------	----------	--------------------

Designed in: Modify Ornamental Kufic Script

اس اسم پاک کا ورد کرنے والا بہترین صفات کا مالک اور صاحبِ عظمت اپنے رب کی طرف سے بنا دیا جاتا ہے۔ مریضِ صدق دل سے اس کا وظیفہ کرے تو شفا یاب ہوتا ہے اور موذی امراض اس کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے۔ اس نام مبارک کے بار بار پڑھنے والے کو ان شاء اللہ بہت عزت و عظمت نصیب ہوتی ہے۔

50۔	الْبَاعِثُ	مردوں کو زندہ کرنے والا	Al-Ba'ith	The Resurrector
-----	------------	-------------------------	-----------	-----------------

Designed in: Modify Kufic Script

اللہ تعالیٰ کے اس جمالی نام مبارک کی ہمیشہ تلاوت اور ورد کرنے والا زندہ دل، عالی کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دماغ، قوت والا اور ہوشیار و انا بنا دیا جاتا ہے۔ مخلوق خدا میں اس کا چرچا نیک نامی کے لیے انشاء اللہ کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اُلفت نصیب اُس کے کرم سے ہوگی۔ اور اس کی سُستی و کاہلی رب ذوالجلال کی طرف سے مٹا دی جائے گی۔

51۔	الشہیدُ	حاضر و ناظر	Ash-Shahid	The Witness
-----	---------	-------------	------------	-------------

Designed in: Modify kufic Script

اس نام مبارک کا کثرت سے ورد کرنے والا روزِ قیامت رَبِّ تعالیٰ سے اِنْ شاء اللہ مُشترَف ہوگا۔ اُس کے بیوی بچے اور وہ افراد جو اس کے تحت ہیں اِس کے وظیفہ سے مطیع و تابع فرمان بنادینے جائیں گے۔

52۔	الحَقُّ	برحق و برقرار	Al-Haqq	The Turth
-----	---------	---------------	---------	-----------

Designed in: Ornamental Kufic Script

اس متبرک اسم تعالیٰ کا ورد کرنے والے کا گمشدہ سامان بفضلِ خدا مل جاتا ہے اور وہ مزید نقصان سے بھی اِنْ شاء اللہ بچے رہے گا اس نام مبارک کے وظیفہ سے پختگی ایمان حاصل ہوتے ہوئے خُدا اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے اور فنا کی حقیقتوں سے آشنا ہو جاتا ہے۔

53۔	الْوَكِيلُ	بڑا کارساز	Al-Wakil	The Turstee
-----	------------	------------	----------	-------------

Designed in: Tughra Script

یا وکیل کی تسبیح کرنے والا اِنْ شاء اللہ آسمانی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔ اس کے ورد سے اللہ تعالیٰ کی نصرت و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔ اس اسم مبارک کے عامل کی رَبِّ کریم خزانہ غیب سے امداد فرماتے ہیں۔ اور اس کے جان و مال کی حفاظت بھی اُس کے رَبِّ کی طرف سے کی جاتی ہے۔

54۔	الْقَوِيُّ	بہت طاقت و قوت والا	Al-Qawi	The Most Strong
-----	------------	---------------------	---------	-----------------

Designed in: Diwani Script

اللہ تعالیٰ کے اس نام مبارک کے ورد سے قوت و طاقت نصیب ہوتی ہے۔ وہ دشمنوں کے مظالم سے بچا رہے اور ان شاء اللہ وہ عالی ہمت بنا دیا جائے گا۔ حاملہ بی بی اسے اگر صدق دل سے پڑھے تو ہر قسم کی آسانیاں پیدا ہوں گی۔ اس کے وظیفہ سے شیطان مغلوب ہو جاتا ہے۔

55-	المَتِّينُ	شدید طاقت والا	Al-Matin	The Firm One
-----	------------	----------------	----------	--------------

Designed in: Diwani Script

اللہ تعالیٰ کے اس نام مبارک کے ورد سے مشکل کام آسان بنا دیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عنایت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر ماں کا دودھ بچے کے لیے ناکافی ہو تو اس کے وظیفہ سے ان شاء اللہ فراوانی پیدا ہوگی بچہ روتا اور ضد کرتا ہو تو اس کے ورد سے رب کریم اُسے صبر و سکون عطا فرمائے گا۔

56-	الْوَلِيُّ	مددگار حمایتی	Al-Wali	The Protecting Friend
-----	------------	---------------	---------	-----------------------

Designed in: Modify Diwani Script

اس کے ورد کرنے والے کے دل میں باہمی ہمدردی، بھائی چارہ، یگانگت و محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ کافروں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس نام مبارک کا وظیفہ کرنے والے کے ساتھ ہر کوئی سلوک و محبت اور اخلاق سے پیش آئے گا۔ اس کے ورد سے نیک خصلتیں پیدا ہوتی ہیں۔

57-	الْحَمِيدُ	قابل تعریف	Al - Hamid	The Praise Worthy
-----	------------	------------	------------	-------------------

Designed in: Kufic Script

بری خصلت اور بد اخلاقی اس نام مبارک کے وظیفہ سے ان شاء اللہ دور ہو جائے گی۔ نگاہ میں شرم و حیا اس کے ورد سے نصیب ہوتی ہے۔ اس کی تسبیح غیبت سے دور رکھتی ہے اور وہ سب کی عزت و توقیر کرتے ہوئے مخلوق خدا میں مُقَرَّب ہوگا۔ ان شاء اللہ

58-	المُحْصِي	گھیرے میں لینے والا	Al-Muhsi	The One who Records
-----	-----------	---------------------	----------	---------------------

Designed in: Rayhani Script

اللہ تعالیٰ کے اس نام مبارک کا وظیفہ کرنے والا ہر وقت خدا کی پناہ اور نصرت و امان میں رہے گا اور اس کی منزل آسان ہوگی۔ وہ ان شاء اللہ عذاب قبر اور عذاب آخرت سے محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی شفقت اُسے گھیرے میں لئے رکھے گی۔

59-	المُبْدِئُ	پہلے پیدا کر نیوالا	Al-Mubdi	The Originator
-----	------------	---------------------	----------	----------------

Designed in: Bold Maghribi Script

اللہ تعالیٰ اپنے اس نام مبارک کے ورد سے اولاد صالح و زینہ عطا فرمائے گا اور مرادیں برآتی ہیں۔ حمل ضائع ہو جاتا ہو تو اس اسم مبارک کے ورد پاک سے ان شاء اللہ قرار پائے گا۔ رب ذو الجلال یہ مکمل بھروسہ میسر ہوتا ہے۔

60-	المُعِيدُ	دوبارہ پیدا کرنے والا	Al-Muid	The Restorer
-----	-----------	-----------------------	---------	--------------

Designed in: Msahq Script

یامُعیدُ کے ورد اور تسبیح سے گمشدہ بچہ یا بچی کی ان شاء اللہ بحفاظت واپسی ہوگی۔ اگر کوئی مال و اسباب یا چیز بھی گم ہوگئی ہو تو اس کے دلی ورد سے ان شاء اللہ مل جائے گی۔ کوئی شخص جس کا نقصان ہو گیا ہو یا پہلے نیکی کرتا رہا اب پھر گیا اس کے ورد سے ان شاء اللہ پہلے حالت پہ آجائے گا۔ کام میں دل اُچاٹ رہتا ہو اور اس مبارک نام خدا کے وظیفہ سے دل جمعی نصیب ہو اور اعانت خداوندی ان شاء اللہ نصیب ہوگی۔

61-	المُحْيِي	زندگی دینے والا	Al-Muhyi	The Giver of Life
-----	-----------	-----------------	----------	-------------------

Designed in: Large Muhqqaq Script

اس مبارک نام کا ورد کرنے والے کو اللہ بزرگ و برتر صحت عطا فرماتا ہے قید و بند کی صعوبتیں دور کرتا ہے۔ عبادات میں ان شاء اللہ دل لگے گا انعامات خداوندی سے سرفراز کیا جائے گا۔

62-	المُمِيتُ	موت دینے والا	Al-Mumit	The Giver of Death
-----	-----------	---------------	----------	--------------------

Designed in: Sini Script

اس کے ورد پاک سے اِن شاء اللہ نفس مطیع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دشمنوں کو زیر کرے گا۔ اس کا ذکر کرنے والا ہمیشہ اپنے نفس اور شیطان پر غالب رہتا ہے۔

63-	الْحَيُّ	ہمیشہ زندہ رہنے والا	Al-Hayy	The Alive
-----	----------	----------------------	---------	-----------

Designed in: Square Ornamental Kufic Script

اس اسم ربی کے ورد سے بیماری و لاچارگی دور ہو جاتی ہے۔ اور دینی و دنیوی نعمتیں اِن شاء اللہ میسر ہوں گی۔ اس کی تسبیح کرنے والے کی روحانی قوت بفضل خدا بڑھ جاتی ہے۔

64-	الْقَيُّومُ	سب کو قائم رکھنے والا	Al-Qayyum	The Self Subsisting
-----	-------------	-----------------------	-----------	---------------------

Designed in: Square Ornamental Kufic Script

جو شخص بکثرت یا قیوم کا ورد رکھے اِن شاء اللہ لوگوں میں اس کی عزت اور ساکھ بڑھے گی اور وہ خوش حال ہو جائے گا۔ اس نام مبارک کے وظیفہ سے اللہ تعالیٰ پر توکل بڑھ جاتا ہے جس سے رب پاک بھی عنایت و رحمت کی بارش فرماتا ہے۔ یا حی یا قیوم کا ورد کرنے سے سستی و کالہ دور ہو جاتی ہے اور سخت سے سخت مشکل کام بھی آسان ہو جائے گا۔ اِن شاء اللہ

65-	الْوَّاجِدُ	ہر چیز کو پانے والا	Al-Wajid	The Finder
-----	-------------	---------------------	----------	------------

Designed in: Ornamental Kufic Script

اس مبارک نام خدا کے ورد سے وہ شخص تو انگر اور اس کا دل غنی کر دیا جاتا ہے۔ اس کے وظیفہ سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔ میاں بیوی کے سلوک و پیار میں اضافہ ہوگا۔ اِن شاء اللہ

66-	الْمَاجِدُ	بڑا اور بزرگی والا	Al-Majid	The Noble
-----	------------	--------------------	----------	-----------

Designed in: Shikasteh Script

اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے اور بڑائی اُس کے لیے ہے۔ اپنے نام مبارک کے ورد سے اُس شخص کے دل پر اِن شاء اللہ انوار الہی ظاہر ہونے لگتے ہیں اور اس کا قلب روشن کر دیا جاتا کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ہے خلاق کی نظر میں مرتبہ بڑھتا ہے اور عزت و تکریم خدا کے فضل سے اس کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے۔

67-	الْوَّاحِدُ الْاَحَدُ	ایک اکیلا	Al-Wahid, Al-Ahad	The One
-----	-----------------------	-----------	-------------------	---------

Designed in: Nastaliq Script

اس نام مبارک کے ورد کرنے والے کے دل سے ان شاء اللہ دنیاوی محبت اور خوف ختم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے وظیفہ سے معرفت الہی حاصل ہوتی ہے۔ صالح اولاد کے لیے الواحد، الاحد، کا ورد ایک مجرب عمل ہے۔

68-	الضَّمَدُ	بے نیاز	As-Samad	The Eternal
-----	-----------	---------	----------	-------------

Designed in: Nasakhi Script

رَبِّ عَظِيم کے اس اسم پاک کے ورد سے وہ ان شاء اللہ مخلوق خدا میں مقرب اور دیناوی بے مقصد جھنجٹ سے بے نیاز ہو جائے گا۔ اس نام مبارک کے وظیفہ سے ہر قسم کے زہر کا اثر بفضل ربی ختم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کا خاتمہ بالخیر اور بالایمان ہوگا۔ ان شاء اللہ

69-	الْقَادِرُ	قدرت والا	Al-Qadir	The Able
-----	------------	-----------	----------	----------

Designed in: Modify Thuluth Mamluk Script

اللہ و تبارک تعالیٰ اپنے اس نام مبارک کے طفیل پڑھنے والے کی ہر قسم کی مشکلیں دور فرماتا ہے۔ بیماری و کمزوری اور نقاہت دور ہوتی ہے۔ اُسے اپنے نفس پر غالب کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کی بدمزاجی تند خوئی ختم ہوتے ہوئے نہایت ملنسار اور ان شاء اللہ ہا اِخلاق بنا دیا جائے گا۔

70-	الْمُقْتَدِرُ	اقتدار رکھنے والا	Al-Muqtadir	The powerful
-----	---------------	-------------------	-------------	--------------

Designed in: Modern Shikasteh Script

اس مقدس نام مبارک کے ورد کرنے والے کے تمام کام درست اور آسان کر دیے جاتے

ہیں۔ غلبہ حاصل ہوتا ہے نیند اور غفلت دور ہوتی ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ اس کے وظیفہ سے بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنا مقرب بناتے ہوئے اِن شاء اللہ سر فراز و سر بلند فرمائے گا۔

71-	المُقَدِّم	پہلے اور آگے کرنے والا	Al-Muqaddim	The Expediter
-----	------------	------------------------	-------------	---------------

Designed in: Nasakhi Script

رب جلیل کے اس پیارے نام کے وظیفہ سے ایک انسان کو اِن شاء اللہ پیش قدمی کی قوت نصیب ہوگی۔ دشمنوں کے ساتھ حالتِ جنگ میں اللہ تعالیٰ اُسے محفوظ فرماتا ہے۔ اس کے وردِ پاک سے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت نصیب ہوتی ہے۔ اس نام مبارک کی تسبیح پڑھنے والا کافس خداوند کریم کا تابع ہو جاتا ہے۔

72-	المُؤَخَّر	پیچھے اور بعد میں رکھنے والا	Al-Muakhir	The Delayer
-----	------------	------------------------------	------------	-------------

Designed in: Naskhi Script

رَبِّ پاک کے اس اسم مبارک کے ورد سے اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتے ہوئے اولیاء کی سی صفات پیدا ہو جائیں گی۔ اس کا ہر عمل مخلوق خدا کی خدمت اور آخرت کی بہتری کے لیے ہوگا۔ اس کے سب دنیاوی نیک اُمور اللہ تعالیٰ اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ اور دنیا اور آخرت کی منزل اِن شاء اللہ آسان بنا دی جاتی ہے۔

73-	الْأَوَّلُ	سب سے پہلے	Al-Awwal	The First
-----	------------	------------	----------	-----------

Designed in: Modify Ma'il Script

اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے پہلے اور عظیم ہے اپنے اس نام مبارک کے ورد کرنے والے کو ربِّ پاک سب کاموں میں اول رکھے گا اور اس کی توقیر و عظمت بڑھائے گا۔ اولاد صالح و زینہ کے لیے اس اسم مبارک کا وظیفہ ایک مجرب عمل ہے ہر قسم کی مصیبتیں اس کے ورد سے اِن شاء اللہ آسان ہو جاتی ہیں۔

The Last	Al-Akhir	سب کے بعد	الْآخِرُ	74-
----------	----------	-----------	----------	-----

Designed in: Modify Ma'il Script

اس کے ورد پاک سے عمر میں درازی ہوتی ہے۔ جس سے نیک کام کرنے کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ مسافر حالت سفر میں اس کا وظیفہ زبان پہ رکھے تو بحفاظت کامران و شادمان اپنے گھر واپس آئے گا۔ لوگوں میں اس کے ورد سے اُس کی تعظیم و تکریم اِنْ شَاءَ اللہ بڑھ جائے گی۔

The Manifest	Az-Zahir	ظاہر و آشکارہ	الظَّاهِرُ	75-
--------------	----------	---------------	------------	-----

Designed in: Aklee dasi Kufic Script

اس کا ورد کرنے والا نیک نام اور باعزت اپنے رب کی طرف سے کر دیا جاتا ہے۔ اس مبارک نام کے وظیفہ سے اللہ تعالیٰ آنکھوں کی روشنی اور دل میں نور عطا فرمائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ

The Hidden	Al-Ba'tin	پوشیدہ و پنہاں	الْبَاطِنُ	76-
------------	-----------	----------------	------------	-----

Designed in: Akleedasi Kufic Script

رب جلیل اس نام مبارک کے وظیفہ کی برکت سے باطنی اسرار سے آشکارہ فرماتے ہوئے قلبِ مثلِ آئینہ شفاف بنادیتا ہے۔ اس کا ورد کرنے والا محبوبِ خلاق ہوگا اور ہر کوئی محبت و اخلاص سے پیش آئے گا۔ انس و محبت اس کے پڑھنے سے پیدا ہوتی ہے اور اس کی تمام نیک حاجات اِنْ شَاءَ اللہ خداوند کریم پوری فرماتا ہے۔

The Governor	Al-Wa'li	کام بنانے والا	الْوَالِي	77-
--------------	----------	----------------	-----------	-----

Designed in: Makoos Script in Ornamental Naskhi

جو شخص کثرت سے والی کا ورد رکھے گا وہ ناگہانی آفتوں سے اِنْ شَاءَ اللہ محفوظ رہے گا۔ اس کا گھر امن کا گہوارہ بنادیا جائے گا۔ اس کا وظیفہ کرنے والے کی نیک دلی مرادیں پوری ہوں گی۔ اگر کسی کا گھر ویران ہو گیا ہو تو اس نام مبارک کے ذکر سے اِنْ شَاءَ اللہ آباد ہوگا۔ آباد

مکان میں شادمانی و کامرانی رونقیں اور برکتیں مزید بکھیر دی جائیں گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ

78-	الْمُعَالَى	سب سے بلند و برتر	Al-Muta'ali	The Most Exalted
-----	-------------	-------------------	-------------	------------------

Designed in: Modify Jazam Script

اللہ تعالیٰ کی ذات و برکات سب سے بلند و برتر ہے اپنے اس نام مبارک کے طفیل رَّبِّ جلیل اس کے ورد کرنے والے کے درجات و مرتبہ بلند فرمائے گا۔ بلند ہمتی ملے گی اور تمام مشکلات اِنْ شَاءَ اللہ دور ہوں گی۔ عورتوں کے عوارض اس کے ورد سے رفع ہوں گے اور ہر قسم کی بے قاعدگیاں اِنْ شَاءَ اللہ دور ہوں گی۔

79-	الْبَرُّ	احسان کرنے والا	Al-Barr	The Source of all Goodness
-----	----------	-----------------	---------	----------------------------

Designed in: Zulf-i-Arus Script

رَّبِّ کریم اپنے اس مبارک اسم کے ورد کی برکت سے ہر قسم کی حرام کاریوں سے محفوظ رکھتے ہوئے گناہ کی رغبت سے اِنْ شَاءَ اللہ دور رکھے گا۔ حُب دنیا میں بہت زیادہ مبتلا شخص اس کے دلی وظیفہ سے حُب خدا سے سرشار ہوگا۔ دوران سفر اس کے پڑھنے سے سفر کی سختیاں اور آفات دور ہوں گی۔ بچے پر اس نام مبارک کا دم اُسے نظر بد سے بچائے گا۔ خواہشات نفسانی اور شیطانی وسوسے اس کے ورد پاک سے اِنْ شَاءَ اللہ دور ہو جاتے ہیں۔

80-	التَّوَابُ	توبہ قبول کرنے والا	Al-Tawwab	Repentance The Acceptor of
-----	------------	---------------------	-----------	----------------------------

Designed in: Sumbali Script + Harf -un-Nar Script

اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک بہت رحیم و شفیق اور توبہ قبول کرنے والی ہے۔ اپنے اس نام مبارک کے وظیفہ کی برکت سے گناہ گار کی توبہ قبول کر لی جائے گی اور اس کے تمام نیک کام آسان بنائیے جائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ اس کے ورد سے وہ ظالم کے ظلم سے دور رہے گا۔

81-	الْمُنْتَقِمُ	بدلہ لینے والا	Al-Muntaqim	The Avenger
-----	---------------	----------------	-------------	-------------

Designed in: Tumar Script

اس کتاب مبارک کے ورد سے اللہ تعالیٰ جانے والا اور دوسرا کسی کے کئے ہوئے سے بڑا ہفت خود کر

لے گا۔ اور اس کے نیک مرادیں پوری ہوگی۔ اس کے وظیفہ سے بفضل خدا جھوٹے مقدمے سے نجات مل جائے گی۔ دشمن کے زیر اثر شخص ان شاء اللہ رہائی پائے گا۔

82-	العَفْوُ	بہت زیادہ معاف کرنے والا	Al-Afuw	The Pardoner
-----	----------	--------------------------	---------	--------------

Designed in: Bold Western Kufic Script

رب تعالیٰ بار بار معاف فرمانے والا ہے۔ اس نام مبارک کے ورد کی برکت سے ایک گناہ گار کے گناہ ان شاء اللہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگر شوہر یا بیوی بد مزاج ہیں تو اس کے ورد سے ان شاء اللہ شفیق و مہربان ہوں گے او وہ ایک دوسرے سے خلوص نیتی اور محبت سے پیش آئیں گے۔

83-	الرءُوفُ	بہت مہربان	Al-Ra'uf	The Compassionate
-----	----------	------------	----------	-------------------

Designed in: Modern Kufic Script

جو شخص بکثرت الرءوف کا ورد رکھے ان شاء اللہ مخلوق خدا اس پر مہربان ہو جائے گی اور وہ بھی اپنے ساتھ والوں پر مہربان ہوگا۔ بہت زیادہ غصہ آتا ہو تو اس کے وظیفہ سے بفضل خدا رفع ہوگا۔ میاں بیوی میں اس نام مبارک سے محبت بڑھتی ہے اور ان شاء اللہ ان میں کبھی نا اتفاقی نہ ہوگی۔

84-	مَالِكُ الْمُلْكِ	بادشاہت کا مالک	Malik -al-Mulk	The Eteronal owner of Sovereignty
-----	-------------------	-----------------	----------------	-----------------------------------

Designed in: Modern Maghribi Faa' si Script

جو شخص اس نام مبارک کو ہمیشہ پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ اُس کو غنی اور لوگوں سے بے نیاز فرمادیں گے۔ اور ان شاء اللہ وہ کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔ اگر وہ مظلوم ہے تو اس کے وظیفہ سے اس کی فریاد سنی ہوگی۔ اس کا ورد کرنے والا ان شاء اللہ حلال مال اور عزت پائے گا۔

85-	ذوالجلال والاکرام	بزرگی و بخش مالک	Dhul-Jalal Wal Ikram	The Lord of Majesty and Bounty
-----	----------------------	---------------------	-------------------------	-----------------------------------

Designed in: Bihar Script

اللہ تعالیٰ کے اس نام مبارک کا ورد کرنے والے کو ربِ جلیل عزت و عظمت نصیب فرماتا ہے۔ اس کے ورد اور وظیفہ سے مریض شفاء پائے گا۔ اگر کوئی بی بی اپنے شوہر کی محبت کے لیے اس نام مبارک کا وظیفہ کرے تو عزت پائے گی۔ یادداشت کم ہوگئی ہو تو اس کا ورد کرنے سے ان شاء اللہ حافظہ بڑھ جائے گا۔

86-	المُقِیْطُ	عدل و انصاف کرنے والا	Al-Muqsit	The Equitable
-----	------------	--------------------------	-----------	---------------

Designed in: Jali Script

اس نام مبارک کا وظیفہ کرنے والا ان شاء اللہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر وہ کسی خاص اور جائز مقصد کے لیے ورد کرے گا تو اللہ کے فضل سے اُسے وہ مقصد حاصل ہوگا۔ رنج و غم میں مبتلا شخص اس کے ورد سے ان شاء اللہ خوشی پائے گا۔

87-	الجامعُ	جمع کرنے والا	Al-Jami	The Gatherer
-----	---------	---------------	---------	--------------

Designed in: Nisf Script

جس شخص کا گھرانہ کسی مصیبت میں منتشر ہو گیا ہو وہ اس نام مبارک کا وظیفہ کرے ان شاء اللہ بہت جلد اس کے اہل و عیال جمع ہوں گے۔ کسی چیز کے گم ہو جانے پہ بھی اس کا ورد بہت مجرب ہے۔ اس نام مبارک کا بکثرت ورد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ امن پسند اور صاحب نصیب و صاحب عزت بنا دیتا ہے۔ اس کی پریشانیاں اور گھبراہٹیں ان شاء اللہ دور کردی جائیں گی۔

88-	الغنیُّ	بڑا بے نیاز و بے پرواہ	Al-Ghani	The Self Sufficient
-----	---------	------------------------	----------	---------------------

Designed in: Bodla Joint Script (English & Arabic)

جو شخص روزانہ اس نام مبارک کا ورد کرے اللہ تعالیٰ اُس کے حلال مال میں برکت عطا فرماتا ہے اور ان شاء اللہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے گا۔ ظاہری و باطنی مرض اس کے وظیفہ سے دور کر دیئے جاتے ہیں۔ تاجر یا دوکاندار اگر اس کا ورد خلوص نیت سے کرے تو اُس کے مال و تجارت میں ان شاء اللہ برکت ہوگی۔

89-	المُغْنِي	دولت مند کر دینے والا	Al-Mughni	The Enricher
-----	-----------	-----------------------	-----------	--------------

Designed in: Hiri Script in the influence of Haroglyphic script
جو شخص روزانہ اس مبارک اسم کا ورد کرے اللہ تعالیٰ اُس کے ظاہری مال و منال میں حلال بڑھوتری اور باطن میں خوبیاں اور نیکیاں بھر دے گا۔ وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اس کے ورد سے نیک خواہشات ان شاء اللہ پوری ہوں گی۔

90-	الْمَانِعُ	روک دینے والا	Al-Mani	The Preventer
-----	------------	---------------	---------	---------------

Designed in: Ghubar Script

اگر کسی سے جھگڑا ہو جائے یا میاں بیوی میں ناچاقی ہو جائے تو اس نام مبارک کے ورد سے ان شاء اللہ صلح ہو جائے گی اور باہمی اُنس و محبت بڑھے گی۔ بکثرت اس اسم مبارک کا ورد رکھنے والا ان شاء اللہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور جائز مقصد کے لیے پڑھنے والا بامراد ہوگا۔ بچے پر اس نام مبارک کا دم نظر بد سے ان شاء اللہ محفوظ رکھے گا۔

91-	الضَّارُّ	ضرر پہنچانے والا	Al-Da'rr	The Distrer
-----	-----------	------------------	----------	-------------

Designed in: Bodla Joint Script (English & Arabic)

جو شخص اس نام مبارک کا ورد رکھتا ہے۔ وہ ان شاء اللہ تمام ظاہری و باطنی آفتوں سے محفوظ رہے گا اور قرب خداوندی اُسے نصیب ہوگی۔ اس نام مبارک کے ورد سے ان شاء اللہ وہ شخص صاحب مقام ہوگا اور اُسے دلجمعی نصیب ہوگی۔

92-	النَّافِعُ	نفع پہنچانے والا	Al-Nafi'	The Propitious
-----	------------	------------------	----------	----------------

Designed in: Early ornamental Indian naskhi script

جو شخص کسی سواری یا کشتی میں سوار ہو تو وہ اس نام مبارک کا ورد خلوص دل سے رکھے تو وہ ان شاء اللہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ ہر نیک کام کو بسم اللہ شریف کے بعد اس نام مبارک سے شروع کرنے والے کے امور رب جلیل سنوار دے گا۔ تجارت اور کاروبار میں ترقی کے لیے اس کا وظیفہ ایک مجرب عمل ہے۔

93۔	النور	نور والی روشنی والا	Al-Noor	The Light
-----	-------	---------------------	---------	-----------

Designed in: Nakhun (Nail) Script

جو شخص اس نام مبارک کا ورد کرتا ہے تو اس کا دل ان شاء اللہ انوار الہی سے منور کر دیا جائے گا۔ یا نور کا وظیفہ کرنے والا ان شاء اللہ کبھی اندھانا نہ ہوگا۔ اس کے ورد سے طوفان پاؤں باران کے نقصان سے بفضل خدا سے بچا رہے گا۔

94۔	الہادی	سیدھا راستہ دکھانے والا	Al-Hadi	The Guide
-----	--------	-------------------------	---------	-----------

Designed in: Maghribi Sudani Script

جو شخص اس اسم پاک کا ورد رکھے اسے ان شاء اللہ کام ہدایت نصیب ہوگی۔ اگر کوئی صاحب عہدہ اس نام مبارک کا صدق دل سے ورد کے بعد حالات کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ دے تو ان شاء اللہ وہ درست فیصلہ دے گا۔ اگر کوئی اس کا ورد کرتے ہوئے سو جائے تو درست کام کی رہنمائی ان شاء اللہ خواب میں اس کے رب کی طرف سے ہوگی۔

95۔	البدیع	بے مثال چیزوں کا ایچ کرنا والا	Al-Badi'	The Incomparable
-----	--------	--------------------------------	----------	------------------

Designed in: Mahi Script

جس شخص کو کوئی غم یا مصیبت پیش آئے وہ اس کا ورد دلی یقین کے ساتھ کرے ان شاء اللہ اسے کشائش نصیب ہوگی۔ نیک مقصد کے لیے اس نام مبارک کا وظیفہ بہت فائدہ مند ہے۔ یا بدیع کا ورد کرتے ہوئے سو جانے والے کو ان شاء اللہ نیک کام کی تکمیل کا اشارہ خواب میں مل جائے گا۔

96۔	الباقی	ہمیشہ رہنے والا	Al-Baqi	The Everlasting
-----	--------	-----------------	---------	-----------------

Designed in: Babari Script

جو شخص اسم مبارک کو باقاعدہ ورد میں رکھے اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے ضرر اور نقصان سے محفوظ رکھے گا اور ان شاء اللہ اس کے تمام نیک عمل قبول و مقبول ہوں گے فصل برباد ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کا ورد ان شاء اللہ کھیت، فصل اور باغ کو ہر قسم کے نقصان سے بچائے گا۔ بفضل خدا

97۔	الوارث	سب کے بعد موجود رہنے والا	Al-Warith	The Supreme Inheritor
-----	--------	---------------------------	-----------	-----------------------

Designed in: Maghribi Qairwani Script

جو شخص اس مبارک نام باری تعالیٰ کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ورد رکھے وہ ہر قسم کے رنج و غم اور سختی و مصیبت سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اس کا ورد مبارک کرنے والے کی عمر طویل اور صحت عمدہ رہے گی۔

98۔	الرشید	راستی پسند کرنے والا	Al-Rashid	The Guide to the Right Path
-----	--------	----------------------	-----------	-----------------------------

Designed in: Maghribi Andalusian Script

جس شخص کو اپنے کسی کام کی تدبیر نہ سمجھتی ہو وہ اس نام مبارک کا ورد نیک نیتی سے رکھے تو ان شاء اللہ بذریعہ خواب اس کی راہنمائی رب ذوالجلال فرمائے گا۔ اس نام مبارک کا روزانہ ورد کرنے والے کی تمام مشکلات ان شاء اللہ دور فرمادی جائیں گی۔ بفضل خدا اس کے پڑھنے والے کو اطمینان قلب نصیب ہوگا اور اس کے گناہ معاف فرمادیئے جائیں گے۔

99۔	الضَّوْرُ	بڑا نکل والا	As-Sabur	The Patient
-----	-----------	--------------	----------	-------------

Designed in: Shafia Script

اس نام مبارک کا ورد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہر مصیب تو آفت سے محفوظ رکھے گا۔ دشمن اور حاسد اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اس کا ورد کرنے والے کو دلی سکون، زبان میں شیریں بیانی اور محبت والفت عطا فرمائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کی حفاظت فرماتا ہے۔



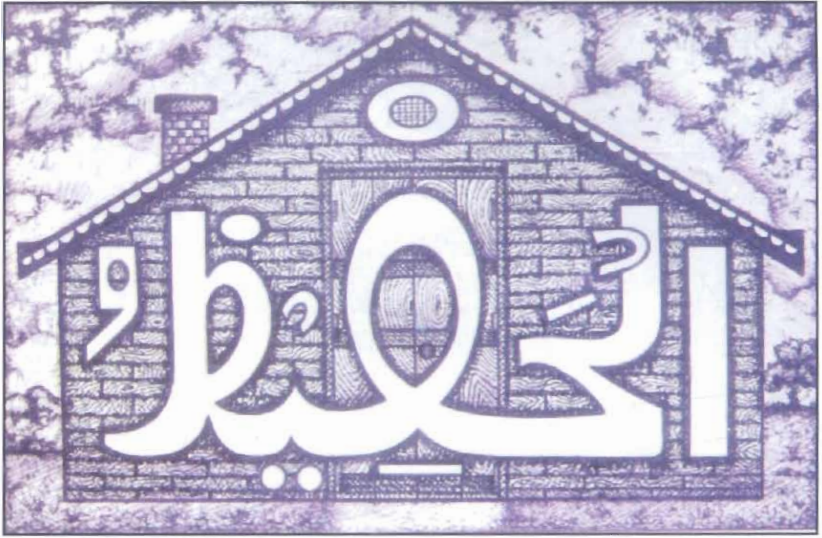


20	الاعلم	جانے والا	خط شکستہ جدید	The All Knowing
----	--------	-----------	---------------	-----------------

www.KitaboSunnat.com



23	الاباسر	پست کرنے والا	خط شکستہ ترمیم شدہ	The Abaser
----	---------	---------------	--------------------	------------



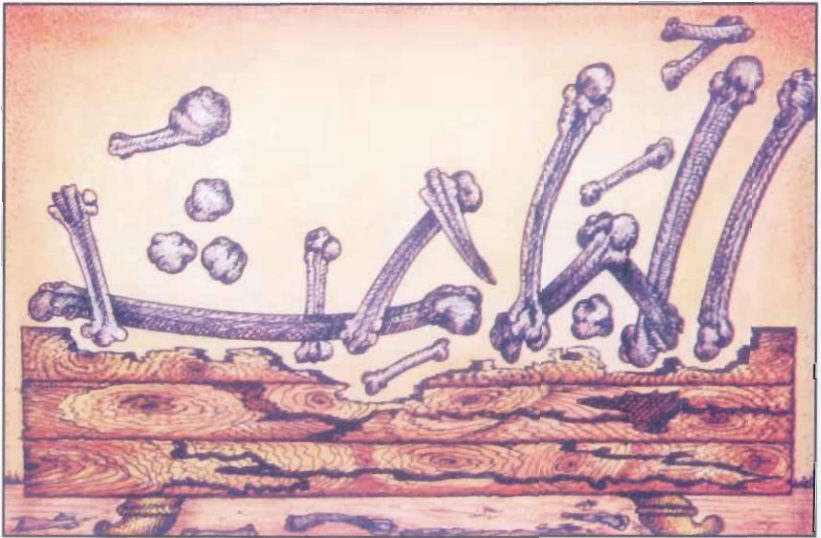
The Preserver	خط کوفی ترمیم شدہ	سب کا نگہبان	الحفیظ	39
---------------	-------------------	--------------	--------	----



The Majestic	خط کوفی مُرَّصع	بلند مرتبہ والا	الجلیل	42
--------------	-----------------	-----------------	--------	----



The Wise	خطو کوئی مُر صِعِ حَیدِ	حکمت والا	الحکیم	47
----------	-------------------------	-----------	--------	----



The Resurrector	خطو کوئی تَرْخِیمِ شَدَہ	مُردوں کو زندہ کرنے والا	الْبَاعِث	50
-----------------	--------------------------	--------------------------	-----------	----



The Trustee

خط طغرا

بڑا کارساز

الوكيل

53



The Giver of Life

خط محقق لارج

زندگی دینے والا

الحي

61



The Giver of Death

خطِ سنی

موت دینے والا

المیت

62



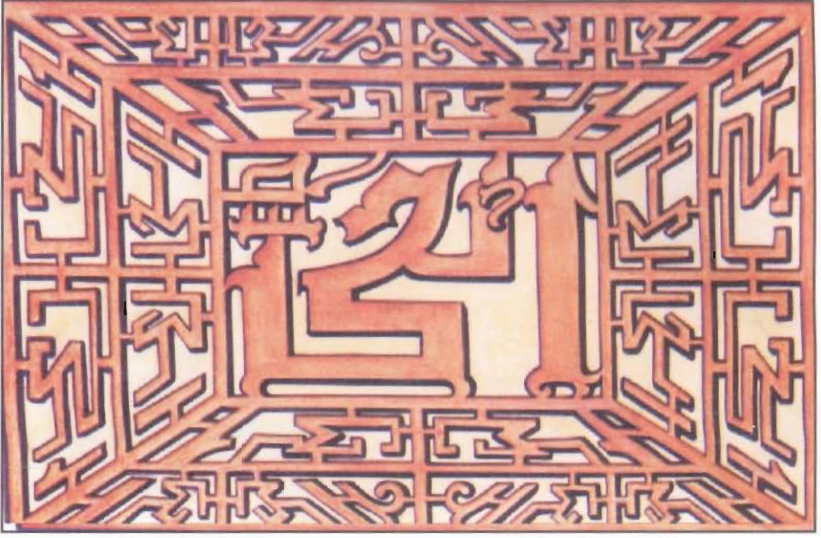
The One

خطِ نستعلیق

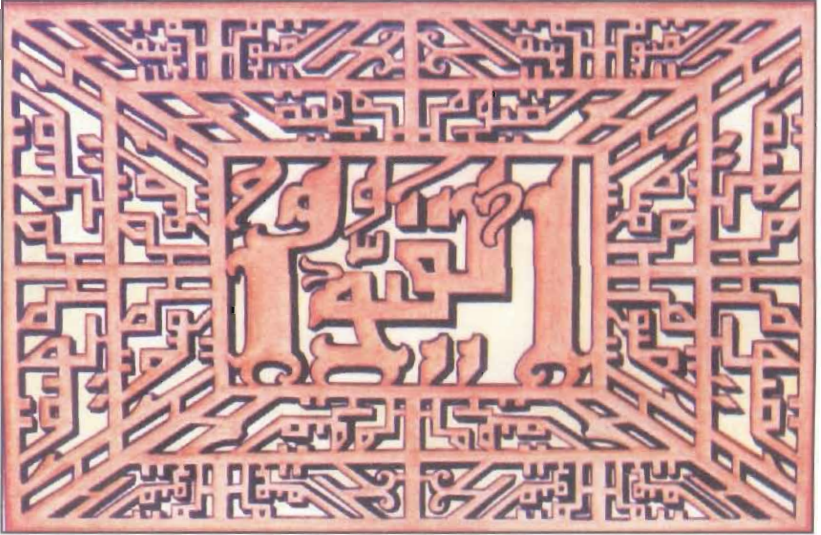
ایک اکیلا

الواحد الاحد

67



The Alive	سکیر کوئی مُرُصع (جالی کوئی)	ہمیشہ زندہ رہنے والا	الحی	63
-----------	------------------------------	----------------------	------	----



The Self Subsisting	سکیر کوئی مُرُصع (جالی کوئی)	سب کو قائم رکھنے والا	القیوم	64
---------------------	------------------------------	-----------------------	--------	----



The Powerful	خط شکستہ (ماڈرن)	اقتدار رکھنے والا	المقتدر	70
--------------	------------------	-------------------	---------	----



The Governor	خط معکوس (نسخ مزین)	کام بنانے والا	الوالی	77
--------------	---------------------	----------------	--------	----



The Gatherer	خط نصف	جمع کرنے والا	الجامع	87
--------------	--------	---------------	--------	----



The Preventer	خط غبار (شکستہ)	روک دینے والا	المانع	90
---------------	-----------------	---------------	--------	----



69	القادر	قدرت والا	خط ثلث ملوک ترمیم شدہ	The Able
----	--------	-----------	-----------------------	----------



41	الحیب	سب کی کفایت کرنے والا	خط نیم کوئی جدید	The Reckoner
----	-------	-----------------------	------------------	--------------



The Distresser	بودلہ خط مشترکہ	ضرر پہنچانے والا	الضار	91
----------------	-----------------	------------------	-------	----

www.KitaboSunnat.com



The Supereme Inheritor	خط مغربی قیروانی	سب کے بعد موجود رہنے والا	الوارث	97
------------------------	------------------	---------------------------	--------	----

